OSMANIA UNIVERSITY

جامعہ عثمانیہ

كتاب الخراج

و صنعة الكتابة

سلسلۂ نصابیات علمیہ جامعۂ عثمانیہ

ترجمہ

کتاب الخراج و صنعۃ الکتابت

تالیف

ابو الفرج قدامہ بن جعفر

از

سید ابو الخیر مودودی

رکن سر رشتہ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی

۱۳۴۹ھ م ۱۳۳۹ف م ۱۹۳۰ء

دار الطبع جامعۂ عثمانیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن

فہرس مضامین

گیارھواں باب

دیوان البرید، سکک، اور وہ رستے جو نواحیٔ مشرق و مغرب تک جاتے ہیں

البصرہ سے سوق الاہواز کا رستہ، سوق الاہواز سے شیراز کا رستہ، شیراز سے السیرجان کا رستہ، السیرجان سے سجستان کا رستہ، شیراز سے اصبہان کا رستہ، الاہواز سے اصبہان کا رستہ۔

۱۳ - ۱۶

وہ مسالک جو کورۂ مشرق کو جاتی ہیں:۔

مدینۃ السلام سے حلوان کا رستہ، حلوان سے قرمیسین کا رستہ، قرمیسین سے ہمذان کا رستہ، قرمیسین سے نہاوند کا رستہ، نہاوند سے ہمذان کا رستہ، نہاوند سے الکرج کا رستہ، ہمذان سے الایغارین کا رستہ، الکرج سے اصبہان کا رستہ۔

۱۶ - ۱۹

وہ مسالک جو ہمذان سے اکناف مشرق تک جاتی ہیں:۔

ہمذان سے الرے کا رستہ، الرے سے نیسابور کا رستہ، نیسابور سے مرو کا رستہ، مرو سے آمل کا رستہ، آمل سے بخارا کا رستہ، بخارا سے سمرقند کا رستہ، سمرقند سے زامین کا رستہ، زامین سے الشاش کا رستہ، مدینۃ الشاش سے حدود الصین تک؛ سمرقند سے فرغانہ کا رستہ، زامین سے فرغانہ کا رستہ، ساباط سے شروسنہ کا رستہ، خجندہ سے قصر موہنان کا رستہ، الشاش سے فرغانہ کا رستہ، فرغانہ سے سے نوشجان اعلیٰ کا رستہ، طراز سے کیماک کا رستہ، مرو سے طخارستان کا رستہ، بلخ سے طخارستان اعلیٰ کا رستہ۔

۱۹ - ۳۴

وہ مسالک جو نواحی شمال تک جاتی ہیں:۔

کورۂ اذربیجان کے رستے — برزہ سے مدینۂ مرند کا رستہ، المراغہ سے موقان کا رستہ، برزہ سے تکماس کا رستہ، مرند سے دبیل کا رستہ، ورثان سے برذعہ کا رستہ۔

۳۴ - ۳۶

دوسرے باب میں سے

تیسرے باب میں سے

چوتھے باب میں سے

پانچویں باب میں سے

نہریں، چشمے اور بطائح

چھٹا باب

مملکت اسلام، اس کی عملداریاں، اور ان کے ارتفاع

السواد کے کور اور طساسیج :-
دجلہ کا شرقی علاقہ - کورۂ استان شاذ فیروز ؛ (وہ کور جن کو دجلہ و تامرّا سیراب کرتا تھا -) کورۂ استان شاذ قباذ ، کورۂ استان خسرہ شاذ ہرمز ، کورۂ استان ارندین کرد ؛ (وہ کور جن کو دجلہ و الفرات سیراب کرتا تھا -) کورۂ استان خسرہ سابور ، کورۂ استان العالی خسرہ شاذ بہمن ؛ (دجلہ کی غربی جانب کے کُور -) کورۂ استان العالی، کورۂ استان اردشیر بابکان ، کورۂ استان بہ ذیوماسُفان ، کورۂ استان البہقباذ الاعلی ، کورۂ استان البہقباذ الاوسط ، طساسیج استان البہقباذ الاسفل - ۶۲-۶۶

مملکتِ اسلام کا ارتفاع :-
ارتفاع السواد - بطائح پیدا ہونے کا سبب ، نہر السیبین ، ایغار یقطین ، نہر الصلہ - ارتفاع کور الاہواز ، ارتفاع کور فارس ، ارتفاع مُدن کرمان ، ارتفاع مُدن مکران ، ارتفاع کورۂ اصبہان ، ارتفاع سجستان ، ارتفاع اعمال خراسان ؛ (شمال مشرقی اعمال :) ارتفاع کورہ حُلوان ، ارتفاع کورۂ الرے ، ارتفاع کورۂ قزوین ، ارتفاع ناحیۂ قومس ، ارتفاع جُرجان ، ارتفاع طبرستان (اعمال مغرب ؛) ارتفاع الموصل ، ارتفاع قردی و بازبدی ، ارتفاع دیار ربیعہ ، ارتفاع کور ارزن و میافارقین ، ارتفاع طرون ارتفاع بلاد ارمینیہ ، ارتفاع دیار مُضر ؛ (اعمال طریق الفرات :) ارتفاع جند قنسرین والعواصم ، ارتفاع جند حمص ، ارتفاع جند دمشق ، ارتفاع جند الاردن ، ارتفاع جند فلسطین ، ارتفاع اعمال مصر والاسکندریہ ؛ (مدینۃ السلام کی جنوبی سمت :) ارتفاع نجد ارتفاع مخالیف الیمن ، ارتفاع البحرین ، ارتفاع عمان - ۶۶-۸۳

ساتواں باب

ثغور الاسلام اور ان کے گرد رہنے والی اقوام و امم کا ذکر

دِیباجہ

اس کتاب کا مصنف ابوالفرج قُدَامہ بن جعفر بن قُدَامہ نصارائے عرب میں سے تھا، المکتفی باللہ (سنہ ۲۸۹ - ۲۹۵) کے ہاتھ پر اسلام لایا، اور دار السلام کے دیوان خراج میں ایک زمانہ تک اوسط درجہ کی خدمتوں پر رہنے کے بعد ابوالحسن علی بن محمدؒ بن الفُرات کی وزارۃ میں دیوان الزمام کا رئیس ہوا۔ یاقوت نے لکھا ہے: آخری بات جو ہمیں اس کی نسبت معلوم ہے وہ ابوحَیّان کا یہ بیان ہے کہ وہ سنہ ۳۲۰ میں ابوسعید السیرافی اور متی منطقی کے مناظرہ کے موقع پر الفضل بن جعفر بن الفُرات کے ہاں موجود تھا۔[1]

وہ اس عہد کے فُصَحاء و بلغاء اور فاضل فلاسفہ میں سے تھا، اس نے ثعلب، المبرد، ابوسعد السُّکّری، ابن قتیبہ اور ان کے طبقہ کا زمانہ پایا ہے۔ ریاضی اور منطق میں اعلیٰ دستگاہ رکھتا تھا، اور نقد شعر میں اپنے زمانہ میں مشہور تھا۔ اس نے ادب میں بہت سی کتابیں تالیف کی تھیں[2] لیکن ہمیں اس کی صرف دو کتابوں پر اطلاع ہے، جن میں سے ایک نقد الشعر ہے، جو اس موضوع پر پہلی اور ایک اچھی کتاب ہے؛ سنہ ۱۳۰۱ میں استانہ کے مطبعۃ الجوائب میں طبع ہو چکی ہے۔ اور دوسری کتاب الخراج

---

[1] یاقوت، معجم الادباء، ج ۶، ص ۲۰۴۔

[2] ابن الندیم، کتاب الفہرست، ص ۱۳۰۔

صنعۃ الکتابت ہے۔ یہ اس کی تالیفات میں غالباً سب میں بڑی، اور نہایت جزیل الفائدہ کتاب تھی۔ اس میں سلطنت کے تمام دواوین کے اعمال و احوال ان کے رسوم و آداب، اور وہ تمام امور جن کی ایک کاتب کو ضرورت ہوتی ہے، اس نے تفصیل سے لکھے تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کثیر المنفعت کتاب کا بڑا حصہ ضائع ہو گیا۔ اس کی آٹھ منزلوں[۱] اور ہر منزل کے متعدد ابواب میں سے ہم تک جو کچھ پہنچا ہے وہ پانچویں منزل کا آخری باب، اور چھٹی منزل کے سات بابوں میں سے دو کامل اور چار ناقص ابواب ہیں۔

یہ ابواب، کتاب الخراج کے نام سے، مشہور مستشرق ڈی خویہ نے جسے عربی تاریخ و جغرافیہ کی بہت سی کتابوں کی تصحیح و تہذیب کا شرف حاصل ہے، قسطنطینیہ کے مکتبۂ کوپرلو کے دو ناتمام نسخوں[۲] سے مرتب کر کے مع ترجمہ فرانساویہ لیدن کے مطبعہ بریل سے شائع کئے ہیں۔ صفحاتِ آئندہ میں انہی ابواب کا ترجمہ ہے۔

ابوالخیر مودودی

دارالترجمہ جامعۂ عثمانیہ

۲۲ اکتوبر ۱۹۲۹

---

[۱] یاقوت، معجم الادباء، ج ۶، ص ۲۰۵۔

[۲] زیدان، آداب اللغۃ العربیہ، ج ۲، ص ۲۰۲۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الخراج وصنعۃ الکتابت

(پانچویں منزل)

گیارھواں باب

دیوان البرید، سکک[1] اور وہ رستے جو نواحی مشرق و مغرب تک جاتے ہیں

دیوان البرید

ابوالفرج نے کہا: برید کے لئے ایک دیوان کی ضرورت ہے جو اسی کے لئے مخصوص ہو۔ تمام نواحی سے جتنے خرائط روانہ ہوں وہ سب صاحب دیوان کے پاس جائیں، تاکہ وہی ان میں سے ہر شئے منزل مقصود تک پہنچوائے۔ تمام نواحی کے اصحاب برید و اصحاب اخبار[2] جو کچھ بھیجیں وہ خلیفہ کے سامنے ان کے

---

[1] ج، سکہ = ڈاک چوکی، وہ مکان یا رباط جس میں برید کا دفتر اور اس کے تنخواہ دار ملازم اور برید کے اونٹ گھوڑے اور خچر رہیں۔ اس کو سکۃ البرید اور دار البرید بھی کہتے ہیں۔

[2] اصحاب برید = پوسٹ ماسٹر۔ اصحاب اخبار = پرچہ نویس سلطان کیطرف سے والیوں اور عمال کے خفیہ نگراں۔

پیش کرنے کا انتظام کرے، یا ان کے خلاصہ مرتب کرے؛ اور فُرُوانقیین[1]
و موقعین[2] و مرتبین رسگ[3] کے معاملات پر نظر رکھے، ان کے ارزاق چکائے،
اور تمام بلاد میں اصحاب خرائط[4] مقرر کرے۔ اس دیوان کے رئیس میں جس
بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ وہ، یا فی نفسہ، اور یا خلیفۂ وقت قائم بالامر (۱۸۵)
کے نزدیک ثقہ ہو۔ کیونکہ اس دیوان میں ایسا کوئی کام نہیں جو ایک لایق و
کارگزار اور متصنع آدمی ہی کا محتاج ہو۔ بلکہ اس کے لئے ثقہ اور متحفظ ہونا بھی
ضروری ہے۔ ضبط اعمال و احوال کے دفتری رسوم و آداب اس دیوان کے
بھی وہی ہیں جو ہم دوسرے دفتروں کے رسوم و آداب کے سلسلہ میں بیان
کر چکے ہیں۔ لیکن اس دیوان کے رئیس کو ان امور کے علاوہ رستوں اور
ڈاک چوکیوں اور تمام نواحی کی طرف جانے والی مسالک کے احوال سے،
جن کا ہنوز ذکر نہیں کیا گیا ہے، باخبر ہونا؛ اور ان امور کی نسبت اس کے
پاس ایسی معلومات کا ہونا، جن کے لئے اس کے سوا کسی اور کی طرف رجوع کرنے کی
احتیاج ہو، ناگزیر ہے۔ اگر خلیفہ کسی طرف جانا چاہے، یا کہیں فوج بھیجنی چاہے
جس کا معاملہ وہ اہم سمجھتا ہو (یا اسی طرح کے دیگر معاملات[5]) اور وہ رستوں کے
احوال اور دیگر متعلقہ امور کی نسبت اس سے سوال کرے، تو لازم ہے کہ وہ
بغیر وقت و تکلف اس کے سوالات کا جواب دے، اور اپنے پاس اس قسم
کی تمام معلومات پوری طرح مہیا و مرتب موجود رکھے۔

---

[1] حامل خرائط، پرواگچی ہرکارہ۔

[2] ڈاک چوکیوں کے وہ ملازم جو اُسکُدار (یہ ایک پرچہ ہوتا تھا جس میں وارد و نافذ خرائط و مراسلات کی تعداد، اور ان کے، لکوں کے نام درج ہوتے تھے۔ فارسی: از کو دار) پر اس کے اوقات ورود وصدور لکھتے، اور ان پر توقیع (مہر یا طغرا) ثبت کرتے تھے۔

[3] دارالبرید کے باقاعدہ ملازم، جن کے رواتب مقرر ہوتے تھے اور جو ان میں شبانہ روز متعین رہتے تھے۔

[4] پرواگچی، ہرکارہ، ڈاک کے تھیلے لے جانے والے۔

دار المملکت سے تمام اطراف و نواحی تک جانیوالی شاہراہیں اور اُن کی منزلیں

اب ہم مواضع اسماء برید، منازل، ان کے درمیان میلوں اور فرسخوں کی تعداد، ہر منزل کی کیفیت، اس کے پانی، اس کی خشونت و سہولت، اس کی آبادی، اور ایسے ہی دوسرے امور کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اس کی ابتدا اس شاہراہ سے کرتے ہیں جو مدینۃ السلام (بغداد) سے مکہ کو، جو مسک الاعظم و بیت اللہ الاقدم ہے، جاتی ہے۔ اس کے بعد ہم اس طریق (= رستہ) کا ذکر کریں گے جو مکہ سے آگے الیمن جاتا ہے۔ پھر دوسری سمتوں میں جانے والے رستوں کا ذکر کریں گے۔ اِنشاءاللہ۔

مدینۃ السلام سے مکۂ معظمہ کا رستہ

مدینۃ السلام سے جسرِ کُوثیٰ، جو نہر الملک پر ہے، سات فرسخ جسرِ کوثیٰ سے قصر ابن ہُبَیرہ پانچ فرسخ۔ قصر ابن ہُبیرہ سے سوق اسد سات فرسخ۔ سوق اسد سے ساہی[1] پانچ فرسخ۔ ساہی سے مدینۃ[2] الکوفہ پانچ فرسخ۔ الکوفہ سے القادِسیّہ پندرہ میل۔ القادسیہ سے العُذَیب ۶ میل۔ العُذَیب بَرّی سرحد پر (جزیرۃ) العرب و فارس کے درمیان ایک فوجی چوکی تھا؛ یہاں القادِسیّہ سے العُذَیب تک دو متصل دیواریں تھیں، اور

---

[1] م ابن رستہ، ۴، ۱ خرداذبہ، ۱۲۵: شاہی۔

[2] لغت عرب میں مدینہ اُس شہر کو کہتے ہیں جو تہذیب و حضریت میں اپنے قرب وجوار کے تمام شہروں سے بڑھا ہوا ہو، اس کے گرد اگرد فصیل ہو، اور وہ اُس علاقہ (یا پوری مملکت) کا دارالحکومت ہو۔ چونکہ لفظ شہر یہ مفاہیم ادا نہیں کرتا اس لئے ترجمہ میں اصل لفظ برقرار رکھا ہے۔

١٨٦ دونوں جانب نخلستان تھے، جب نکلنے والا نکلتا تو جنگل میں داخل ہو جاتا۔ العُذَیب سے المُغیثَہ، جہاں پانی کے حوض ہیں، چودہ میل۔ المُغیثہ سے القرعاء یہ ایک منزل ہے اور اس میں کنوئیں ہیں، ۳۲ میل۔ القَرعاء سے واقِصَہ، جہاں حوض اور کنوئیں ہیں، ۲۴ میل۔ واقِصَہ سے العَقَبَہ، جہاں کنوئیں اور فُرودگاہ ہے، ۲۹ میل۔ العَقَبَہ سے القاع ۲۴ میل۔ القاع سے زُبالہ، جو ایک آباد وکثیرالاہل مقام ہے، ۲۴ میل۔ زُبالَہ سے الشُقوق، جہاں حوض ہیں، ۱۸ میل۔ الشُقوق سے قبرالعبادی[۱] جہاں حوض ہیں، ۲۹ میل۔ قبرالعبادی سے الثَعلبیہ ۲۹ میل۔ الثَعلَبیہ سے الخُزیمیہ، جہاں پانی کی قلت ہے، ۳۲ میل — الخُزیمیۃ ایک شہر ہے جس کے گرداگرد فصیل ہے، اور اس میں منبر، حمام، اور حوض ہیں؛ اس کا نام الخُزَیمیَّہ اس لئے رکھا گیا کہ خُزَیمہ نے یہاں لاؤ جاری کی تھی؛ اس سے قبل اس کا نام زَرُود تھا؛ اسکی ریت سرخ ہے۔ الخُزیمیَّہ سے الاَجفُر ۲۴ میل۔ الاَجفر سے فَید، جو منزل عامل ہے اور جس میں قناۃ و زُروع و منبر ہے، ۳۶ میل۔ فَید سے تُوز، جہاں حوض، کنوئیں، اور ابو دُلَف کا بنایا ہوا قلعہ ہے، ۳۳ میل۔ تُوز سے سَمیراء جہاں حوض ہیں، ۱۶ میل۔ سَمیراء سے الحَاجِر، جہاں حوض اور کنوئیں ہیں، ۲۳ میل۔ الحاجِر، سے مَعدِنِ النَّقِرہ، جہاں کنوئیں اور حوض ہیں، ۲۰ میل النَّقِرہ سے مُغیثۃُ الماوان ۲۰ میل۔ مُغیثَہ سے الرَّبَذہ، جہاں پانی کی افراط ہے اور منبر ہے، ۲۴ میل۔ الرَّبذہ سے مَعدن بنی سُلَیم، جہاں کنوئیں اور حوض ہیں، ۱۹ میل۔ مَعدِن بنی سُلَیم سے العُمَق ۲۶ میل۔ العُمَق سے اَفاعِیَہ[۲] جہاں پانی کم ہے، ۳۲ میل۔ اَفاعِیَہ سے المَسلَح، جہاں پانی کافی ہے، ۳۴ میل۔ المَسلَح سے الغَمرہ، جہاں پانی خوب ہے، اور جہاں سے ایک رستہ الیمن کو مڑ جاتا ہے، ۱۸ میل۔ الغمرہ سے ذات عِرق، جہاں پانی بہت ہے

---

[۱] خرداذبہ، ۱۲۶؛ مقدسی، ۱۰۷، ۲۵۱: البطان، اور یہی قبرالعبادی ہے۔ ابن رستہ، ۱۷۵: البطانیۃ۔

[۲] خرداذبہ، ۱۳۲؛ مقدسی، ۱۰۸: الاُفَیعِیَہ؛ ابن رستہ، ۱۷۰: اُفَیعِیَہ۔

اور جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے، ۲۶ میل ہے۔

اگر ہم النقرہ کی طرف مڑجائیں، تو النقرہ سے العُسیلہ جہاں پانی کی قلت ہے، ۴۶ میل العسیلہ (۱۸۷)
سے بطن النخل، جہاں پانی کی افراط ہے اور نخلستان ہیں، ۳۶ میل۔ بطن النخل
سے الطَّرف ۲۲ میل۔ الطَّرف سے المدینہ ۳۵ میل۔

المدینہ سے مکہ کا رستہ

رہا المدینہ سے مکہ کا رستہ؛ تو المدینہ سے الشَّجَرہ، جہاں کنوئیں اور حوض ہیں، ۶ میل۔ یہ منزل نہیں ہے، لیکن یہاں سے احرام باندھا جاتا ہے۔ الشجرہ سے مَلَل، جہاں کنوئیں ہیں ۱۲ میل۔ ملل سے السَّیالہ، جہاں پانی ہے اور جہاں شَوَاہین وصُقور (= شکرے) بیچے جاتے ہیں، ۱۹ میل۔ السَّیالہ سے الرُّوَیثہ جہاں کی زمین نرم ہے اور جس پر پانی گدلا ہو جاتا ہے، ۳۴ میل۔ الرُّوَیثہ سے السُّقیاء، جہاں درخت ہیں اور ماءِ جاری ہے، ۳۶ میل۔ السُّقیاء سے الاَبْواء جہاں کنوئیں اور کھیت ہیں، ۲۹ میل۔ الابواء سے الجُحْفہ، جہاں کنوئیں ہیں، اور سمندر کا گھاٹ ہے، ۲۷ میل۔ الجُحفہ سے قُدَید، جہاں سیلابی کنوئیں ہیں، ۲۶ میل۔ قُدَید سے عُسْفان، جہاں کنوئیں ہیں، ۲۴ میل۔ عُسفان سے بطن مَرّ، جہاں نخلستان ہے، کھیت ہیں حوض ہیں، اور جس میں پانی بہتا ہے، ۱۶ میل۔ بطن مَرّ ایک بڑا قصبہ ہے، کثیر الاہل وکثیر المنازل ہے؛ یہاں سے چار میل پر میمونہ زوجۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے؛ اور اس سے ۶ میل پر مسجد عائشہ ہے۔ پھر مکہ تک ۶ میل کا رستہ ہے، یہاں سے اہل مکہ احرام باندھتے ہیں، یہ حدِ حرم ہے۔ بطن مَرّ سے مکہ تک ۱۶ میل کی مسافت ہے۔

مکہ سے الطائف کے مراحل

مکہ سے الطائف تک تین مرحلہ ہیں: مکہ سے بئر ابن المُرتفع، اور

لہ م ابن رستہ ۱۷۸؛ مقدسی، ۱۰۶: رُوَیثہ۔

بئرابن المُرتفع سے قَرنُ المنازل؛ یہ ایک قریہ ہے، اہل الیمن یہاں احرام باندھتے ہیں، اور یہیں سے سیدھے ہاتھ کو الطائف کی طرف رستہ مُڑجاتا ہے۔

مکہ سے نکلکر الطائف کا ارادہ رکھنے والا (العَقَبَہ کے رستہ[1]) عرفات آتا ہے، اور اس سے گذر کر بَطنِ نُعمان پہنچتا ہے، جہاں نُعمان السّحاب نام کا ایک پہاڑ ہے؛ اس کو نعمان السّحاب اس لئے کہتے ہیں کہ اس پر ہمیشہ ابر چھایا رہتا ہے۔ پھر وہ ایک گھاٹی پر چڑھتا ہے، اور جب اس گھاٹی پر چڑھ جاتا ہے تو وہ الطائف کے سرپر ہوتا ہے، پھر اس سے (۱۸۸)
اترکر ایک اور چھوٹی سی گھاٹی پر چڑھنا پڑتا ہے جس کا نام ثَنِیمُ الطّائف ہے۔

الغمرہ سے الیمن کا رستہ

اب وہ رستہ لو جو الغمرَہ سے الیمن کی طرف مُڑتا ہے:۔ الغمرہ سے الجدَد ۱۲ میل ـــ یہ موضعِ بَرید و منقسمِ قوافل ہے؛ یہاں صرف ایک ہی کنواں ہے، اور نخل و زُروع ہیں، جن کو اونٹ سے پانی دیا جاتا ہے؛ یہ (حضرت) عثمان بن عفّان کے آزاد کردہ غلام یُسر کا موضع ہے۔ الجَدَد سے الفُتُق۔ الفُتُق سے تُربہ۔ یہ ایک بڑا قریہ ہے، اسمیں بہتے چشمہ اور کھیتیاں ہیں؛ یہ المہدی کی لونڈی کا خالصہ گاؤں ہے۔ پھر تُربہ سے صَفر[2] ایک منزل ہے، اس میں صحراء کے صاحب البَرید کے دو گھر ہیں، اور میٹھے پانی کے دو کنویں ہیں۔ پھر صَفر سے کِراء[3] ایک منزل ہے، اسمیں نخلستان ہے اور میٹھے پانی کا چشمہ ہے، لیکن یہاں صرف صاحب البرید کا ایک مکان اور قوافِل کی فرودگاہ ہے، یہ مقام بطن وادی میں ہے،

۱؎ قوسین کی عبارت کا ماخذ خرداذبہ، ۱۳۴ ہے۔

۲؎ خُرداذبہ، ۱۳۴: صَفن۔

۳؎ خُرداذبہ، ۱۳۴؛ اِصطخری، ۲۳۲؛ حوقل، ۲۹۱؛ مُقدسی، ۳۰۱: کَرِی۔

اور کثیر النخل ہے۔ پھر کرّاء سے زُبَیْنَة صحراء میں ایک منزل ہے، یہاں بڑا نخلستان ہے، اور میٹھے پانی کا ایک بڑا چشمہ ہے، اور اس کے گرد اتنی دور تک آبادی ہے جہاں تک پکارنے والے کی آواز جا سکے۔ پھر زُبَیْنَة سے تبالَہ ایک کثیر الاہل قریہ ہے، اور (قبیلۂ) قیس کی (شاخ) مُضر کا مسکن ہے؛ یہاں منبر ہے، چشمہ ہیں، اور کنویں ہیں۔ پھر تبالَہ سے بیشہ ایک بڑا اور کثیر الاہل قریہ ہے، یہ ایک وادی کے بطن میں ہے جس میں چشمہ اور کنویں ہیں؛ یہ بھی (قبیلۂ) قیس کی (شاخ) مُضر کا مسکن ہے۔ پھر بیشہ سے جُدَاء، اعرابِ قیس کی منزل ہے۔ جُدَاء سے بَنَاتِ حَرَم[1] ایک بڑا قریہ ہے، اس میں بہت سی منازل وزروع ہیں؛ ایک چشمہ ہے اور میٹھے پانی کا کنواں ہے۔ بَنَاتِ حَرَم سے یَبَمبَم[2] صحراء میں ایک منزل ہے، اس میں ایک میٹھا کنواں ہے اور آبادی نہیں ہے، اس کے گرد خثعم کے بدوی رہتے ہیں؛ اس کے اور جُرَش کے درمیان ۱۴ میل کا فصل ہے۔ یہاں سے کُتُنَبہ[3] تک، جو ایک بڑا قریہ ہے، صحرا میں منازل وقصور اور کنویں ہیں؛ اس کے اور جُرَش کے درمیان ۸ میل کا فاصلہ ہے۔ پھر کُتُنَبہ سے (۱۸۹)
الثجّہ، یہ موضعِ برید ہے، یہاں پانی کا کنواں ہے اور منزل قوافل ہے؛ یہ بلادِ زُبَید میں ہے اور اس کے گرد اعراب بنی زُبَید آباد ہیں۔ پھر الثجّہ سے شَرُوم راح[4]، یہ صحرا میں ایک بڑا قریہ ہے، اس میں چشمہ ہیں اور بکثرت تاکستان ہیں، اور یہاں جَنْب نام کی (قبیلۂ) ہمدان کی ایک شاخ آباد ہے۔ پھر شروم راح سے المَهجَرہ ایک بڑا پہاڑی قریہ ہے؛

---

[1] خرداذبہ، ۱۳۵: بَنَات حَرْب۔ مقدسی، ۱۱۱: بَنَاتِ حَرَم۔

[2] م خُرداذبہ، ۱۳۵۔ مقدسی، ۱۱۱: یَبَنبَم۔

[3] ابن خرداذبہ، ۱۳۵؛ رستہ، ج ۷، ۱۸۴: کُتُنَہ۔

[4] خرداذبہ، ۱۳۵: شُروم راح۔ مقدسی، ۱۱۱: شَرُوراح۔ یاقوت، ج ۵، ۲۵۹: شَرُوم۔

اس میں بکثرت چشمہ ہیں اور آبادی ہے؛ اس کے اور شَرُوَمْ رَاح کے درمیان ایک درخت ہے، جو درختِ بَدّہ سے ملتا جاتا ہے، لیکن وہ اس سے بڑا ہوتا ہے؛ اس درخت کو طَلحَةُ المِلِک کہتے ہیں، یہ الیمن و الحجاز کے درمیان حد ہے؛ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں کہ والیمن کے درمیان حد کھینچ دی تھی۔ المَہجَرہ سے عَرِقَہ پہاڑ میں ایک منزل ہے، اس میں اَعراب بنی خولان رہتے ہیں، یہاں پانی کبھی گھٹ جاتا ہے اور کبھی بڑھ جاتا ہے؛ یہ الیمن کی عملداری میں پہلا مقام ہے، اور عامل صَعدَہ کے ماتحت ہے۔ پھر عَرِقَہ سے صَعدَہ ایک بڑا قریہ ہے، اس میں منبر و مسجد ہے، بکثرت تاجر ہیں؛ یہاں الیمن کے دَبّاغ چمڑے اور جوتیوں کا کاروبار کرتے ہیں؛ یہاں کے اکثر تاجر اہل البصرہ میں سے ہیں؛ بصریوں کا ایک رستہ الرّکیبہ[1] کی طرف مڑتا ہے اور وہاں سے صَعدَہ جاتا ہے، صَعدَہ کے ماتحت بہت سی مخالیف ہیں، اور ان میں بکثرت دیہات ہیں۔ پھر صَعدَہ سے الاَعمَشِیَّہ تک پہاڑ میں ایک منزل ہے، مگر اس میں آبادی نہیں ہے؛ یہاں ایک درخت کے نیچے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ ہے، اور اس کے گرد ہمدان کا ایک قبیلہ رہتا ہے۔ پھر الاَعمَشِیَّہ سے خَیوَان ایک بڑا قریہ ہے، اس میں مسجد جامع ہے، منبر ہے، اور کثرت سے آبادی ہے؛ یہاں تاکستان ہیں جن کی بڑے بڑے خوشوں کے سبب توصیف کی جاتی ہے؛ یہ پہاڑی مقام ہے، آسمان کے پانی پر باشندوں کی، جو (قبیلہ) بَکیل سے ہیں، گزران ہوتی ہے۔ پھر خَیوَان سے اُثافِت ایک بڑا قریہ ہے، اور اس میں منبر ہے؛ یہاں کے باشندہ (قبیلۂ) جُشَم سے ہیں، جمعہ کے جمعہ یہاں بازار لگتا ہے، یہاں کھیتیاں اور تاکستان ہیں؛ پینے کا پانی ایک حوض سے لیا جاتا ہے۔ پھر اُثافِت سے رَیدَہ[2] ایک

---

[1] ہمدانی، ۲۱؛ یاقوت، ج ۴، ۲۷۸: رُکَیبَہ۔

[2] م خسرداذبہ، ۱۳۷، مقدسی، ۱۱۱: الرَّیدَہ۔

بڑا قریہ ہے، اس میں منبر ہے، بکثرت آبادی ہے، تاکستان ہیں، کھیتیاں ہیں، چشمہ ہیں، گھانس اور چارہ ہے؛ یہ ایک وادی کے بطن میں ہے، اور (۱۹۰) اس کی عملداری میں متعدد مخالیف ہیں زبیدہ سے صنعاء قصبۂ[1] الیمن۔

اس رستہ پر میل کے نشانات ہیں، اور یہ عوامل و عمّال کی آمد و رفت کا رستہ ہے، اگر کوئی مکہ جانے والا بئر الحذا کی طرف جائے، تو وہ ایسی منزل ہے جس میں صرف ایک کنواں ہے۔ بئر الحذا سے ایک کثیر الاہل قریہ پر پہنچتے ہیں، جہاں سے اہل الیمن احرام باندھتے ہیں؛ یہاں ایک تیز بہنے والی نہر سے پانی لیا جاتا ہے؛ یہ قریش کا مقام ہے اور قرن کہلاتا ہے، قرن سے چڑھائی کا رستہ ہے۔

البصرہ سے مکّہ کا رستہ

ہم الکوفہ سے مکہ کا رستہ لکھ چکے، اب البصرہ سے مکہ کا رستہ لکھتے ہیں: البصرہ سے الحُفَیر، پھر ماویّۃ، پھر ذات العُشر، پھر الیَنْسُوعہ، پھر السُّمَیْنَہ پھر النّباج — النّباج سے ایک رستہ النّقِرہ جاتا ہے — پھر العوسجہ، پھر القریتین، پھر رامہ، پھر اِمّرہ، پھر ضریّہ، پھر جدیلہ، پھر فَلْجَہ، پھر الدَّفینہ[2]، پھر قُبا، پھر مرّان پھر وَجرہ، پھر اَوْطاس، پھر ذات عِرق، پھر بُستان ابن عامر، پھر مکہ۔

مصر سے مکّہ کا رستہ

رہا مصر سے مکّہ کا رستہ؛ تو اس کی منازل پے بہ پے اس کی نصف ہیں: الفُسطاط، الجُب، البُوَیب، بُیدمہ[3]، منزل ابن قرو، عجرود، الذّنبیہ الکُرسی، الحَصَن[4]، اس کے بعد ایک منزل ہے، پھر ایلہ، پھر شرف البقل،

---

[1] قصبہ کے معنی ہیں تاجہ کا بڑا شہر اور اس کا صدر مقام۔

[2] خرداذبہ، ۱۴۹: بندقہ۔

[3] خرداذبہ، ۱۴۹: الذنبہ۔

[4] خرداذبہ، ۱۴۹: الحفر۔

مَدین، الاَغراء[۱]، اس کے بعد ایک منزل ہے، پھر الکلایہ[۲]، شَغب، بدا[۳]، السَرحتین، البیضاء، وادی القریٰ، الرحیبہ، ذوالمروہ، السُوَیداء، خُشب[۴]، المدینہ۔ جو شخص ساحل کا رستہ لے، وہ شرف البعل پہنچنے کے بعد الجُحفہ جائیگا، (۱۹۱)
پھر النبک، پھر ظُبَہ[۵]، پھر عونید، پھر الوجہ، پھر منخوس، پھر الحجرہ، پھر الاحساء، پھر ینبع، پھر ہنتوُلان، پھر الجبار، اور الجبار سے المدینہ تک دو دن کی مسافت ہے۔

دمشق سے مکّہ کی منازل

دمشق سے مکہ کی منازل یہ ہیں:— ذات المنازل، پھر سرغ، پھر تبوک، پھر المحدثہ، پھر الاقرع، پھر الجنینہ پھر الحجر[۶]، پھر وادی القریٰ، پھر المدینہ۔

الیمامہ سے مکّہ کا رستہ

الیمامہ سے مکہ کا رستہ یہ ہے:— الیمامہ سے العرض، وہاں سے الحدیقہ، وہاں سے السیح، وہاں سے الثنیۃ العقاء، وہاں سے سُفیراء، وہاں سے السُد، وہاں سے مرارہ[۷]، وہاں سے سویقہ[۸]، وہاں سے

---

[۱] م خُرداذبہ، ۱۴۹۔ مقدسی، ۱۱۰: الاغراء۔ یعقوبی، ۳۴۱: اغزاء۔

[۲] م ابن رستہ، ج ۷، ۱۸۳۔ یعقوبی، ۳۴۱: قالس۔ مقدسی، ۱۱۰: الکلایۃ۔

[۳] م یعقوبی البلدان، ۳۴۱۔ اصطخری، ۲۷؛ حوقل، ۳۲؛ مقدسی، ۵۳: بدا یعقوب۔

[۴] خرداذبہ، ۱۴۹؛ یعقوبی، ۳۴۱: ذی خُشُب۔

[۵] مقدسی، ۱۱۰؛ ضُبَہ

[۶] حِجر صالح۔ اصطخری، ۱۹؛ حوقل، ۲۷۔ دیار عرب میں اس نام کے متعدد مقامات ہیں۔

[۷] خرداذبہ، ۱۴۷: صَدَاۃ۔

[۸] خُرداذبہ، ۱۴۷، شریفہ۔ حوقل ۲۴: سُوَیقۃ الثعلبیین

القریتین ـ اس مقام پر البصرہ کا رستہ مل جاتا ہے۔
الیمامہ سے ایک اور رستہ بھی ہے:۔ (الیمامہ سے) ماںفض، پھر باجہ پھر الزلف، بیچ میں ایک منزل ہے، اس کے بعد مضاہ، پھر ائل، پھر الجون، پھر ماویۃ؛ یہاں وہ رستہ مل جاتا ہے جو البصرہ سے مکہ جاتا ہے۔

صنعاء سے مکّہ کی منازل

صنعاء سے مکہ کی منازل یہ ہیں:ـ صنعاء سے الرحابۃ[1]، پھر قریۃ رافدہ، پھر خیوان، پھر صعدہ، پھر النفیج، پھر القصبہ، پھر الشجۃ، پھر (۱۹۲) کثبہ، پھر بنات حرم، پھر جداء، پھر بیشہ، پھر تبالہ، پھر زنیتہ، پھر الزعاء، پھر صفر، پھر الفتق، پھر بستان ابن عامر، پھر مکّہ۔

خولان سے مکّہ کا رستہ

مخلاف خولان سے مکہ کا رستہ یہ ہے:ـ خولان سے ذی سخیم، پھر العرش، پھر بیشہ، پھر فنکان، پھر کلی، پھر ببہ[2]، پھر ابن جاوان پھر کلیب، پھر اللیث، اس کے بعد ایک منزل ہے، پھر یلملم، پھر ملکان، پھر مکّہ۔

عُمان سے مکّہ کا رستہ

عمان سے مکّہ کے ساحلی رستہ کی منازل یہ ہیں:ـ فرق، عوکلان ساحل مناۃ[3]، بلاد الشحر، مخالیف کندہ، مخالیف عبداللہ بن مذحج، مخلاف لحج ابین، عدن، مغاص اللؤلؤ، مخلاف بنی مجید، المنجلہ، مخلاف الرکب المندب، مخلاف رمع، زبید، مخلاف عک، الجردہ، مخلاف الحکم، عشر۔

---

[1] خرداذبہ، ۱۳۶: رحابۃ۔

[2] خرداذبہ، ۱۴۷: ببہاہ۔

[3] م خرداذبہ، ۱۳۹۔ مقدسی، ۸۵،۷۰: لبج؛ اور ایک مقام پر (۸۷) لجح ہے۔

جو لوگ بڑی شاہ راہ سے جانا چاہیں وہ عَشَر سے العُرُش کی طرف ہو لیتے ہیں، اور اس شاہ راہ پر متعدد مخالیف سے گذرتے ہیں؛ اور جو ساحل کی طرف جانا چاہیں وہ عَشَر سے مَرسی ضنکان کی طرف جاتے ہیں، پھر مرسی حلی (۱۹۳)
پھر السّرّین، پھر اغیار، پھر الہرجاب، پھر الشُّعیبَہ، اس کے بعد ایک اور منزل ہے، پھر جُدَّہ، اور پھر مکّہ۔

الیَمامہ سے البَصرہ کی منازِل

اور جو الیَمامہ سے البَصرہ جانا چاہیں ان کی منازل یہ ہیں:— النُّباک، سُلیَمہ، اس کے بعد ایک منزل ہے، پھر جُبّ التُّراب، اس کے بعد تین منزلیں ہیں، پھر الصَّمّان، طِخفَہ[۱]، پھر القرعاء، اس کے بعد تین منزلیں اور ہیں، پھر کاظمہ، اس کے بعد ایک اور منزل ہے، اور اس کے بعد البَصرہ۔

الیَمامہ سے الیَمَن کی مَنازِل

الیَمامہ سے الیَمَن کی مَنازِل یہ ہیں:— الخَرج، نَبعَہ، المجازہ، المعدِن الشّقّق، الثّور، الفَلج، الصّفا، بئر الاَبار، نجران، الجمی، براس، مَربع المَهجرہ۔

عُمان سے البصرہ کی مَنازِل

عُمان سے البصرہ کی منازل یہ ہیں:— السّبخہ — یہ عُمان و البحرین کے درمیان ہے، قَطَر، العُقَیر، ساحل ہَجَر، حمض[۲]، مَسلَمہ[۳]، القَرنتین[۴]

---

[۱] خرداذبہ، ۵۱؛ مقدسی، ۱۰۹، طخفہ۔ ایک طخفہ ہے اور ایک طخفہ؛ اول الذکر البصرہ سے الیما کے میں ہے، اور ثانی الذکر البصرہ سے مکّہ کے رستہ میں۔
[۲] خرداذبہ، ۶۰۔ اس کا تلفظ حَمَض بھی کیا گیا ہے۔ مقدسی، ۵۳: الحمضہ۔
[۳] خرداذبہ، ۶۰؛ ہمدانی، ۱۶۸: مُسَیلِحہ۔
[۴] خرداذبہ، ۶۰: القری۔ ہمدانی: القرنتان۔

حَمّان ، خُلَیجہ ، المعرَّس ، عَضُی ، المقر ، الزّابُوقہ ، عَرفجا ، المحدُوثہ ، عَبّادان ۔

وہ مسالک جو مدینۃ السّلام سے نواحِ مشرق تک جاتی ہیں

ہم نے ہر جہت سے مکہ تک کا رستہ بیان کر دیا ہے ، اور اس کے ساتھ اکنافِ جنوب : مثلاً الیمن اور اس کے متصل الیمامہ و عُمان والبحرَین ، اور جو مقامات ان جہات سے قریب ہیں ان کے رستے بھی بتا دئے ہیں۔ اب ہم ان مسالک کا ذکر کریں گے جو اس کی دوسری جانب ، نواحئ مشرق یعنے الاہواز و فارس و اصفہان و کرمان و سجستان ، اور ان کے قریب کے مقامات کی طرف جاتی ہیں ۔ اس کی ابتداء ہم مدینۃ السلام سے کرتے ہیں۔

مدینۃ السّلام سے واسط کا رستہ

مدینۃ السّلام سے کَلْواذی دو فرسخ ۔ مدائن پانچ فرسخ ۔ سیب بنی کوما سات
فرسخ ۔ نُعمانیہ چار فرسخ ۔ جَبُل پانچ فرسخ ۔ نہر سابس سات فرسخ ۔ فم الصّلح (۱۹۴)
پانچ فرسخ ۔ واسط سات فرسخ ؛ اس طرح واسط سے مدینۃ السّلام ۵۰ فرسخ ہے۔

واسط سے البصرہ

واسط سے الرّصافہ دس فرسخ ۔ القطر بارہ فرسخ ۔ نہر مَعقِل ۶ فرسخ ۔ مدینۃ البصرہ چار فرسخ ؛ اس طرح واسط سے البصرہ ۵۰ فرسخ ہے ۔

البصرہ سے سُوق الاہواز کا رستہ

البصرہ سے الاُبُلّہ چار فرسخ الاُبُلّہ سے بَیّان پانچ فرسخ بَیّان سے حِصن مَہدی خشکی کے رستے ۶ فرسخ ، اور سمندر کے رستے نہر الحدید پر ۸ فرسخ۔ حِصن مَہدی سے سُوق الاربعاء چار فرسخ ۔ سُوق الاربعاء سے المحوّل ۶ فرسخ المحوّل سے دَوْلاب ۸ فرسخ ۔ دَوْلاب سے سُوق الاہواز ۲ فرسخ ؛ اس طرح البصرہ سے سُوق الاہواز ۳۶ فرسخ ہے ۔

سُوق الاَہْواز سے شِیراز کا رستہ

سُوق الاَہْواز سے حوسرول (؟ جویرول) ۲ فرسخ - حوسرول سے اَزَم چار فرسخ -
اَزَم سے سال ۴ فرسخ - سال سے قریۃ الحُبارَی ۳ فرسخ - قریۃ الحُباری سے العَین ۳ فرسخ -
العَین سے رام ہُرمُز چار فرسخ - رام ہُرمُز سے وادیٔ المِلح چار فرسخ - وادی المِلح سے الرُّبَط
دو فرسخ - الرُّبَط سے خابَران[1] ۳ فرسخ - خابَران سے المُستراح دو فرسخ - المُستراح سے دَہلیزان (۱۹۵)
دو فرسخ - دَہلیزان سے کمارستان ۳ فرسخ - کمارستان سے نسامل[2] ۳ فرسخ - نسامل سے
ارجان ۵ فرسخ - مدینۃ اَرّجان سے داسِین ، فرسخ ، داسین سے بُندَق[3] ۹ فرسخ - بُندَق
سے خان حَمّاد ۶ فرسخ - خان حَمّاد سے اُمّران ۹ فرسخ - اُمّران سے النُّوبَندجان ۶ فرسخ -
النُّوبَندجان سے الکَرکان[4] ۵ فرسخ - الکَرکان سے الخَرّارہ پانچ فرسخ - الخَرّارہ سے
خَلّان پانچ فرسخ - خَلّان سے جُویم چار فرسخ - جُویم سے شِیراز پانچ فرسخ ؛
اس طرح الاَہْواز سے شیراز ۱۰۱ فرسخ ہے -

شِیراز سے السِّیرجان کا رستہ

شِیراز سے اِصطَخر ۱۲ فرسخ - اِصطَخر سے زیاد اباذ ۸ فرسخ - زیاد اباذ سے جُوبانان
چار فرسخ - جُوبانان سے قریۂ عبدالرحمٰن[5] ۶ فرسخ - قریۂ عبدالرحمٰن سے قریۃ الآس
۷ فرسخ - قریۃ الآس سے صاہک ۶ فرسخ - صاہک سے سَرمُقان ۹ فرسخ - سَرمُقان
سے بُشتَخم دس فرسخ - بُشتَخم سے بِیمَند دس فرسخ - بِیمَند سے السِّیرجان - قصبۂ کرمان
چار فرسخ ؛ اس طرح شِیراز سے السِّیرجان ۶۰ فرسخ ہے -

---

[1] اصطخری ، ۸۹ ؛ حوقل ، ۱۷۱ ، مقدسی ، ۴۵۳ : الخابَران -

[2] اصطخری ، ۱۲۶ ؛ حوقل ، ۱۹۷ ، نَسانک - مقدسی ، ۴۵۳ : بِ ابک ؛ اور یہی البیضاء فارس ہے :
اصطخری ، ۱۳۴ ؛ حوقل ، ۱۹۷ ؛ مقدسی ، ۴۲۳ -

[3] خرداذبہ ، ۴۳ ؛ اصطخری ، ۱۳۳ ؛ حوقل ، ۲۰۲ ؛ مقدسی ، ۴۵۳ ؛ ابن رستہ ، ۱۸۹ : بُندک -

[4] خرداذبہ ، ۴۳ : کرجان - مقدسی ، ۴۵۵ : جرکان -

[5] اصطخری ، ۱۰۱ ؛ مقدسی ، ۴۴۵ : اباذہ ؛ اور یہی قریۂ عبدالرحمٰن ہے -

السیرجان سے سجستان کا راستہ

السیرجان سے قہستان ۶ فرسخ۔ قہستان سے رباط کوغُم ۸ فرسخ۔ (۱۹۶) رباط کوغُم سے ساہوئی ۶ فرسخ۔ ساہوئی سے اَمسیر[1] چار فرسخ۔ امسیر سے خنّاب ۶ فرسخ، خنّاب سے الغُبیرا[2] چار فرسخ، الغبیرا سے کُورم[3] ۸ فرسخ، کُورم سے گشک ۸ فرسخ۔ گشک سے راین[4] دس فرسخ۔ راین سے دارجین[5] ۸ فرسخ۔ دارجین سے بَم ۱۲ فرسخ۔ بَم سے نرماسیر[6] اور صحرا ۸ فرسخ۔ نرماسیر سے سجستان سو فرسخ؛ اس طرح السیرجان قصبۂ کرمان سے سجستان ۱۸۸ فرسخ ہے، اس میں مفازہ بھی ہے اور جادّہ (= سڑک) بھی۔

شیراز سے اصبہان کا رستہ

اور جو کوئی شیراز سے اصبہان جانا چاہے تو اس کا رستہ یہ ہے۔ شیراز سے نیشابور[7] ۶ فرسخ۔ نیشابور سے مایین ۶ فرسخ۔ مایین سے عقبۂ کبیسا[8] ۳ فرسخ، عقبہ سے خوسکان[9] ۶ فرسخ۔ خوسکان سے قصر ابن[10] پانچ فرسخ۔ قصر ابن سے

---

[1] مقدسی، ۳، ۴: ازمین

[2] م خرداذبہ، ۴۹۔ اصطخری، ۱۶۰؛ حوقل، ۲۱۹؛ مقدسی، ۴۶۰: غُبیرا۔

[3] اصطخری، ۱۶۱؛ حوقل، ۲۱۹؛ مقدسی، ۲۵، گوغون۔

[4] م اصطخری، ۱۶۱؛ حوقل، ۲۱۹۔ مقدسی، ۴۶۱: راین۔

[5] م اصطخری، ۱۶۱؛ حوقل، ۲۱۹؛ مقدسی، ۴۶۱۔ خرداذبہ، ۴۹؛ ابن رستہ: دیروزین۔ یاقوت، ۲/۴، ۹: داروزین۔

[6] خرداذبہ، ۴۹۔ اصطخری، ۱۶۲؛ حوقل، ۲۲؛ مقدسی، ۵۲: نرماشیر

[7] اصطخری، ۱۳۲، ۱۰۲؛ حوقل، ۱۸۲؛ مقدسی، ۵۲، ۴۲۴: (مدینۃ) ہزار۔ مقدسی، ۵۸، ۴: اور سابور

[8] اصطخری، ۱۳۲، حوقل، ۲۰۱؛ کنا (مرصد)

[9] مقدسی، ۴۵۸: حرسکان۔

[10] اصطخری، ۱۳۲؛ حوقل، ۲۰۱؛ مقدسی، ۴۵۸: قصر اعین۔

(۱۹۷) اِصطَخزَان ۷ فرسخ- اصطخران سے خُوارِش ۶ فرسخ- خُوارِش سے سرائے ماس وَمَرْوَہ[1] چار فرسخ- ماس وَمَرْدَہ سے کَرْد ۷ فرسخ- کرد سے الخان ۹ فرسخ- الخان سے اِصْبَہان ۷ فرسخ؛ اس طرح شیراز سے اِصبہان ۷۰ فرسخ ہے۔

الاَہْوَاز سے اِصْبَہان کا رستہ

اور جو شخص الاَہْوَاز سے اِصْبَہان جانا چاہے اس کا رستہ یہ ہے:-

سُوق الاَہْوَاز سے عَسکر مُکْرَم ۸ فرسخ- پھر المیَانج ۷ فرسخ- المیَانج سے اِیْذَج تین فرسخ، اِیذَج سے سرامل (۹۰) چار فرسخ- سرامل سے رَستاکرد[2] ۷ فرسخ (یہ ایک گھاٹی میں قلعہ ہے)- پھر شَلیل[3] تک پانچ فرسخ- شَلیل سے خُوزِستان ۹ فرسخ- خوزِستان سے اَرْبہشت اباذ چار فرسخ- اورابہشت اباذ سے گَرِیرکان ۷ فرسخ- گَرِیرکان سے بَابکان ۷ فرسخ- بَابکان سے الخان[4] ۷ فرسخ الخان سے مدینۂ اِصْبَہان ۷ فرسخ؛ اس طرح اِیذَج کے رستہ الاہواز سے اِصْبَہان ۵۰ فرسخ ہے۔

وہ مسالک جو کُور مشرق کو جاتی ہیں

ہم الاَہْوَاز، فارس، کرمان وسجستان اور ان کے قریب اصبہان و فارس تک کے رستوں کا ذکر کر چکے ہیں، اب اُن رستوں کا ذکر کرتے ہیں جو مشرق کے اضلاع و نواحی تک جاتے ہیں۔ اس کی ابتداء بھی مدینۃ السلام ہی سے ہوگی۔

---

[1] مقدسی، ۴۵۸: سرائے ماس۔

[2] خُرداذبہ، ۵۷: رُستاجرد۔

[3] خُرداذبہ، ۵۷: سلیدست۔

[4] خُرداذبہ، ۵۷: خان الابرار۔

مدینۃ السلام سے حُلوان کا رستہ

مدینۃ السلام سے نہروان چار فرسخ - نہروان سے دیربازما[1] چار فرسخ - دیربازما سے الدسکرہ ۸ فرسخ - الدسکرہ سے جلولاء ۷ فرسخ - جُلولاء سے (۱۹۸) خانقین ۷ فرسخ - خانقین سے قصر شیریں ۶ فرسخ - قصر شیریں سے حُلوان پانچ فرسخ ؛ اس طرح مدینۃ السلام سے حُلوان ۴۱ فرسخ ہے -

حُلوان سے قرمیسین کا رستہ

حُلوان سے ماذرواستان[2] چار فرسخ - ماذرواستان سے مرج القلعہ ۶ فرسخ - مرج القلعہ سے قصر یزید[3] چار فرسخ - قصر یزید سے الزُّبیدیۃ ۶ فرسخ - الزُّبیدیۃ سے خشکاریش تین فرسخ ، خشکاریش سے قصر عمرو چار فرسخ - قصر عمرو سے قرمیسین[4] تین فرسخ - اس طرح حُلوان سے قرمیسین ۳۰ فرسخ ہے -

قرمیسین سے ہمذان کا رستہ

قرمیسین سے قنطرۂ مریم پانچ فرسخ - قنطرۂ مریم سے مسخنہ (۶) چار فرسخ - مسخنہ سے قصر اللصوص ۶ فرسخ - قصر اللصوص سے اسد آباذ ۷ فرسخ - اسداباذ سے الزعفرانیّہ ۶ فرسخ - الزعفرانیّہ سے مدینۃ ہمذان ۳ فرسخ - اس طرح قرمیسین سے مدینۃ ہمذان ۳۱ فرسخ ہے -

---

[1] مقدسی ، ۱۳۵ : دیربارما - ابن رستہ ، ۱۶۳ : دیر تیرمہ -

[2] م خرداذبہ ، ۱۹ - مقدسی ، ۱۳۵ : ماذروستان - ابن رستہ ، : مادرواستان -

[3] م خرداذبہ ، ۱۹ - اصطخری ، ۱۹۷ ؛ حوقل ، ۲۰۶ ؛ مقدسی ، ۳۸۶ : طزر -

[4] م خرداذبہ ۱۹ - خرداذبہ ، ۴۱ ؛ اصطخری ، ۱۹۶ ؛ حوقل ۱۱۰ ؛ مقدسی ، ۲۰ ، ۵۱ : قرماسین - مقدسی ، ۲۸ ، ۳۸۴ : گرمان شاہان -

قرمیسین سے نہاوند کا رستہ

اور جو کوئی قرمیسین سے نہاوند جانا چاہے وہ قرمیسین سے الدکان کا رستہ لے، جو ۷ فرسخ ہے۔ الدکان سے قصر اللصوص ۹ فرسخ۔ قصر اللصوص سے کُہر اس پانچ فرسخ۔ کُہر اس سے نہاوند چار فرسخ؛ اسطرح قرمیسین سے نہاوند ۲۵ فرسخ ہے۔ (۱۹۹)

نہاوند سے ہمذان کا رستہ

اور جو کوئی نہاوند سے ہمذان جانا چاہے، وہ راکاہ آئے، جو ۶ فرسخ ہے۔ راکاہ سے الدینین[۱] ۵ فرسخ۔ اور الدینین سے ہمذان ۷ فرسخ؛ اس طرح نہاوند سے ہمذان ۱۸ فرسخ ہے۔

نہاوند سے الکرج کا رستہ

اور جو کوئی نہاوند سے الکرج جانا چاہے، جو الایغارین کا قصبہ ہے، تو نہاوند سے راکاہ ۶ فرسخ ہے۔ راکاہ سے جوراب[۲] ۸ فرسخ۔ اور جوراب سے الکرج پانچ فرسخ؛ اس طرح نہاوند سے الکرج ۱۹ فرسخ ہے۔

ہمذان سے الایغارین کا رستہ

اور جو شخص ہمذان سے الایغارین اور اس کے قصبہ الکرج کا رستہ معلوم کرنا چاہے، تو ہمذان سے طاسفندین[۳] پانچ فرسخ۔ طاسفندین سے جوراب ۶ فرسخ۔ جوراب سے الکرج پانچ فرسخ؛ اس طرح ہمذان سے الکرج

---

[۱] مقدسی، ۴۰۲: الدیہر۔

[۲] مقدسی، ۴۰۲، خوارب۔

[۳] یاقوت ج ۶ ص ۳، طاسبندا؛ لب اللباب، ۱۶۶۔ مقدسی ۴۰۲: طاق سعید۔

۱۷ فرسخ ہے۔

اس کے علاوہ ہمذان سے الکرج کا ایک رستہ اور بھی ہے:۔

ہمذان سے جُور پانچ فرسخ جُور سے خُنداب ، فرسخ۔ خُنداب سے الشَّعبان (؟) ، فرسخ۔ الشّعبان سے الکرج ۹ فرسخ ؛ اس رستہ سے ۱۸ فرسخ ہوتے ہیں۔

الکرج سے اِصبہان کا رستہ

اور جو کوئی الکرج سے اصبہان جانا چاہے ، تو الکرج سے خُرّمَاباذ[1] ، فرسخ۔ خُرّمَاباذ سے القیسیّہ ، فرسخ۔ القیسیّہ سے جُوباذقان ۶ فرسخ۔ (۲۰۰)
جُوباذقان سے قَنُوران[2] ۸ فرسخ ، قنوران سے مرج وزہر ، فرسخ۔ مرج وزہر سے المارَبین[3] چار فرسخ۔ المارَبین سے اَزمیران ۱۲ فرسخ۔ اَزمیران سے اِصبہان ۴ فرسخ ؛ اس طرح الکرج سے اِصبہان ۵۴ فرسخ ہے۔

وہ مسالک جو ہمذان سے اکناف مشرق کو جاتی ہیں

اب ہم ہمذان کی طرف رجوع ہوتے ہیں ، اور وہاں سے تمام اکنافِ مشرق تک کے رستے بیان کرتے ہیں:۔

ہمذان سے الرّے کا رستہ

ہمذان سے دَرِّتوا[4] پانچ فرسخ۔ دَرِتوا سے بُوزنجِرد پانچ فرسخ۔ بُوزنجِرد سے زرہ چار فرسخ۔ زَرَہ سے طَزَرہ چار فرسخ۔ طَزَرہ سے الاَسَاوِرَہ چار فرسخ۔ الاَسَاوِرَہ

---

[1] مقدسی ، ۴۰۲ : جرابانو۔

[2] مقدسی ، ۴۰۲ : قَشوان۔

[3] خُرداذبہ ، ۲۰ : ماربین۔

[4] م خرداذبہ ، ۲۱ ، مقدسی ، ۴۹ : درو‌ا۔ ابن رُستہ ، ۱۶۷ : دَرِتو۔

سے رُوذَہ و بُوسْتَہ ۳ فرسخ۔ رُوذَہ و بُوسْتَہ سے داؤد اباذ چار فرسخ۔ داؤد اباذ سے سُوسَنْقِین ۳ فرسخ۔ سُوسَنْقِین سے دَرْوَز چار فرسخ۔ دَرْوَز سے ساوَہ پانچ فرسخ۔ ساوہ سے مُشْکُویَہ ۸ فرسخ۔ مُشْکُویَہ سے قُسْطَانَہ ۸ فرسخ۔ قُسْطَانَہ سے الرَّی ۶ فرسخ؛ اس طرح ہَمَذان سے الرَّی ۶۴ فرسخ ہے۔

الرَّی سے نِیشَابُور کا رستہ

الرَّی سے مُفَضَّلاباذ چار فرسخ۔ مُفَضَّلاباذ سے اَفْرِیذِین[1] ۶ فرسخ۔
(۲۰۱) اَفْرِیذِین سے کاسِبْ ۸ فرسخ۔ کاسِبْ سے الخُوار ۶ فرسخ۔ الخُوار سے قصر المِلْح ۷ فرسخ۔ قصر المِلْح سے رَأس الکلب ۷ فرسخ۔ رَأس الکلب سے سُرخ چار فرسخ۔ سُرخ سے سِمْنَان چار فرسخ۔ سِمْنان سے آخُرِین ۹ فرسخ۔ آخُرِین سے قریۂ دَایَہ چار فرسخ۔ قریۂ دایہ سے قُومِس چار فرسخ۔ قُومِس سے الحَدَّادَہ ۷ فرسخ۔ الحَدَّادَہ سے کُوزِسْتَان[2] چار فرسخ۔ کُوزِسْتان سے بَذَش تین فرسخ۔ بَذَش سے مَیْمَذ[3] ۱۲ فرسخ۔ مَیْمَذ سے ہَفْتَدَر[4] ۷ فرسخ۔ ہفتدر سے اَسَد اباذ ۷ فرسخ۔ اَسَد اباذ سے بَہْمَناباذ ۶ فرسخ۔ بَہْمَناباذ سے النُّوق ۶ فرسخ۔ النُّوق سے خُسْرُوجِرْد ۶ فرسخ۔ خُسْرُوجِرْد سے حُسَیناباذ چار فرسخ۔ حُسَیناباذ سے سَنْگَرْدَر پانچ فرسخ۔ سَنْگَرْدَر سے بِیشْکَنْد[5] پانچ فرسخ۔ بِیشْکَنْد سے نَیسَابُور پانچ فرسخ؛ اس طرح الرَّی سے نَیسَابُور ۱۴۰ فرسخ ہے۔

۱م خرداذبہ، ۲۲۔ اصطخری، ۲۱۵؛ حوقل، ۲۷۰: اَفْرُنْدِین۔

۲ مقدسی، ۴۵۹: کورستان۔

۳م خرداذبہ، ۲۳۔ مقدسی، ۳۷۵: مَیْنَمَذ

۴ خُرداذبہ، ۲۳: ہفتکند۔ اصطخری، ۱۲۶؛ حوقل، ۲۵۵؛ مقدسی ۳۵۱؛ ابن رستہ ۱۷۰: ہَفْدَر۔

۵م ابن رستہ، ۱۷۱۔ خرداذبہ، ۲۳؛ مقدسی، ۳۵۱: بِیشکند۔

نیسابور سے مَرو کا رستہ

نیسابور سے بغیس[1] چار فرسخ۔ بغیس سے الحمراء ۶ فرسخ۔ الحمراء سے المشقب (جو طوس میں ہے) پانچ فرسخ۔ المشقب سے النوقان پانچ فرسخ۔ النوقان سے مزدوران العقبہ ۶ فرسخ۔ مزدوران العقبہ سے اوکینہ[2] ۸ فرسخ، اوکینہ سے مدینۃ سرخس ۶ فرسخ۔ سرخس سے قصر النجار تین فرسخ۔ قصر النجار سے اُشترمغاک پانچ فرسخ۔ اُشترمغاک سے تلستانہ ۶ فرسخ۔ تلستانہ سے الدندانقان ۶ فرسخ۔ الدندانقان سے یزوجرد[3] پانچ فرسخ۔ یزوجرد سے مدینہ مرو پانچ فرسخ؛ اس طرح نیسابور سے مرو ۷۰ فرسخ ہے۔

مَرو سے آمل کا رستہ

مدینہ مرو[4] سے دو رستے ہیں: ایک رستہ ناحیۃ الشاش و بلاد الترک کو جاتا ہے، اور دوسرا (بلخ و) ناحیۂ طخارستان کو؛ مدینۃ مرو سے کشمیہن[5] (یہ صحرائی رستہ پر الغزّ سے متصل ایک بڑا قریہ ہے) پانچ فرسخ۔ کشمیہن سے الدیوان[6]، یہ موضع سکہ (= ڈاک خانہ) ہے، ۶ فرسخ۔ الدیوان سے الطہلج، کہ موضع سکہ ہے، ۲ فرسخ۔ الطہلج سے المنصف، کہ موضع سکہ ہے، ۴ فرسخ۔ المنصف سے الاحساء، کہ موضع سکہ ہے، ۸ فرسخ۔ الاحساء سے نہر عثمان[7]، کہ موضع سکہ ہے، تین فرسخ۔ نہر عثمان سے العقبہ، کہ

---

[1] مقدسی، ۳۵۲: بغنیس۔

[2] خرداذبہ، ۲۴: آبکینہ۔

[3] م خرداذبہ، ۲۴۔ مقدسی، ۳۴۰: جزوجرد۔

[4] خرداذبہ، ۱۸: مرو الشاہجان۔

[5] م اصطخری، ۲۶۳؛ حوقل، ۲۱۶؛ مقدسی، ۳۴۰۔ خرداذبہ، ۲۵؛ یعقوبی، ۲۸۰: کشماہن۔

[6] خرداذبہ، ۲۵: الدیواب۔

[7] خرداذبہ، ۲۵؛ مقدسی، ۱۰۳: مہر عثمان۔

موضع مکہ ہے، تین فرسخ۔ اور العقیر سے مدینۃ آمُل پانچ فرسخ؛ اس طرح مرؔو سے آمُل ۳۶ فرسخ ہے۔

آمُل سے بُخارا کا رستہ

مدینۃ آمُل سے نہرِ[1] بلخ کا کنارہ ایک فرسخ۔ پھر وہ مقام جہاں سے عبور کرنے والا عبور کرتا ہے، ایک قریہ ہے، جسے قریۂ علی[2] کہتے ہیں، ایک فرسخ۔ قریۂ علی سے مفازہ (= بیابان) میں حِصنِ اُمّ جعفر تک ۶ فرسخ۔ اور حِصنِ اُمّ جعفر سے اتنی مسافت کہ تم مفازہ طے کر کے بیکند پہنچو ۶ فرسخ۔ بیکند سے بخارا کی دیوار کا دروازہ ۲ فرسخ۔ دروازہ سے فربہ[3] ماستین ڈیڑھ فرسخ۔ ماستین سے بُخارا پانچ فرسخ؛ اس طرح آمُل سے مدینۃ بُخارا $22\frac{1}{2}$ فرسخ ہے۔

بُخارا سے سمرقند کا رستہ

مدینۂ بُخارا سے شرغ[3] چار فرسخ۔ شرغ سے الطّواویس تین فرسخ۔ الطّواویس سے کُوک[4] تین فرسخ — یہ وہ قریہ ہے جہاں سے ملک الترک چھاپے مارنے نکلا تھا؛ جنوب میں اس سے متصل پہاڑ ہیں جن کا سلسلہ

---

[1] لغت عرب میں نہر بہتے ہوئے وسیع پانی کو کہتے ہیں خواہ اس بہاؤ کی صورت نہر کی ہو نالے کی، یا ندی کی، یا دریا کی۔ چوں کہ عربوں کا ملک زیادہ تر خشک اور ریگستانی ملک ہے اس لئے ان کے ہاں پانی کے زیادہ وسیع اور کم وسیع بہاؤ اور پھیلاؤ کیلئے الگ الگ الفاظ نہیں ہیں۔ میں نے ترجمہ میں وہی لفظ قائم رکھا ہے جو اصل میں ہے۔ جیحوں، دجلہ، اور الفرات کے سوا، باقی اور جتنی نہریں اس کتاب میں بیان ہوئی ہیں، انکی نسبت یہ گمان نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ مثل جیحون و الفرات دریا ہونگی۔

[2] خرداذبہ، ۲۵؛ اصطخری، ۲۹۷؛ حوقل، ۳۴۳؛ مقدسی، ۲۷: فربر۔

[3] خرداذبہ، ۲۵۔ اصطخری، ۳۱۱؛ حوقل، ۳۶۰: جُرغ۔

[4] مقدسی، ۵۲۔ خرداذبہ ۲۶: کوکشِیبغن۔

بلادالصّین (چین) تک گیا ہے۔ کُوک سے کَرِیِنیَہ چار فرسخ۔ کَرِینیَہ سے الدَّبُوسِیَہ پانچ فرسخ۔ الدَّبُوسِیَہ رَبِنجَن[1] پانچ فرسخ۔ رَبِنجَن سے زَرمان ۶ فرسخ۔ زَرمان سے قصرِ عَلقَمہ پانچ فرسخ۔ قصرِ عَلقَمہ سے مدینۂ سَمَرقند ۲ فرسخ؛ اس طرح بُخارا سے سَمَرقَند ۳۷ فرسخ ہے۔

سَمَرقند سے زَامِین کا رستہ

سَمَرقند سے بَارکَث[2] چار فرسخ۔ بَارکَث سے خُشُوفَغَن، جو صحراءِ قَطوان[3] میں ہے، چار فرسخ۔ خُشُوفَغَن سے فُورنَمَذ[4]، یہ پہاڑی علاقہ ہے، پانچ فرسخ۔ فُورنَمَذ سے زامِین، مَفَازہ میں، چار فرسخ۔

زَامِین سے الشَّاش کا رستہ

زَامِین سے دو رستے پھٹتے ہیں: ایک (مدینۃ) الشَّاش جاتا ہے، اور دوسرا فَرغَانہ؛ الشَّاش کا ایک رستہ یہ ہے:—
زَامِین سے خَاوَص، مَفَازہ میں، ۶ فرسخ۔ خاوص سے نَہرِ الشَّاش پانچ فرسخ؛ نہر (دریا) عبور کر کے ساحل کی منزل سے بَنَاکَث چار فرسخ۔ بَنَاکَث سے جِینَانجکَث[5]، جو نَہرِ الترک کے کنارے پر ہے، چار فرسخ۔ پھر اس نہر کو عبور کرتے ہیں اور سُتُورکَث[6] پہنچتے ہیں جو اس کے دوسرے کنارہ پر ہے؛ وہاں سے بَنُونکَث[7] تین فرسخ۔ بَنُونکَث سے مدینۃ الشَّاش

---

[1] م اصطخری، ۳۱۶؛ حوقل، ۳۴۲، ۳۷۰؛ مقدسی، ۴۹، ۳۲۴۔ خُردادبہ، ۲۶: اَرَبِنجَن۔

[2] خُردادبہ، ۲۶؛ حوقل، ۳۷۴: بارکث۔ اصطخری، ۳۳۶: ابارکث۔

[3] اصطخری، ۳۳۶؛ حوقل، ۳۹۹؛ مقدسی، ۴۹: قَطوان دِیزَہ۔ مقدسی، ۳۳۴: دست قَطوان۔

[4] خُردادبہ، ۲۶؛ اصطخری، ۳۲۲؛ حوقل، ۳۷۳؛ مقدسی، ۲۶۶: بُورنَمَذ۔

[5] اصطخری، ۳۲۸؛ حوقل، ۳۸۵؛ مقدسی ۲۶۴: جینانجکث۔

[6] خُردادبہ، ۲۷: شُطُورکث۔ اصطخری، ۳۳۶؛ حوقل، ۳۸۹: اُستُورکَث۔ مقدسی، ۳۴۲: اُستُورکث۔

[7] اصطخری، ۳۲۸؛ حوقل، ۳۸۵؛ مقدسی، ۳۴۲: بِنکَث۔

دو فرسخ۔ مدینۃ الشاش سے فصیل کے اندر مُعسکر (= چھاؤنی) دو فرسخ۔

مدینۃُ الشاش سے حدودِ الصّین تک

مُعسکَر سے غَزکَرد[1] پانچ فرسخ۔ غزکرد سے صحرا میں اسبیشاب[2] تک چار فرسخ۔ اسبیشاب سے شاراب چار فرسخ — یہ صحرائی علاقہ میں ہے، اس میں دو بڑی نہریں ہیں ایک نہر کا نام 'ماوا' ہے اور دوسری کا 'یورن'۔ شاراب سے بُدخکت (چھوٹی کشتیوں میں۔ ۴م) چار فرسخ۔ بُدخکت سے تمتاج (چھوٹی کشتیوں میں ۴م) پانچ فرسخ — تمتاج صحرا میں ہے، اس میں ایک بڑی نہر ہے اور بانس بن ہے۔ تمتاج سے بارجاج[3] (چھوٹی کشتیوں میں۔ ۴م) چار فرسخ، بارجاج ایک بڑا ٹیلہ ہے، اس کے گرد پانی کے ایک ہزار چشمے ہیں جو ایک نہر میں مل جاتے ہیں؛ یہ نہر مشرق کی طرف بہتی ہے، اس لئے (۲۰۵)
اس نہر کو "برگوآب" کہتے ہیں، یعنے الٹا بہنے والا پانی، کیونکہ اس کا بہاؤ نشیب سے فراز کی جانب ہے؛ بارجاج سے ۶ فرسخ پر برگوآب کے کنارے ایک منزل ہے؛ اس نہر کے دونوں کناروں پر پانی پھیلا ہوا ہے، اور گھنی جھاڑیاں اور جھاؤ کے درخت ہیں؛ یہاں سیاہ تیتروں کا شکار ہوتا ہے؛ اس منزل سے یہ نہر عبور کی جاتی ہے اور داہنے ہاتھ کو اترتے ہیں۔ پھر اس مَعبَر (= عبور کرنے کی جگہ) سے شاؤغر، جو سان رکھنے کے پتھر کا پہاڑ ہے، ۳ فرسخ۔ پھر شاؤغر سے جُویکت، جو ویران جنگل میں ہے، دو فرسخ۔ جُویکت سے مدینۃ طراز، جو آباد و سرسبز علاقہ میں ہے، دو فرسخ۔ مدینۃ طراز سے نُوشجان السفلیٰ (= زیریں) ۳ فرسخ۔ نوشجان السفلیٰ سے کسری باس دو فرسخ، — یہ مقام ایک پہاڑی سلسلہ کے جانب چپ ہے، اور اس کے جانب راست قُم ہے، یہ گرم مقام ہے؛

۱؎ م خُرداذبہ، ۲۷، اصطخری، ۳۳۷؛ حوقل، ۳۹۹؛ مقدسی، ۳۴۲: غُزکَرد۔
۲؎ خُرداذبہ، ۲۷: اسبیجاب۔ ۳؎ خُرداذبہ، ۲۸: ابارجاج۔ مقدسی، ۳۴۲: بارجاخ

یہاں الخَرلُخیّہ[1] موسم سرما بسر کرتے ہیں؛ قُمّ اور طَراز د کُولان کے درمیان
شمالی ناحیہ ہے؛ قُمّ کے پیچھے ریت اور بجری کا بیابان ہے اور اسمیں
سانپ ہیں۔ کھری باس سے کُول شُوب چار فرسخ —— یہ مقام بھی ویسا
ہی ہے جیسا کھری باس ہے، اس کی دائیں جانب ایک پہاڑ ہے
جس میں بکثرت میوے اور سپستِ تر، اور پہاڑی ترکاریاں ہوتی ہیں۔
پھر کولشوب سے کُولان چار فرسخ؛ اسی طرح مدینۃ طَراز سے کُولان ۱۴
فرسخ —— یہ پورا علاقہ مَفَازہ ہے، اس کا نام کُولان ہے، اور اس
کی بھی وہی کیفیت ہے جو (سطور بالا میں) بیان کی گئی۔ کُولان سے
بَرکی جو ایک خوشحال قریہ ہے، چار فرسخ۔ بَرکی سے اَشبَرہ، ویسے ہی (۲۰۶)
بیابان میں جیسا بیابان کُولان کا ہے، چار فرسخ۔ اَشبَرہ سے نُوزکَت،
جو ایک بڑا قریہ ہے، ۴ فرسخ۔ نُوزکَت سے خَرَنجُوان، جو ایک بڑا قریہ
ہے، چار فرسخ۔ خَرَنجُوان سے جُول، جو ایک بڑا قریہ ہے، چار فرسخ۔
جُول سے ساریغ، جو ایک بڑا قریہ ہے، ۲ فرسخ۔ ساریغ سے قریۂ خاقان
التُرکی[2] چار فرسخ۔ قریۂ خاقان التُرکی سے کسرمروا (۶) دو فرسخ۔ کسرمروا
سے مدینۃ نَواکَت دو فرسخ —— نَواکَت مدینۂ کبیرہ ہے، یہاں سے ایک رستہ
اُنُوشَجان جاتا ہے، اس رستہ پر ایک مقام ہے جسے بَرکَب کہتے ہیں،
اور یہ اس سے ایک فرسخ پر ہے۔ مدینۃ نَواکَت سے بُنجیکَت[3] جو ایک بڑا
قریہ ہے اور جس کے پہلو میں ایک اور قریہ ہے، دو فرسخ۔ بُنجیکَت
سے سُویَاب دو فرسخ —— سُویَاب دو قریہ ہیں، ایک کا نام کِبال ہے اور
دوسرے کا ساغور کِبال، ساغور کِبال سے نُوشَجان اَعلیٰ، جو الصّین کی سرحد پر ہے، قافلوں
کی رفتار سے پندرہ دن کی، اور تُرکی ڈاک کی رفتار سے تین دن کی مسافت پر ہے۔

---

[1] خُرداذبہ، ۱۶: ملک الخَرلُخ۔

[2] خُرداذبہ، ۲۹: الترکشی۔

[3] اِصطخری، ۳۱۹؛ حوقل ا، ۳۷۱؛ مقدسی، ۲۲۶: بُنجیکَث۔

سمرقند سے فرغانہ کا رستہ

اب ہم پھر سمرقند کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ ہم نے ذکر کیا تھا کہ سمرقند سے تین مراحل پر (زامین سے) دو رستے پھٹتے ہیں: ایک الشاش (۲۰۷) جاتا ہے اور دوسرا فرغانہ؛ الشاش کی جانب سے حدود الصین کا رستہ ہم بیان کر چکے، اب وہ رستہ بیان کرتے ہیں جو (سمرقند سے) فرغانہ جاتا ہے۔

زامین سے فرغانہ کا رستہ

اس رستہ کا پہلا مقام زامین ہے جو سمرقند کے بیابان میں ہے۔ زامین سے ساباط، جو ایک بڑا قریہ ہے، دو فرسخ۔ ساباط سے دو رستے ہیں جن میں سے ایک فرغانہ جاتا ہے۔ ساباط سے گرکت[1] جو ایک بڑا قریہ ہے، ۳ فرسخ۔ گرکث سے غلوک انداز[2] جو بہت سے قریوں کے درمیان ایک بڑا قریہ ہے، ۳ فرسخ۔ غلوک انداز سے خجندہ، جو نہر الشاش کے کنارے پر ہے، ۴ فرسخ۔ پھر اس مدینہ سے دو رستے پھٹتے ہیں، ایک فرغانہ جاتا ہے اور دوسرا معدن فضہ (چاندی کی کان) کی جانب سے الشاش۔ فرغانہ کے رستے میں خجندہ سے پانچ فرسخ بر صحراء میں ایک بڑا قریہ آتا ہے، جس کا نام صامغر ہے۔ صامغر سے خاجستان چار فرسخ — اس مقام پر قلعہ اور سرحدی چوکی ہے، اور یہاں نمک کی ایک بڑی کان ہے جہاں سے الشاش و خجندہ وغیرہ تک نمک جاتا ہے، اس کی ایک جانب ایک پہاڑ ہے جو معدن نقرہ کے پہاڑ سے جا ملتا ہے۔ خاجستان سے قریۂ ترمقان[3] ۶ فرسخ۔ ترمقان سے باب، جو مداین فرغانہ

---

[1] اصطخری، ۳۲۵؛ حوقل، ۳۷۹، گرکث۔

[2] خردادبہ، ۲۹؛ غلوک۔

[3] خردادبہ، ۳۰۔ مقدسی، ۳۴۱؛ ترمقان۔

میں سے ایک مدینۂ عظیمہ ہے، ۳ فرسخ۔ باب[1] سے فرغانہ، اور اس کو خسنکیت بھی کہتے ہیں، چار فرسخ؛ اس طرح سمرقند سے فرغانہ ۲۵ فرسخ ہے۔

سابَاط سے شُرُوسَنہ کا رستہ

اب پھر ہم اس مقام کی طرف رجوع کرتے ہیں جہاں ساباط سے دو رستے پھٹتے ہیں؛ ساباط سے شُرُوسَنہ[2]، فرسخ — اس میں سے دو فرسخ ہموار زمین میں ہیں، پھر پہاڑی رستہ ہے جس کی دونوں جانب پہاڑوں پر بستیاں ہیں، اور رستہ پانی کے بہاؤ پر ہے جو دونوں جانب سے بہتا ہے اور وہ شہر سے آنے والا پانی ہے۔ (۲۰۸)

خُجَندہ سے قصرِ مُوہَنان کا رستہ

پھر خُجَندہ سے جو دو رستے پھٹتے ہیں ان کی طرف رجوع کرو اور الشّاش والی مَعدن نُقرہ کا رستہ لو۔ خُجَندہ سے نہر میں چلکر خربہ پہنچتے ہیں، اس کے پاس ایک چشمہ ہے جس کو موضع المرصد کہا جاتا ہے، خربہ سے وادیٔ مَعدن نُقرہ کے سرے پر قصرِ مُوہَنان ہے جو دو فرسخ پر ہے۔

الشّاش سے فَرغانہ کا رستہ

اب ہم الشّاش سے فَرغانہ کا رستہ بیان کرتے ہیں:۔ مدینۃ الشّاش سے مَعدن الفِضّہ، ۰ فرسخ۔ مَعدن الفِضّہ سے خاجستان ۰ فرسخ۔ خاجستان سے تُرمُقان، جو نہرالشّاش پر دیہات کے قریب ہے، ۶ فرسخ۔ تُرمُقان سے (مدینہ باب ۳ فرسخ — باب، نہرالشّاش پر مدائن فرغانہ میں ایک نہایت خوشحال

---

[1] خُرداذبہ، ۳۰: مدینۂ باب۔

[2] خرداذبہ، ۲۹؛ یعقوبی، ۲۹۳: اُسترُوشنہ۔ اِصطخری، ۲۸۰؛ حوقل، ۳۲۹؛ مقدسی، ۲۶۵: اُشرُوسنہ

مدینۂ عظیمہ ہے؛ لوگ تُوْمِقان پر ترکوں کے خوف سے منزل نہیں کرتے کیونکہ وہ ان رستوں میں دن رات رہزنی کرتے ہیں، اور دوسری منزل پر مقام کرتے ہیں۔ (مدینۂ) باب سے اَخسِیکت، جو فرغانہ کا دارالحکومت ہے، چار فرسخ ہے۔

فَرغانہ سے نُوشَجان اعلیٰ کا رستہ

فَرغانہ سے نُوشجانِ اعلیٰ کا رستہ یہ ہے:۔ فرغانہ کے دارالحکومت سے قُبا، یہ ایک مدینہ ہے، دس فرسخ۔ قُبا سے اُوش، یہ ایک بڑا قریہ ہے، ۷ فرسخ۔ اُوش سے اُوزکند[1] جو خُوزتکین[2] الدِہقان کا مدینہ ہے، ۷ فرسخ۔ پھر اُوزکند سے العقبہ کے درمیان ایک دن کی مسافت ہے۔ العقبہ کی طرف جانے کا رستہ ایسی گنجان دیہاتی آبادی کے درمیان سے گذرتا ہے جو خُوزتکین الدِہقان سے متصل ہے، یہ گھاٹی (= عقبہ) بہت بلند اور دشوار گذار ہے، جب اس پر برف گرتی ہے تو چلنا مشکل ہوجاتا ہے۔ پھر العقبہ سے اَطباش کے درمیان ایک دن کی مسافت ہے۔ یہ رستہ پہاڑوں میں واقع ہے جن میں نشیب و فراز ہیں؛ اطباش ایک بلند پہاڑی پر ہے، اور یہ البتّت و فرغانہ و نُوشجان کے درمیان ہے پھر اَطباش سے نُوشجانِ اعلیٰ ۲ مراحل۔ اس میں کچھ رستہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کے درمیان ہے، اور کچھ سبزہ زاروں اور چشموں کے درمیان؛ رستہ میں کوئی بستی نہیں ہے، جو لوگ ادھر جاتے ہیں مایحتاج ساتھ لیجاتے ہیں، تجارت بہت کم ہوتی ہے۔ نُوشجانِ اعلیٰ سے خاقان تُغزغُز[3] کا مقام ۲ دن کی مسافت پر ہے۔

---

[1] خرداذبہ، ۳۰؛ اصطخری، ۳۳۳، حوقل، ۳۹۲، ۳۹۶: اُوزگند۔ مقدسی، ۴۰: اوزجند۔

[2] ترکستان کی بادشاہی بہت سے فرماں رواؤں اور امیروں میں بٹی ہوئی تھی، ان میں سے ایک علاقہ کے امیروں کا لقب خُوزتکین ہوتا تھا؛ یہ باجگزار فرمانروا تھے اور ملوک ترک الصّغار کہلاتے تھے۔

[3] م خُرداذبہ، ۳۰۔ اصطخری، ۹؛ حوقل، ۱۴؛ یعقوبی، ۲۹۵: التّغزغُز۔

طراز سے کیماک کا رستہ

اب ہم طَرَاز سے کیماک کے رستہ کی طرف رجوع کرتے ہیں:— طَرَاز سے گوَاکث[1] نامی دو قریوں کی طرف جاتے ہیں، یہ دونوں قریہ آباد و کثیر الاہل ہیں، یہاں سے ملک کیماک کا مقام تیزرو اَسْوَار کے لئے ۸۰ دن کی مسافت پر ہے، جانے والے کو صِرف اپنا کھانا ساتھ لے جانا چاہیئے، اس لئے کہ وہ جن وسیع صحراؤں سے گذرے گا ان میں چارہ اور چشمہ بکثرت ہیں، چارہ زیادہ تر سپست تر ہے۔

مَرْو سے طُخَارِستان کا رستہ

اب ہم مَرْو کی طرف رجوع کر کے وہاں سے طُخَارِستان اور اس کی نواحی کے رستوں کا ذکر کرتے ہیں:— مَدِینہ مَرو سے قریۂ فازہ ۷ فرسخ۔ فاز سے مَهدِی اباذ صحرائی رستہ پر، ۶ فرسخ۔ مَهدِی اباذ سے یحییٰ اباذ، جو وادی کے وسط میں ایک منزل ہے اور جہاں سرائیں اور سِکّہ ہے ۷ فرسخ۔ یحییٰ اباذ سے القرِیْنَین، یہ بیابان میں وادی کے کنارے پہاڑی پر ایک قریہ ہے، اس کے باشندہ مجوس ہیں، اور ان کی معاش ان کے گدھوں کا کرایہ ہے جن کو لیکر وہ دنیا بھر میں پھرتے ہیں، ان کو سرکوں (؟) کہتے ہیں، ۵ فرسخ۔ القرِیْنَین سے اَسَد اباذ، ۷ فرسخ۔ اَسَد اباذ سے خُوزان ۵ فرسخ۔ خُوزان سے قصرُالاَحْنَف، یہ قریہ ایک وادی پر ہے، جو الاَحْنَف بن قیس کی طرف منسوب ہے، چار (۲۱۰) فرسخ۔ قصرُالاَحْنَف سے مدینہ مَرْو اعلیٰ پانچ فرسخ —— اس مدینہ سے گذر کر تم ایک مقام پر پہنچو گے، جو یہاں سے ایک فرسخ پر پہاڑ میں ایک درہ کے دہانہ پر واقع ہے، اس مقام کو قصرِ عَمْرو کہتے ہیں۔ مدینہ مَرْوَالرُّوذ[2] سے ارشکن

---

[1] خرداذبہ، ۲۸۷: گوئیکث۔

[2] م حوقل، ۱۰۹۔ خرداذبہ، ۳۲: مَروِالرّوذ۔ اصطخری، ۲۵۴: مَرورُوذ۔

۵ فرسخ ۔ اَرْسُکَن سے الاَشْرَاب، فرسخ —— یہ چھوٹی سی بستی ہے، اور اس کے
بیوت پہاڑ میں اَشْرَاب (کھوہ) کی مانند ہیں ۔ الاَشْرَاب سے گنجاباذ جو الطائقان
کے اضلاع میں ایک قریہ ہے، ۶ فرسخ ۔ گنجاباذ سے طائقان ۶ فرسخ ۔ الطائقان
سے کَنْشحان[۱]، جو پہاڑوں کے درمیان ایک بڑا قریہ ہے، پانچ فرسخ۔
کَنْشحان سے اَرْغِین، جو وادیٔ مَرْو میں ایک آباد قریہ ہے، ایک فرسخ۔
پھر ایک خاکی گھاٹی آتی ہے جو کچھ دشوار گزار نہیں ہے، اس کے بعد پہاڑ
ہیں کچھ رستہ پتھریلا ہے، اس گھاٹی میں ایک پہاڑی چشمہ ہے؛ یہ سارا
رستہ چار فرسخ کا ہے اور کچھ دشوار گزار نہیں ہے ۔ اَرْغِین سے قصر خُوط
پانچ فرسخ —— یہ صحرا میں ایک آباد و کثیر الاہل قریہ ہے اور کورۂ الفارِیاب
کی پہلی عملداری ہے ۔ قصر خوط سے مدینۂ الفارِیاب دو فرسخ ۔ پھر وہ مفازہ جو
مفازۃ القاع کہلاتا ہے، پانچ فرسخ ۔ پھر اس سے القاع چار فرسخ ؛ اس طرح
مدینۂ الفاریاب سے القاع ۹ فرسخ ہے —— یہ (پورا) رستہ مفازہ میں ہے،
بیشتر حصہ میں نشیب و فراز ہیں، تاہم سہل المنزل ہے، (جگہ جگہ) سرائیں
اور کنوئیں ہیں، یہ کورۂ الجُوزجان کے زیر حکومت ہے، اور صحراء میں ہے۔
القاع سے الشُّبُورقان، صحراء میں ۶ فرسخ —— ....[۲] یہ کثیر الاہل ہے
اور الجُوزجان سے متعلق ہے، اور یہاں منبر ہے ۔ الشُّبُورقان سے الیَدُرَہ،
جو کورۂ بلخ میں سے ہے ۶ فرسخ —— یہ جگہ پہلے صحراء تھی اور یہاں سکہ و
خانات کے سوا کچھ نہ تھا؛ جب خراسان میں زلزلہ کے سال نواحی مَرْو و طخارستان
میں زلزلے آئے اور وہ ۲۰۳ھ تھا، تو ان کے صدمہ سے الیَدُرَہ کا چشمہ
شق ہو گیا اور چشمۂ کبیر بن گیا اور اس کا پانی صحراء میں بہ نکلا؛ یہ صحراء (۲۱۱)
مَرْو اَلرّود سے جا ملتا ہے، اس میں ریت اور بانس بَن کے سوا کچھ نہ تھا
لیکن اب یہاں درخت ہیں، اور یہ ایک قریہ ہے جس میں بکثرت کھیتیاں اور

۱؎ مقدسی، ۳۴۸-۳۴۹ - خرداذبہ، ۳۲: کسحاب ۔
۲؎ عبارت مغشوش ہے ۔

درخت ہیں۔ السِّذرہ سے الدَّسْتَجِردہ[1]، جو کثیر الماء و کثیر الاہل قریہ ہے، پانچ فرسخ۔
الدَّستجردہ سے العَود[2] جو ایک بڑا قریہ ہے، چار فرسخ۔ العَود سے
مدینۂ بَلخ، آباد رستہ میں، تین فرسخ۔ مدینۂ بَلخ سے سِیاہ جِرد، جو ایک بڑا
قریہ ہے، پانچ فرسخ۔ سِیاہ جِرد سے بَلخ کی نہر جیحُون، صحرائی رستہ سے،
سات فرسخ — یہ نہر مدینۃُ التِّرمِذ کے عین نیچے، اس کی فصیل سے، جو
ایک چٹان پر واقع ہے، ٹکراتی ہوئی جاتی ہے۔ مدینۃ التِّرمِذ سے صَرمنجان
۶ فرسخ۔ صَرمنجان سے وَارزَنکی[3]، جو ایک آباد و کثیر الاہل قریہ ہے،
۶ فرسخ۔ وَارزَنکی سے قریۂ بُرنجی، فرسخ۔ بُرنجی سے الصَّغانیان، جو
بڑا کثیر الاہل مدینہ ہے، پانچ فرسخ۔ مدینۃ الصَّغانیان سے الرَّاشت[4] کے
رستہ پر بُونذا تک، جو ایک بڑا قریہ ہے، ۳ فرسخ۔ بُونذا سے ہَمُوران[5]،
جو ایک قریہ ہے، فرسخ۔ ہَمُوران سے آبان کِسوان، جو ایک آباد
قریہ ہے، ۴ فرسخ۔ آبان کِسوان سے شُومان، پانچ فرسخ۔ شُومان سے
وَاشجرد[6] تک، آباد رستہ ہیں، چار فرسخ۔ پھر وَاشجرد سے الرَّاشت،
جو دو پہاڑوں کے درمیان ہے، چار دن کی مسافت پر ہے۔ الرَّاشت
اس نواحی میں خراسان کا آخری مدینہ ہے اور فرغانہ کی حد سے متصل ہے۔
غارت گری کے لئے آنے والے ترکوں کا یہی رستہ ہے۔

بَلخ سے طُخارستانِ اعلیٰ کا رستہ

اب ہم مدینۂ بَلخ کی طرف رجوع کر کے طُخارستانِ اعلیٰ کا رستہ

۱؎ خرداذبہ، ۳۲: دستکرد۔

۲؎ خرداذبہ، ۳۲: الغور۔

۳؎ خرداذبہ، ۳۳؛ اصطخری، ۳۳۹؛ حوقل ۴۰۱؛ مقدسی، ۲۶۸: دارزنجی۔ یعقوبی، ۲۸۹: وارزنکا۔

۴؎ خرداذبہ، ۳۴: الراست۔ اصطخری، ۲۸۶؛ حوقل، ۳۳۵: راشت۔

۵؎ م ادریسی۔ خرداذبہ، ۳۴: ہمواران۔

۶؎ م خرداذبہ، ۳۴؛ اصطخری، ۲۸۸؛ ابن رستہ؛ حوقل، ۳۳۷۔

بیان کرتے ہیں: مدینۂ بلخ سے ولاری پانچ فرسخ۔ ولاری سے سواجی تین فرسخ۔ سواجی سے مدینۂ خلم، صحرائی رستہ میں، تین فرسخ۔ مدینۂ خلم سے بہار، فرسخ — یہ صحرا میں ایک منزل ہے، یہاں پانی کے لئے کنوئیں میں سیڑھیوں سے اترتے ہیں۔ بہار سے ارکابول[1] (؟)، جو صحرا میں ایک منزل ہے، پانچ فرسخ۔ ارکابول سے قارض عامر[2]، جو پہاڑی چٹانوں کے درمیان واقع ہے اور نہر (دریائے) بلخ سے اٹھارہ فرسخ کے فاصلہ پر ہے ۱، فرسخ۔

وہ مسالک جو نواحیٔ شمال کو جاتی ہیں

جبکہ ہم مکہ اور اس کے قریب الیمن وغیرہ کی طرف جانے کے رستے بیان کر چکے، اور ان کے بعد نواحی مشرق کے رستے بھی بیان کردیئے، تو اب ہم شمالی صوبوں اور ان سے متصل ممالک کی طرف جانے والے رستے بیان کرتے ہیں۔ ان میں پہلے وہ رستہ لو جو کورۂ آذربیجان کو جاتا ہے:—

کورۂ آذربیجان کے رستے

مِن سُمیرہ سے الدینور پانچ فرسخ۔ الدینور سے الخورجان[3] ۹ فرسخ۔ الخورجان سے تل وان ۶ فرسخ۔ تل وان سے بیسُر، فرسخ— بیسُر سے دو رستے پھٹتے ہیں، اُن میں سے ایک یہ ہے: (بیسُر سے) البیلقان دس فرسخ۔ البیلقان سے برزہ ۸ فرسخ؛

اور جاڑوں کے زمانہ کا رستہ یہ ہے: بیسُر سے اندراب چار فرسخ،

[1] ابن خرداذبہ (۳۴) نے بہار و قارض عام کے درمیان ایک منزل نکبانول بیان کی ہے۔ غالباً یہ نکبانول ہی ہے۔

[2] خرداذبہ، ۳۴: قارض عام۔

[3] خرداذبہ، ۱۲۰: الخبارجان۔

اَنْدَراب سے اَلبَیلَقان پانچ فرسخ۔ اَلبَیلَقان سے بَرْزَہ ۶ فرسخ۔ بَرْزَہ سے
سَابُرْخَاست[1] ۸ فرسخ۔ سَابُرْخاست سے اَلمَرَاغہ ۷ فرسخ۔ اَلمَرَاغہ سے دہ اَلنَّہرقان[2] (۲۱۳)
گیارہ فرسخ۔ اَلنَّہرقَان سے تَبرِیز ۹ فرسخ۔ تَبرِیز سے مَدِینہ مَرَند دس فرسخ۔
اَلمَرَاغہ سے کُوثَرہ[3] دس فرسخ۔ کُوثَرہ سے سَرَاۃ دس فرسخ۔ سَرَاۃ
سے اَلنَّیّر پانچ فرسخ۔ اَلنَّیّر سے اَرْدَبِیل پانچ فرسخ۔ اَرْدَبِیل سے خَان بابَک
۸ فرسخ۔ خان بَابَک سے بَرْزَند ۶ فرسخ۔ بَرْزَند سے بَہلاب[4] ۱۲ فرسخ'—
اور اَرْدَبِیل سے مُوقَان ۴ فرسخ۔
اور اگر بَرْزَہ سے بَرِیز کا قصد ہو' تو وہاں سے تَفلِیس[5] دو فرسخ'
تَفلِیس سے جَابَرْوَان ۶ فرسخ۔ جَابَروان سے بَرِیز چار فرسخ۔
بَرِیز سے اُرْمِیہ[6] چار فرسخ۔ اُرْمِیہ سے سَلْمَاس ۶ فرسخ۔
اور مَرَند سے الجار[7] چار فرسخ۔ الجار سے خُوئی ۶ فرسخ۔
اور جو شخص اس رستہ سے اَرْمِینِیہ جانا چاہتا ہو' تو مَرَند سے السُّری
وادی (ندی) کے کنارے دس فرسخ۔ السُّری سے نَشْوَی[8] دس فرسخ۔ نشوی
سے دَبِیل ۲۰ فرسخ۔
اور جو وَرْثان سے بَرْذعہ جانا چاہے، تو وَرْثان سے تُومام[10] ۳ فرسخ۔

---

[1] خرداذبہ، ۱۱۹۔ اصطخری، ۱۹۰؛ حوقل، ۲۵۹: شابُرخاست۔ مقدسی، ۴۰۱: سابُرخواس۔

[2] خرداذبہ، ۱۲۰؛ اصطخری، ۱۸۱؛ حوقل، ۲۳۹؛ مقدسی، ۳۷۴: داخرّقان۔

[3] خرداذبہ، ۱۲۰؛ اصطخری، ۱۹۴؛ حوقل، ۲۵۲؛ مقدسی، ۳۸۲: کورسرہ۔

[4] خرداذبہ، ۱۲۰، ۱۹۴؛ حوقل، ۲۵۲۔ اصطخری، ۱۹۴؛ مقدسی، ۳۰۵: الشَّراۃ۔

[5] اصطخری، ۱۹۲؛ حوقل، ۲۵۱؛ مقدسی، ۳۸۱: بَلخاب۔

[6] یعنی مدینہ تفلیس نہیں، جو باب الابواب کے اس جانب ہے، بلکہ کورۃ اخربیجان میں ایک منزل ہے۔ مقدسی ۳۸۲۔

[7] خرداذبہ، ۱۱۹۔ مقدسی، ۳۸۳: اُرومیہ۔

[8] خرداذبہ، ۱۲۰، ۱۲۲: النکان'

[9] آجکل اسکو نخجیوان کہتے ہیں۔

[10] خرداذبہ، ۱۲۲: وومان۔

پھر البَیلَقان ۷ فرسخ ۔ پھر بَرذَعَہ تین فرسخ ۔

وہ مسالک جو مدینۃ السَّلام سے اکناف مغرب کو جاتی ہیں

اب ہم اُن رستوں کو بیان کرتے ہیں جو مدینۃ السّلام سے اکناف مغرب اور
(۲۱۴) اسکی نواحی تک جاتے ہیں، اور اس کی ابتدا اُس علاقہ سے کرتے ہیں جہاں ناحیۂ شمال ختم ہوتا ہے، تاکہ اس کے قبل جو ہم مشرق اور شمال کا ذکر کر چکے ہیں اس کا سلسلہ مغرب سے مل جائے؛ اس لیے اول الموصِل کا ذکر ہونا چاہیئے:۔

مدینۃ السَّلام سے المَوصِل کا رستہ

مدینۃ السّلام سے البَرَدان چار فرسخ ۔ البَرَدان سے عُکبَرا پانچ فرسخ عُکبَرا سے باحَمشا تین فرسخ ۔ باحمشا سے القادِسیّہ ۷ فرسخ ۔ القادِسیّہ سے الکَرخ ۵ فرسخ ۔ الکَرخ سے جَبلتا ۷ فرسخ ۔ جَبلتا سے السُّودقانیہ پانچ فرسخ ۔ السُّودقانیہ سے بارِمّا پانچ فرسخ ۔ بارِمّا سے مدینۃ السِّن ۵ فرسخ السِّن سے الحَدیثہ ۱۲ فرسخ ـــ یہ ایک جنگل ہے، اور اس کے وسط میں الزّاب الصَّغیر[1] بہتا ہے ۔ الحَدیثہ سے طِہمان[2] ۷ فرسخ ۔ طِہمان سے الموصِل ۰ فرسخ ۔

المَوصِل سے نَصیبین کا رستہ

المَوصِل سے بَلَد، یہ ایک مدینہ ہے، ۷ فرسخ ۔ بَلَد سے باعَینَاثا ۷ فرسخ ۔ باعَیناثا سے بَرقَعید ۹ فرسخ ۔ بَرقَعید سے اَذرَمہ ۹ فرسخ ۔ اَذرَمہ تَلِ فَراشہ ۳ فرسخ ۔ تَلِ فَراشہ سے نَصیبین چار فرسخ ۔

---

[1] خُرداذبہ، ۹۳: الزاب الاصغر۔

[2] خرداذبہ، ۹۳: بنی طُہمان ۔

نصیبین سے اَرزن کا رستہ

نصیبین سے دو رستے پھٹتے ہیں، ان میں سے ایک دائیں جانب (۲۱۵)
شمال کی طرف جا کر ان رستوں سے مل جاتا ہے جو مشرق سے ان
نواحی کی طرف آتے ہیں، جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں، اور دوسرا وہ رستہ
ہے جو تمام نواحیٔ مغرب کو جاتا ہے۔ اس کی ابتدا ہم اول الذکر رستے سے
کرتے ہیں :۔

نصیبین سے دَارا پانچ فرسخ۔ دَارا سے کفرتوثا، فرسخ۔ کفرتوثا
سے قصر بنی نازع، فرسخ۔ قصر بنی نازع سے آمِد، فرسخ۔ آمِد سے میّافارقین
دائیں جانب، پانچ فرسخ۔ میّافارقین سے اَرزَن، فرسخ — یہ ایک
مدینہ ہے جس کی حد اَرمینیہ سے ملتی ہے۔

آمِد سے الرَّقّہ کا رستہ

آمِد سے جو رستہ شمال کی جانب الرقہ جاتا ہے وہ یہ ہے :۔ آمِد سے
شمشاط، جو ثغور الرّوم کے قریب ہے، ، فرسخ۔ شمشاط سے تلِ جوفرہ[1] فرسخ۔
تلِ جوفر سے جرزنان، یہ ایک آباد قریہ ہے اور اس میں بہت سے
بازار ہیں، ۶ فرسخ۔ جرزنان سے باہقدا[2]، یہاں ایک بازار ہے اور
آبادی کم ہے، پانچ فرسخ۔ باہقدا سے جلّاب، یہ ایک نہر کے کنارے
خوش حال قریہ ہے، ، فرسخ۔ جلّاب سے الرُّہا، یہ رومی شہر (مدینہ)
ہے اور ایک پہاڑ کے دامن میں واقع ہے، چار فرسخ۔ الرُّہا سے حرّان
یہ ایک مدینہ ہے، چار فرسخ۔ حرّان سے تلِ محرا[3] چار فرسخ۔ تلِ محرا سے

---

[1] خرداذبہ، ۹۶: تل جفر۔ بلاذری، ۱۷۶: ادریسی: تلِ توزن۔

[2] مقدسی، ۱۴۹: بامقرا۔

[3] مقدسی، ۵۴۔ خرداذبہ، ۹۵: تلِ بجرٰی۔

باجروان ۷ فرسخ۔ باجروان سے الرقہ ۳ فرسخ۔

نصیبین سے الرقہ کا رستہ

نصیبین سے الرقہ کا رستہ یہ ہے: نصیبین سے دارا، یہ دامن کوہ میں ایک مدینہ ہے، پانچ فرسخ۔ دارا سے کفر توثا، ۷ فرسخ۔ کفر توثا سے العزادہ، یہ ایک منزل ہے، ۳ فرسخ۔ العزادہ سے راس العین، یہ ایک شہر ہے اور اس میں چشمہ ہیں، ۴ فرسخ۔ راس العین سے الجارود پانچ فرسخ۔ الجارود سے حصن مسلمہ، یہ ایک قریہ ہے اور یہاں صہریج ہے، ۶ فرسخ۔ حصن مسلمہ سے باجروان، ۷ فرسخ۔ باجروان سے الرقہ ۳ فرسخ۔

بلد سے سنجار کا رستہ

بلد سے شمال کی جانب قرقیسیا و سنجار اور الفرات کا رستہ یہ ہے: (۲۱۶)
بلد سے تل اعفر، یہ ایک بڑا قریہ ہے، پانچ فرسخ۔ تل اعفر سے سنجار، یہ ایک رومی شہر (مدینہ) ہے۔ ۵ فرسخ۔

سنجار سے قرقیسیا کا رستہ

سنجار سے عین الجبال پانچ فرسخ۔ عین الجبال سے سکیر العباس[1] بن محمد، یہ الخابور کے کنارے ایک شہر ہے، ۹ فرسخ۔ سکیر سے الفدین پانچ فرسخ۔ الفدین سے ماکسین، یہ الخابور کے کنارے ایک شہر ہے ۶ فرسخ۔ ماکسین سے قرقیسیا، یہ الفرات و الخابور کے کنارے ایک مدینہ ہے، ۷ فرسخ۔

الرقہ سے مرعش کا رستہ

الرقہ سے ثغور (= سرحدوں) تک کا رستہ یہ ہے: الرقہ سے

۱؎ خرداذبہ، ۷۴: السکیر۔

عَینُ الرُّومیہ ۶ فرسخ۔ عَینُ الرُّومیہ سے تلّ عَبْدا ، فرسخ۔ تلِّ عَبْدا سے سَرُوج ، فرسخ۔ سَرُوج سے المُزَیبَنَہ ۶ فرسخ۔ المُزَیبَنَہ سے سُمَیْساط ، یہ الفرات کے اُس کنارہ پر جو الشام کی جانب ہے ، ایک مدینہ ہے ، ۶ فرسخ۔ سُمَیْساط سے حِصْنِ مَنصُور ، یہ ایک سرحدی مقام ہے اور اس پر ایک سنگین فصیل ہے ، ۶ فرسخ۔ حِصْنِ مَنصُور سے مَلَطْیَہ ، یہ ایک سرحدی مقام ہے اور شدید مصائب کا ہدف ہے ، دس فرسخ۔ مَلَطْیَہ سے گَنج ، یہ شہر (مدینہ) پہلے سرحدی مقام تھا بعد میں دشمن اس پر متولی ہو گیا ، چار فرسخ (اس کی) بائیں جانب چار فرسخ پر حِصْنِ زِبَطْرہ ہے ، جس پر دشمن متولی ہو گیا ہے۔ زِبَطْرہ سے الحَدَث جو تخریر[1] عدو پر ایک سرحدی مقام ہے ، چار فرسخ۔ الحَدَث سے مَرْعَش ، یہ بھی ایک سرحدی مقام ہے اور اس کی دوسری جانب دشمن کی عمارات کے سوا اور کچھ نہیں ہے ، پانچ فرسخ۔

وہ مسالک جو مَدِینَۃُ السَّلام سے نواحِیِٔ مَغرِب کو جاتی ہیں

اب ہم مَدِینَۃُ السَّلام کی طرف واپس ہوتے ہیں ، تاکہ وہاں سے نواحِیِٔ مغرب تک جانے والے رستے بیان کریں۔

مَدِینَۃُ السَّلام سے الرَّقّہ کا رستہ

اگر الفُرات کا رستہ لیا جائے تو مدینۃ السّلام سے السَّیلَحِین چار فرسخ۔ السَّیلَحِین سے الأنبار ۸ فرسخ ، ۔۔۔ الأنبار سے ایک رستہ البجس کی جانب (۲۱۷) سے صحراء کی طرف نکل کر اس سیدھی سڑک سے جا ملتا ہے جو الأنبار سے آتی ہے۔ الأنبار سے الرُّبّ ، فرسخ۔ الرُّبّ سے ہِیت ۱۲ فرسخ۔ ہِیت سے نَادُوسَہ ، فرسخ۔ نادُوسَہ سے آلُوسَہ ، فرسخ۔ آلوسہ سے الفُحَیمَہ ۶ فرسخ۔ الفُحَیمَہ سے النَّہِیَہ ، صحرائی رستہ سے ۱۲ فرسخ ؛ اور الفُرات کے

---

[1] ٹھینٹوا۔

کنارہ کنارہ جو بریُد کا رستہ ہے، ۶ فرسخ۔ النَّہیَہ سے الدَّازقی ۶ فرسخ۔ الدَّازقی سے الفُرضَہ ۶ فرسخ۔

الفُرضَہ سے دو رستے پھٹتے ہیں، ایک صحرائی رستہ ہے اور دوسرا الفرات کے کنارہ کنارہ جاتا ہے؛ آخر الذکر رستہ ہے:۔ الفُرضَہ سے وادی السِّباع پانچ فرسخ۔ وادی السِّباع سے خلیج ابن جُمَیع سے پانچ فرسخ۔ خلیج ابن جُمَیع سے الفاش ۶ فرسخ۔ الفاش سے قرقیسیا و نہر سَعید کا دہانہ ۸ فرسخ۔ نہر سَعید کے دہانہ سے الجَرُدَان ۱۴ فرسخ۔ الجَرُدَان سے المُبارِک گیارہ فرسخ۔ المُبارِک سے الرَّقَّہ ۸ فرسخ؛ اس طرح مدینۃ السَّلام سے الرَّقَّہ۔ الفرات کے رستے، ۱۲۶ فرسخ ہے۔

رہا صحرائی رستہ، جو الفُرضَہ سے الگ ہوتا ہے، وہ یہ ہے:۔ الفُرضَہ سے القمرطی (؟ القرمطی) تین فرسخ۔ القمرطی سے العَوَاہِل ۹ فرسخ ایک میل۔ العَوَاہل سے القَصَبَہ ۸ فرسخ۔ القَصَبَہ سے العَرِیر ۹ فرسخ۔
(۲۱۸) العَرِیر سے الرُّصَافَہ ۸ فرسخ۔ الرُّصَافَہ سے الرَّقَّہ ۸ فرسخ؛ اس طرح مدینۃ السَّلام سے الرَّقَّہ تک، الفرات کو چھوڑ کر صحرائی رستہ سے، ۱۲۷ فرسخ ایک میل کی مسافت ہے۔

الرُّصَافَہ سے دِمَشق کا رستہ

الرَّقَّہ سے الرُّصَافَہ ۸ فرسخ،۔ الرُّصَافَہ سے دو رستے ہیں: ایک دِمَشق تک صحرا میں سے، دوسرا حِمص کی طرف سے آبادی میں سے۔ آباد رستہ یہ ہے: الرُّصَافَہ سے الزَّرَّاعَہ ۴۰ میل۔ الزَّرَّاعَہ سے القَسطَل ۳۶ میل۔ القَسطَل سے سَلَمیَّہ ۳۰ میل۔ سَلَمیَّہ سے حِمص ۲۴ میل۔ حِمص سے شَمسِین الشَّعر[1] ۸ ا میل۔ شَمسِین سے قارا ۲۲ میل۔ قارا سے الثّنیّۃ ۱۲ میل الثّنیّۃ سے القُطَیفَہ ۲۰ میل۔ القُطَیفَہ سے دِمَشق ۲۴ میل۔

---

[1] خُردازبہ، ۹۸، شَمسِین۔

الرُّصَافَہ سے دِمشق کا صحرائی رستہ یہ ہے ۔ الرُّصَافَہ سے الخَمْرِجْ، اس کا نام بطلامیا بھی ہے ، ۳۵ میل ۔ بطلامیا سے العُذَیب ۲۴ میل ۔ العُذَیب سے ہُنیا ۲۰ میل ۔ ہُنیا سے القَریَتَین ۲۰ میل ۔ القَریَتَین سے جَرُوْد ۳۶ میل ۔ جَرُوْد سے دِمشق ۳۰ میل ۔

سَلَمِیَہ سے دِمشق کا رستہ

سَلَمِیَہ سے دِمشق کا رستہ ، جو الاَوْسط کہلاتا ہے ، یہ ہے : سَلَمِیَہ سے فَرعَایَا[1] ۱۸ میل ۔ فَرعَایَا سے ماءِ شَرِیک ۲۰ میل ۔ ماءِ شَرِیک سے صَدَدْ ۱۸ میل ۔ صَدَدْ سے النَّبک ۳۵ میل ۔

حِمص سے دِمشق کا رستہ

(۲۱۹) حِمص سے ایک رستہ البِقَاع ہوکر دِمشق جاتا ہے ، اور وہ یہ ہے :- حِمص سے جُوسِیَہ ۱۳ میل ۔ جُوسِیَہ سے اِیعَاث ۲۰ میل ۔ اِیعَاث سے بَعلبَک ۳ میل ـــ بَعلبَک سے دائیں جانب جائیں پچاس میل پر وہ پہاڑ آتا ہے جس کا نام "رمی" ہے ؛ اور اگر بَعلبَک سے الدِّراج کے رستے طَبَرِیَّہ کا رُخ کیا جائے تو ـــ بَعلبَک سے عین الجَرّ ۳۰ میل ۔ عین الجَرّ سے القَرعُون ، یہ ایک وادی کے بیچ میں منزل ہے ، ۱۵ میل ۔ القَرعُون سے العُیُون کو عبور کرتے ہوئے ـ جو ایک قریہ ہے ـ کَفَر لَیلیٰ ۲۰ میل ۔ کفرلیلیٰ سے طَبَرِیَّہ ۱۵ میل ـــ اور اسی رستہ میں چاہ یوسف علیہ السلام ہے ۔

دِمشق سے جبَال الاُردُن کا رستہ

اب اگر دِمشق سے جِبَال الاُردُنّ کا رستہ لیا جائے ، تو یہ رستہ دِمشق سے سیدھا الکُسوَہ جاتا ہے ۔ دِمشق سے الکُسوَہ ۱۲ میل ۔ الکُسوَہ سے جاسِم

---

[1] مقدسی ، ۲۴۷ : فَرعَاء ۔

۲۴ میل ۔ جاسِم سے اُفیق[1] ۲۴ میل ۔ اُفیق سے طَبَرِیّہ ۶ میل ۔ طبریّہ سے سے الرَّملَہ کی طرف دو رستے جاتے ہیں ، ایک رستہ سیدھا اللجُّون جاتا ہے ، یہ ۳۰ میل کا ہے ؛ دوسرا رستہ بَیْسان کی طرف سے جاتا ہے اور وہ یہ ہے : (طبریّہ سے) بَیسان ۱۶ میل ۔ پھر اللجُّون ۱۸ میل ۔ اللجُّون سے قَلَنسُوَہ ، جو وادیٔ عارا پر ہے اور جس میں درندہ ہیں ، ۲۰ میل ۔ پھر قلنسوہ سے الرَّملَہ ۲۴ میل ۔

الرَّملَہ سے مِصْر کا رستہ

الرَّملہ سے مصر کا رستہ یہ ہے :۔ الرَّملہ ؛ اَزْدُود ۔ قریوں اور آبادیوں کے درمیان سے ۱۲ میل ۔ اَزْدُود سے غَزّہ ۲۰ میل ۔ اس رستہ میں گاؤں اور آبادیاں ہیں ۔ غَزّہ سے رَفَح ، باغوں میں ، دس میل ؛ اور سخت ریگزار میں ۶۷ میل ۔ رَفَح سے العَرِیش ، ریگستان میں ، ۲۴ میل ۔

العَرِیش سے دو رستے ہیں : ایک الجِفار کا رستہ ، اور یہ ریگزار ہے ؛ دوسرا سمندر کے کنارے کنارے ساحلی رستہ ۔ الجفار کا رستہ یہ ہے :۔ العَرِیش سے الوَرَادَہ ۱۸ میل ۔ الوَرَادَہ سے البَقّارہ ۲۰ میل ۔ البقّارہ سے الفَرَما ۲۴ میل ۔ (۲۲۰)

اور ساحلی رستہ یہ ہے :۔ العَرِیش سے المُخَلّصَہ ۲۱ میل ۔ المُخَلّصَہ سے القَصْر ، جو نصارٰی کی گڑھی ہے اور اس میں آبِ شیریں اور نخلستان ہے ۲۴ میل ۔ القَصْر سے الفَرَما ۲۴ میل ؛

الفَرَما سے قصبۂ مِصْر ۔ الفُسطاط تک مختلف رستے ہیں : ایک جاڑوں کے زمانہ کا رستہ ، دوسرا گرمیوں کے زمانہ کا رستہ : گرمیوں کے زمانہ کا رستہ یہ ہے :۔ الفَرَما سے جُرْجِیر ۳۰ میل ۔ جُرْجِیر سے فاقوس الغاضِرَہ ۲۴ میل ۔ الغاضِرَہ سے مَسْجِد قُضَاعَہ ۱۸ میل ۔ مسجد قضاعہ سے بَلْبَیس ۲۱ میل ؛

---

[1] خُرداذبہ ، ۷۸ ؛ اصطخری ، ۶۶ ؛ حوقل ، ۱۲۶ ؛ مقدسی ، ۱۹۱ : فیق ۔

اور جاڑوں کے زمانہ کا رستہ یہ ہے :۔ الفرما سے المرصد۔ المرصد سے الغاضرہ ۲۴ میل؛ اس کے بعد دونوں رستے مل جاتے ہیں۔ بلبیس سے مصر ۲۴ میل۔

الفسطاط سے افریقیہ کا رستہ

الفسطاط سے برقہ و افریقیہ، اور تمام بلاد المغرب کو جانیوالے رستے یہ ہیں:۔ الفسطاط سے ذات السلاسل ۲۴ میل۔ ذات السلاسل سے ترنوط ۳۰ میل (یہاں سے الاسکندریہ کو رستہ مڑتا ہے) ترنوط سے کوم شریک ۳۲ میل۔ کوم شریک سے الرافقہ ۲۴ میل۔ اس رستہ میں نیل ساتھ ساتھ چلتا ہے، اور الرافقہ سے خلیج الاسکندریہ شروع ہوتا ہے۔ الرافقہ سے قرطسا ۳۰ میل قرطسا سے کریون[1] ۲۴ میل کریون سے الاسکندریہ ۲۴ میل۔ الاسکندریہ سے ابو مینہ[2] ۲۰ میل۔ ابو مینہ سے ذات الحمام ۱۸ میل۔

ترنوط سے برقہ کا رستہ

اب ہم پھر ترنوط واپس لوٹتے ہیں جہاں ذات السلاسل[3] سے پہنچے تھے۔ ترنوط سے المنبر ۳۰ میل۔ المنبر سے منارس ۲۴ میل۔ منارس سے ارمسا ۱۲ میل۔ ارمسا سے ذات الحمام ۲۰ میل، — یہاں سے الاسکندریہ و برقہ کے رستے مل جاتے ہیں اور ملکر چلتے ہیں۔ ذات الحمام سے الحنیہ تک جنگل میں اور بحر الروم کے کنارہ رستہ چلتا ہے اس لئے وہاں سے پانی ساتھ لیکر چلتے ہیں، ۲۴ میل۔ الحنیہ سے قصر العجوز، یہ ایک قریہ ہے جسے الطاحونہ کہتے ہیں، ۳۰ میل۔ الطاحونہ سے، آباد رستہ میں، کنائس الحجر (۲۲۱)

---

[1] م خرداذبہ، ۸۴۔ حوقل، ۹۱: الکریون۔

[2] خرداذبہ، ۸۴: بوبینا۔ مقدسی، ۲۱۴: بومینہ۔

[3] م۔ مقدسی، ۲۱۴۔ خرداذبہ، ۸۴: ذات الساحل۔

۲۴ میل ۔ کنائس الحُون[1] سے جُبّ العَوسَج ۳۰ میل ۔ جُبّ العوسج سے بِکّۃ الحَمام ۲۰ میل ۔ بِکّۃ الحَمام سے قصر الشّمّاس ۲۵ میل ۔ قصر الشّماس سے خَربۃ القوم ۱۵ میل ۔ خَربۃ القوم سے خَرائب ابی حَلیمہ ۳۵ میل ۔ خرائب ابی حلیمہ سے العقبہ ۲۰ میل ۔ یہاں سے ایک قریہ جو مَعد[2] کہلاتا ہے ۳۵ میل مَعد سے رَبُوس ۳۰ میل ۔ رَبُوس سے فُرمہ ، یہ ایک مدینہ ہے جہاں عُمّال قیام کرتے ہیں ، ۶ میل ۔ فُرمہ سے قصر الشّاہدین ؛ (اور قصر الشّاہدین سے وادی السَّدور ، جہاں گھنے درخت ہیں ۲۰ میل ۔ وادی السَّدور سے قریہ باع ۲۴ میل ۔ باع سے النَّدامہ ۲۴ میل ۔ النّدامہ سے بَرقہ ۶ میل ۔

(۲۲۲) اور جنگل کا رستہ یہ ہے :۔ قصر الرّوم (القصر الابیض) سے مرج الشّیخ ۲۰ میل ۔ مرج الشّیخ سے حَیّ عبداللہ ۳۰ میل ۔ حی عبداللہ سے جِیاد الصّغیر ۲۰ میل ۔ جیاد الصّغیر سے جُباب المَیدعان[3] ۳۵ میل ۔ جُباب المیدعان سے وادی مَخیل ۳۵ میل ۔ وادی مخیل سے جُبّ حَلیمان ۳۵ میل ۔ جبّ حلیمان سے وادی المغار[4] ۳۵ میل ۔ وادی المغار سے تاکَنست[5] ، یہ نصاریٰ کا قریہ ہے ، ۳۵ میل ۔ تاکنست سے النّدامہ ۲۵ میل ۔ النّدامہ سے بَرقہ ۔ صحرا میں ایک مدینہ ہے طلوع ہوتے ہوئے آفتاب کی طرح سرخ ، ۱۵ میل ؛ اس رستہ میں ۶ میل چلنے کے بعد پہاڑ ملتے ہیں ۔ اسی طرح الاسکندریہ سے بَرقہ ....

بَرقہ سے اَجدابیہ کا رستہ

بَرقہ سے مَلیتیہ ۱۵ میل ۔ مَلیتیہ سے قصر العَسَل[6] ۲۹ میل ۔ قصر العسل سے

---

[1] خُرداذبہ ، ۸۴ ؛ کنائس الحدید ۔ مقدسی ، ۲۴۵ ؛ کنائس الحریر ۔

[2] بکری ، ج ۲ ، ص ۷ ؛ قصر ابی معد ۔

[3] خرداذبہ ، ۸۵ ؛ جُبّ المَیدعان ۔ مقدسی ، ۲۴۲ ؛ جب المذعار ۔

[4] خرداذبہ ، ۸۵ ؛ مقدسی ، ۲۴۴ ؛ المغار ۔ ادریسی : مغار الرقیم ۔

[5] م مقدسی ، ۲۴۴ ۔ خرداذبہ ، ۸۵ ؛ تاکنست ۔

[6] م خرداذبہ ، ۸۵ ۔ مقدسی ، ۲۴۵ ؛ قصر العسل ۔

اُوبران ۱۲ میل۔ اُوبران سے سُلُوق ۳۰ میل،۔ سُلُوق سے دو رستے پھٹتے ہیں: ایک اَلسِکّہ سے جاتا ہے اور دوسرا ساحلِ بحر سے۔ ساحلِ بحر کا رستہ یہ ہے: سُلُوق سے بَرسُمت ۲۴ میل۔ بَرسُمت سے بَلبَد ۲۰ میل۔ بَلبَد سے اَجدابیہ ۲۴ میل۔

اور اَلسِکّہ کا رستہ یہ ہے:۔ سُلُوق سے اَلسِکّہ ۳۰ میل۔ اَلسِکّہ سے الزَّیتُونہ ۲۰ میل۔ الزَّیتُونہ سے اِجدابیہ ۲۴ میل۔ اِجدابیہ میں سِکّہ اور ساحل کے رستے (۲۲۳)
مل جاتے ہیں۔ اب پھر ہم مَلیتَیتَہ کی طرف رجوع کرتے ہیں، جو بَرقہ سے ۱۵ میل پر ہے۔ مَلیتَیتَہ سے خشکی کے رستے الاَنبار[1] ۲۴ میل۔ الاَنبار سے وادی الاَعراب ۳۰ میل — یہ رستہ منزل شَقیقُ الفَہمی سے سُلُوق کی طرف مڑ جاتا ہے، اور منزل شَقیقُ الفَہمی سے سُلُوق ۲۵ میل ہے؛ پھر سُلُوق سے دونوں رستے مل جاتے ہیں، اور اِجدابیہ تک ایک ہی رستہ جاتا ہے۔

اب ہم وادیٔ مَخیل کی طرف رجوع کرتے ہیں جس کے متعلق ہم نے ذکر کیا ہے کہ وہاں سے اِفرِیقیّہ کا رستہ آسان ہے۔ مَخیل سے جُبّ جَراوہ (اور وہاں سے) تَملیس ۲۰ میل۔ تَملیس سے وادیٔ مُسُوس ۳۵ میل۔ وادیٔ مُسُوس سے ..... حرراملوا (؟) سے اِجدابیہ ۲۴ میل۔

اِجدابیہ سے طرابُلُس (الغرب) کا رستہ

اِجدابیہ سے دو رستے پھٹتے ہیں: ایک اِفرِیقیّہ جاتا ہے، دوسرا (۲۲۴)
طرابُلُس۔ اِجدابیہ سے حَیّ نَجُوہ ۲۰ میل۔ حَیّ نَجُوہ سے سَنجہ مَنہُوسا ۲۰ میل۔

---

[1] مملکتِ اسلام میں الانبار نام کے چار مقامات تھے: ایک بَلخ کے قریب ناحیۂ جوزجان کا قصبہ تھا، اور مدینۃ الانبار کہلاتا تھا۔ دوسرا الفرات پر بغداد کے مغرب میں تھا، یہ بھی اسی نام سے معروف تھا؛ (اہلِ فارس نے اس کا نام فیروز سابور رکھا تھا) تیسرا الانبار مَرو میں تھا، اور یہ ڈاک چوکی تھی۔ چوتھا الانبار بَرقہ میں تھا، اور اسی کا یہاں ذکر ہے۔ یاقوت، ج ۱، ۳۴۱، طبع مصر۔

سبخۂ ہنوسا[1] سے قصر العطش ۳۴ میل۔ قصر العطش سے الیہودیتین ۳۴ میل — یہ سمندر کے کنارہ دو قریہ ہیں۔ الیہودیتین سے قرا لعبادی[2] ۳۴ میل۔ قرالعبادی سے سرت ۳۴ میل۔ سرت سے القرنین[3] ۱۸ میل۔ القرنین سے منمداش[4] ۲۰ میل۔ منمداش سے قصور حسان ۲۰ میل۔ قصور حسان سے المنصف ۴۰ میل۔ المنصف سے تورغا ۲۴ میل۔ تورغا سے رغوغا ۴۰ میل۔ رغوغا سے ورداسا[5] ۱۸ میل۔ ورداسا سے المحتنی ۲۲ میل۔ المحتنی سے وادی الرّمل ۲۰ میل وادی الرّمل سے طرابلس ۲۴ میل۔

طرابلس سے القیروان کا رستہ

طرابلس سے مدینۂ سبرہ، جو ویران ہے، ۲۴ میل۔ سبرہ سے برالجمالین[6] ۲۰ میل۔ برالجمالین سے قصر الدزق ۳۰ میل۔ قصر الدزق سے باورخت[7] ۲۴ میل۔ باورخت سے الفوّارہ ۳۰ میل۔ الفوّارہ سے قابس، یہ ایک شہر (مدینہ) ہے، ۳۰ میل۔ مدینۂ قابس سے برالزیتونہ ۱۸ میل۔ برالزیتونہ سے گتانہ ۲۴ میل۔ گتانہ سے الکیس[8] ۳۰ میل۔ الکیس سے باب مدینۂ القیروان اور یہ افریقیہ کا دارالحکومت ہے، ۲۴ میل۔ (225)

سِکّہ

جب ہم مشرق و مغرب اور جنوب و شمال کو جانے والی تمام شاہ راہوں

---

[1] مقدسی، ۲۴۵۔ خرداذبہ، ۸۶: سبخۃ ہنوشا۔

[2] خرداذبہ، ۸۶؛ مقدسی، ۲۴۵: الیطان، اور یہی قبر العبادی ہے۔

[3] خرداذبہ، ۸۶: القرنیتین (المغرب میں)

[4] مقدسی، ۲۴۵: منمد کس اصنام۔

[5] خرداذبہ، ۸۶۔ مقدسی ۲۴۵: ارسطا۔

[6] خرداذبہ، ۸۶؛ ابن رستہ؛ مقدسی، ۲۴۶: برالجمالین۔

[7] خرداذبہ، ۸۶: اباروخت۔ [8] خرداذبہ، ۸۷: الیسر۔

کا ذکر کر چکے، تو اب اس میں کوئی ہرج نہیں ہے کہ ان سِکک (= ڈاک چوکیوں) کا ذکر کریں، جن میں خرائط (ڈاک کے تھیلے) لے جانے والے مامور ہیں، اور جن کو برید (ڈاک) کے لئے رسم[۱] بنایا گیا ہے۔ اس کی ابتدا ہم مدینۃ السلام اور اس شاہ راہ سے کرتے ہیں جو وہاں سے شرقاً غرباً جاتی ہے۔

مَدِینَۃُ السَّلامُ سے نواحیٔ مشرق کے سِکک

مَدِینَۃُ السَّلام سے اِصطخر کے سِکک

مدینۃُ السّلام سے مَدائن تک تین سکک ہیں۔ اور مدائن کے سکہ سے جَرجَرایا تک ۴۔ جَرجَرایا سے جَبُّل تک ۵۔ جَبُّل سے مدینۂ واسط تک ۸۔ واسط کا سکہ (= ڈاک خانہ) کورۂ دِجلہ کا پہلا سِکّہ ہے۔ المَرُومہ کے سکہ سے، جو واسِط سے متصل کورۂ دِجلہ کا پہلا سِکّہ ہے، باذِبین کے سِکّہ تک تین۔ باذِبین کے سِکّہ سے دَیرِمابَنہ تک، جو الاَہواز کی عملداری سے متصل کورۂ دِجلہ کا آخری سکہ ہے ۱۴۔ دَیرِمابَنہ سے نَہرِ تیرین[۲] تک ۲۔ نہرِ تیرین سے سُوق الاَہواز تک ۴۔ سُوق الاَہواز سے البَرجان تک جو الاَہواز کی (۲۲۶) عملداری کا آخری سِکّہ ہے، ۱۴۔ البَرجان سے اَرّجان تک ایک۔ اَرّجان کے سِکّہ سے النُّوبَندجان کے سکہ تک ۱۷۔ النُّوبَندجان سے شیراز تک ۱۲۔ شیراز سے اِصطخر کے سِکّہ تک ۵۔

باذِبین سے البصرہ تک شاہ راہ کے تمام سکک میں ہرکارہ مقرر ہیں۔ باذِبین سے عَبدسِی[۳] تک پانچ۔ عبدسی سے المَذار کے سکہ تک ۸۔ المذار سے البصرہ تک تین۔ ان سکک میں برید کے جانور بھی مقرر ہیں۔

۱؎ رسم = نشان ہیں۔ یہاں مراد اسٹیشن ہے۔

۲؎ م رستہ، ج ۱، ۱۸۷۔ خرداذبہ، ۴۲: نہر تیرزی۔

۳؎ اصطخری، ۹۰؛ حوقل، ۱۵۹؛ مقدسی، ۵۲؛ رستہ ۴۹: عبدسی۔

مدینۃ السلام سے الجبل کے سِکک

الجبل سے متصل مشرق (کی طرف جانے والی شاہ راہ حسب ذیل)
سِکک ہیں:— مدینۃ السّلام سے الدّسکرہ تک دس۔ الدّسکرہ
سے جلولاء تک چار۔ جلولاء الوقیعہ سے مدینۂ حلوان تک دس۔ حلوان
سے نصیر اباذ تک، جو اس عملداری کا آخری مقام ہے، ۸۔ نصیر اباذ سے
قرماسین تک ۶۔ قرماسین سے خنداذ تک، جو الدّینور کی عملداری کا آخری
مقام ہے، دس۔ خنداذ سے مدینۂ ہمذان تک تین۔ مدینۂ ہمذان سے
مشکویہ تک، جو الرّے سے متصل ہمذان کی عملداری کا آخری مقام ہے،
۲۱۔ حلوان سے شہرزور تک ۹۔ حلوان سے مدینۂ السّیروان تک
۷۔ مدینۂ السّیروان سے سن سُمیرہ تک ۴۔ سن سُمیرہ سے الدّینور تک
۲۔ الدّینور سے یزدجرد تک، جو زنجان سے متصل الدّینور کی عملداری کا
آخری مقام ہے، ۱۸۔ یزدجرد سے زنجان تک ۱۱۔ زنجان سے
المراغہ تک ۱۱۔ المراغہ سے المیانج[1] تک ۲۔ المیانج سے اردبیل تک (۲۲۶)
۱۱۔ اردبیل سے ورثان تک، جو آذربیجان کی عملداری کا آخری
سِکّہ ہے، ۱۱۔ ورثان کے سِکّہ سے مدینۂ برذعہ تک ۸۔ برذعہ کے
سِکّہ سے المنصورہ[2] تک ۴۔ برذعہ سے المتوکّلیہ[3] تک ۶۔ المتوکّلیہ سے
تفلیس تک دس۔ برذعہ سے الباب والابواب[4] تک ۱۵۔ برذعہ سے
دبیل تک ۹۔

۱؎ المیانج نام کے دو مقام ہیں: ایک آذربیجان میں، اور ایک خوزستان میں؛ یہاں ان میں سے اول الذکر کا بیان ہے۔

۲؎ خرداذبہ، ۱۲۲: منصورہ ارمینیہ۔

۳؎ بلاذری، ۲۰۳، ۲۹۸: شمکور۔

۴؎ خرداذبہ، ۱۲۲: الباب۔ اصطخری، ۱۸۴؛ حوقل، ۱۱۰؛ مقدسی، ۳۷۴: باب الابواب۔

قُم و اِصبَہان کے سِکّک

قُم و اِصبَہان تک جو رستہ گیا ہے اس کے سِکّک یہ ہیں :- مدینۃ الدُّور[1] سے قُم تک تین۔ قُم سے اِصبَہان تک، ۴ فرسنخ (؟)۔ قُم سے رُوذ کے سکہ تک، جو اِصبَہان سے متصل اس عملداری کا آخری مقام ہے، ۱۳ سکک ہیں۔

نہاوَند کے سِکّک

نہاوَند کے رستے پر ماذَران سے، جو الدّینور کی عملداری میں ہے، نہاوَند تک ۳ سِکّک ہیں۔

قَزوِین کے سِکّک

رُکاد سے قَزوِین کے رستے پر رُکاد سے قَزوِین تک ایک سکہ ہے[1]۔

مدینۃ السّلام سے نواحی مغرب کے سکک

اکناف نواحی مغرب تک جانے والی شاہ راہ (کے سکک یہ ہیں[1]) :-

مدینۃ السّلام سے الموصل کے سِکّک

بغداد سے البَرَدان تک دو۔ البَرَدان سے عُکبَراء تک ۴۔ عُکبَراء سے سُرّ مَن رَائے تک ۷۔ سُرّ مَن رَائے سے جَبلتا تک ۷۔ جَبلتا سے السِّن تک دس۔ السِّن سے الحدیثہ تک ۹۔ الحدیثہ سے الموصِل تک ۷۔ الموصِل سے بَلَد کی عملداری کی ابتدا تک ایک۔ الموصِل کی آخری (۲۲۸) عملداری سے بَلَد کے سکہ تک ۳۔

---

[1] خرداذبہ، ۲۲۴ : الرکاد۔

بَلَد سے قِنّسرین کے سِنگ

بَلَد سے اَذْرَمہ تک ۹۔ اَذْرَمَہ سے نَصِیْبِین تک ۶۔ نَصِیْبِین سے کَفَرتُوثَا تک ۳۔ کَفَرتُوثَا سے راس العَین تک دس۔ راس العَین سے الرَّقَہ تک ۱۵۔ الرَّقَّہ سے النُّقَیْرہ تک، جو دیار مُضَر کی عملداری کا آخری مقام ہے، دس۔ النُّقَیْرہ سے مَنْبِج تک ۵۔ مَنْبِج سے حَلَب تک ۹۔ حَلَب سے قِنَّسْرِین تک ۳۔

حِمص سے فِلَسطِین کے سِنگ

قِنَّسْرِین سے حِمص کی عملداری کے آغاز تک ایک۔ سِکۃ المرج سے، جو متّصل قِنَّسْرِین سے متصل پہلا سِکّہ ہے، صَوْران تک ۷۔ صَوْران سے حَمَاۃ تک ۲۔ حَمَاۃ سے حِمص تک ۴۔ حِمص سے المُحَدَّثَہ تک ۴۔ المُحَدَّثَہ سے بَعلَبَک تک ۵۔ بَعلَبَک سے دِمَشْق تک ۹۔ دِمَشْق سے دَیرِ اَبْواب تک، جو اس عملداری کا آخری مقام ہے، ۷۔ دَیرابواب سے طَبَرِیَّہ تک ۶۔ طَبَرِیَّہ قصبۂ الاُرْدُن سے اللَّجُّوْن تک، جو الاُرْدُن کی عملداری میں ہے، ۴۔ اللَّجُّوْن سے الرَّملَہ تک، جو فِلَسطِین کا قصبہ ہے ۹۔ الرَّملَہ سے فِلَسطِین کی آخری عملداری تک، جہاں المُغَیثَہ کا سکہ ہے، ۹۔ المُغَیثَہ کے سکہ سے الجِفَار کے رستے کے آخر تک، جہاں الدَّارُوْرَہ[1] کا سِکّہ ہے، ۱۷۔

نَصِیْبِین سے خِلاط کے سِنگ

نَصِیْبِین سے اَرْزَن و خِلاط[2] تک کی شاہ راہ (کے سِنگ)۔ نَصِیْبِین سے

---

[1] خردازبہ، ۱۱۷: البارودیۃ۔

[2] ھم خردازبہ، ۱۲۲۔ مقدسی، ۳۷۷: اخلاط۔

(۲۲۶) مدینۃ اَذَن تک گیارہ؛ اور بدلیس سے خلاط تک چار۔

کفرتوثا سے قالیقلا کے سِکک

کفرتوثا سے شمشاط تک کی شاہ راہ (کے سِکک): کفرتوثا سے آمِد تک ۷۔ آمد سے تَل جوفر تک ۲۔ تلِ جوفر سے شمشاط تک ۲۔ شمشاط سے قالیقلا تک ۲۔

الحِصن سے حِصن منصور کے سِکک

اُس شاہ راہ کے سِکک جو الحِصن سے ثغورِ الجزریۃ تک حَرّان، الرُّہا ہوتی ہوئی جاتی ہے:- حَرّان تک ۳۔ حَرّان سے الرُّہا تک ۲۔ الرُّہا سے سُمیساط تک ۳۔ سُمیساط سے حِصن منصور تک ۲۔

دیارِ مُضر کے سِکک

اُس شاہ راہ کے سِکک، جو دیارِ مُضر سے طریق الفُرات تک جاتی ہے:- الرَّقّہ سے سِکۃ وَبّا تک، جو دیارِ مُضر کی آخری عملداری ہے، ۹ سِکک ہیں۔

مَنبِج سے ثغورالشّامیہ کے سِکک

اُس شاہ راہ کے سِکک جو مَنبِج سے ثغورالشّامیہ تک جاتی ہے:- حَلَب سے قِنّسرین تک ۹۔ قِنّسرین سے اَنطاکیہ تک ۴۔ اَنطاکیہ سے الاسکندرُونہ تک ۴۔ الاسکندرونہ سے المَصِّیصہ تک ۷۔ المَصِّیصہ سے اَذَنہ[۱] تک ۳۔ اَذَنہ سے طَرَسوس تک ۵؛ اور المَصِّیصہ سے عَین زَربہ تک ۲۔

---

[۱] خُرداذبہ، ۹۹: الاِسکندرِیّۃ۔

[۲] خُرداذبہ، ۹۹: اَذَاتُم۔ مقدسی، ۲۲۱: اذنہ۔

اب ہم اس شاہ راہ کی طرف رجوع ہوتے ہیں، جو طَبَرِیّہ سے صُور تک جاتی ہے، (اس شاہ راہ پر) طَبَرِیّہ سے صُور تک، سکک ہیں۔

الفُسطاط سے بَرْوَقہ کے سکک

الفُسطاط سے الاِسکَندَرِیّہ تک ۱۳۔ اور الاِسکَندَرِیّہ سے جُب الرّمل تک، جو بَرْقَہ سے ملتا ہے، ۳۰۔

ناحیوں کے جن سکک کا ہم نے ذکر نہیں کیا، ان کے ذکر کی ضرورت نہیں ہے؛ کیونکہ ہم ان کے درمیان کی مسافت بیان کر چکے ہیں۔ اس منزلہ میں جو کچھ ہمیں ذکر کرنا تھا یہ اس کا آخری حصہ ہے۔

کتاب الخراج وصنعۃ الکتابۃ کی پانچویں منزل ختم ہوئی

(۲۳۰)

منزل ششم

دوسرے باب میں سے

معمورۂ ارض کی تقسیم

...... اور ایک جزء منسوب ہے بلاد فارس کی طرف، جو بلد الجاعین کہلاتا ہے، اور وہ نہر بلخ اور آذربیجان و ارمینیہ کے انفرات د انقادسیہ کی جانب والے منتہا، کے مابین ہے۔

...... اور یہ پہلی اقلیم مرایس[1] کے نام سے موسوم ہے جو الحبشہ کا قصبہ ہے۔ رہی اقلیم ثانی ...... اس کا نام اقلیم اسوان ہے، جو البجہ و مصر کی سرحدوں پر ایک مدینہ ہے۔ اقلیم ثالث ...... مصر کے نام سے موسوم ہے۔ اقلیم رابع ...... اقلیم انطرسوس[2] کہلاتی ہے۔ اقلیم خامس ...... اقلیم رودش[3] کے نام سے موسوم ہے۔ اور اقلیم سادس ...... اقلیم بنطوس[4] کہلاتی ہے، کیونکہ وہ بحر بنطوس کے وسط میں واقع ہے۔

---

[1] اصطخری، ۳۳۰، ۰۰۳: مردوس۔ حوقل ۳۳۲: مرسان۔

[2] اصطخری، ۶۱؛ مقدسی، ۴۹: انطرطوس۔

[3] رودس

[4] خوردادبہ، ۱۰۳؛ ابن رستہ، ج ۷، ۸۳: بنطس۔ مقدسی، ۵۷: بنطیوس = بحر اسود۔

تیسرے باب میں سے

معمورۂ ارض کے سمندروں کی وضع

...... اس سمندر میں ایک خلیج ہے، جو ارض حَبْشَہ سے نکلتی ہے اور ناحیۂ بَرْبَرْ تک پھیلی ہوئی ہے؛ اس کا نام خلیج البَرْبَری ہے، اور اسکا طول اس جہت میں جدھر وہ جاتی ہے، پانسو میل ہے۔ اور اس کی آبنائے، جو اسے بحر اعظم سے ملاتی ہے، سو میل کی ہے۔

ایک دوسری خلیج، جو مدینۂ اَیْلَہ سے گزرتی ہے، ابتدا سے انتہا تک چھ سو میل لمبی ہے؛ اور مغرب میں اس کے منتہا کے پاس سے اس مقام تک جہاں وہ بحرُ الاَخضَر سے ملتی ہے، دو سو میل کا طول

(۴۴) ہے۔ یہ بحرُ الاَخضر بحر المحیط کہلاتا ہے، اور یونانی میں اس کو اُوقیانوس کہتے ہیں۔ کچھ نہیں معلوم کہ یہ کہاں سے چلتا ہے، سوا اس کے کہ ناحیۂ المغرب میں اقصائے ارض الحَبَشہ سے، اور ناحیۃ الشمال سے جا ملتا ہے۔ المغرب کی جانب اس میں جزائر ہیں[1] اور ان کا نام جزائر الخالدات ہے۔ دوسرا جزیرۂ غَدِیْرَہ ہے، جو الاَنْدَلُس کے مقابل، اس خلیج کے پاس واقع ہے جس کا عرض سات میل ہے، اور جو بحر الاَخضَر سے نکل کر الاَنْدَلُس

---

[1] ابن رستہ، ص ۸۵ "ارض الحبشہ کے مقابل ۶ جزائر ہیں اور ان کا نام جزائر الخالدات ہے"۔

وطنجہ کے درمیان سے گزرتی ہوئی بحرالرّوم[1] سے جاملتی ہے۔ اس (خلیج) کا نام سَبْطَہ[2] ہے۔ اسی سمندر میں شمال کی جانب بارہ جزیرہ ہیں، جو جزائر برطانیہ[3] کہلاتے ہیں۔ اس کے بعد اس سمندر میں، جس کا نام بحرالمحیط ہے، جو کچھ ہے اس کا حال کوئی بشر نہیں جانتا، کیونکہ اس میں کشتیاں نہیں چلتیں۔

رہا بحرالرّوم و مصر[4]...... اس میں ایک خلیج ہے جو ناحیۃ الشمال کی طرف بَلَدِ الرُّومیہ کے قریب نکلتی ہے، اس کا طول پانسو میل ہے، اور اس کا نام اِدْرِیس[5] ہے۔ اسی میں ایک اور خلیج ہے، جو بَرْبُونَہ نامی سرزمین سے نکلتی ہے، اور اس کا طول دوسو میل ہے۔ بحرالرّوم میں ۱۶۴ جزائر ہیں جو سب کے سب آباد تھے، لیکن مسلمانوں نے (ان میں سے) اکثر کو اپنے مغازی سے ویران کردیا۔ ان میں بڑے جزیرہ پانچ ہیں: جزیرۂ قُبْرُسْ[6] تین سو میل...... جزیرۂ اِقْرِیْطِش[7] تین سو میل...... جزیرۂ سِقِلِّیَہ[8] پانسو میل...... جزیرۂ سَرْتَانِیَہ[9] تین سو میل... اور جزیرۂ یابس جو الاَنْدُلُس کے سامنے ہے۔ ...... اور اس سے ایک خلیج قُسْطَنْطِیْنِیَہ کے قریب

---

[1] میدیترانہ۔

[2] خرداذبہ، ۸۸: سَبْتَہ۔ ابن رستہ، ص ۸۵: شَبْطَی۔

[3] ابن رستہ ۸۵: جزائر برطینیہ (برطانیا)

[4] میدیترانہ۔

[5] حوقل، ۱۳۱: الادریس۔ ابن رستہ، ۸۵: اَذْرِیس (اڈریاٹک)

[6] ابن رستہ، ۸۵: قُوبُرسی۔

[7] ابن رستہ، ۸۵: اِقْرِیطِیَہ۔

[8] خرداذبہ ۹۱۔ اصطخری، ۷۰؛ حوقل، ۷۵: صقلیہ۔ مقدسی، ۱۸۳: اصقلیہ۔ رستہ، ۸۵: سقیلیہ۔

[9] خرداذبہ، ۱۰۹؛ ابن، ۸۵: سَرْدَانِیَہ (سارڈینیا)

پہنچتی ہے، حتیٰ کہ بحرالروم میں جا گرتی ہے۔ اس کا طول مقام ابتدا مدینہ قسطنطنیہ سے اس مقام تک جہاں وہ گرتی ہے، ۲۶۰ میل ہے! اس میں کشتیاں چلتی ہیں، اور اس کا عرض مختلف ہے۔ قسطنطنیہ کے قریب ۳ میل، ایک دوسرے مقام پر ۶ میل، ایک اور مقام پر ایک میل ——— کہیں زیادہ اور کہیں کم۔ لیکن جہاں یہ خلیج بحرالروم سے ملتی ہے وہاں اس کا عرض ایک تیر کی انتہائی زد ہے۔ اس مقام پر ایک چٹان ہے جس پر برج بنا ہوا ہے۔ یہاں رومیوں کی جانب سے ایک افسر رہتا ہے، جو کشتیوں کی تفتیش کرتا ہے ......

چوتھے باب میں سے

پہاڑوں کا ذکر

(۲۳۲) اقلیم رابع میں ۲۴ پہاڑ ہیں۔ ان میں سے ایک دِمشُق کے پاس جبل الثّلج (= برف کا پہاڑ) ہے، اس کا طول ۸۳ میل ہے۔ اسی ناحیہ میں ایک جبل سَنیر ہے، جس کا طول ۴۵ میل ہے۔ اور اسی ناحیہ میں جبل اللکام ہے۔ جس کا طول سو میل ہے۔ ایک پہاڑ حُلوان سے متصل ہے جس کا طول ایک سو پندرہ میل ہے۔ ایک پہاڑ اِصبَہان سے گزرتا ہوا جبل نہاوَند کی طرف مُڑ جاتا ہے، اس کا طول ۴۳۵ میل ہے۔ اس مُستدیر پہاڑ سے متصل ایک پہاڑ اِصبَہان و الاَہوَاز کے درمیان ہے، جس کا طول ۲۲۲ میل ہے۔ اصطخر و جُور کے درمیان سے جو پہاڑ گزرتا ہے اس کا طول ۲۵۰ میل ہے؛ اور وہ پہاڑ جو نہاوَند و جبل طَبَرِستان سے متصل ہے اس کا طول ۸۰۰ میل ہے۔

اقلیم خامس میں ۲۹ پہاڑ ہیں اور انہی میں حارِث و حُوَیرِث[۱] (نام کے) دو پہاڑ ہیں جن کا طول ۳۳ میل ہے۔ وہ پہاڑ، جو المَوصِل و شہرزُور کے درمیان ہے، اس کا طول ۲۴۰ میل ہے۔ اور اسی اقلیم میں وہ پہاڑ ہے جو (المَوصِل و شہرزُور کے درمیان والے) پہاڑ اور حارِث و حُوَیرِث سے متصل ہے، اور (دوسری طرف) جبل قَزوِین سے جا ملتا ہے اور دُنباوند سے قریب ہے؛ اسکا طول ۲۰ میل ہے۔

---

[۱] حوقل، ۲۰۳، ۲۲۶: ماتبس (= ماست بزرگ: الحارث؛ ماست کوچک: الحویرث)

پانچویں باب میں سے

نہریں، چشمہ اور بطائح

دِجلَہ

اقلیم خامس میں ۲۵ نہریں ہیں جن میں سے ایک دجلہ ہے؛ اس کی ابتدا ۶۰ سے کچھ اوپر طول بلد اور ۳۷ عرض بلد سے ہوتی ہے۔ یہ نہر جنوب کی طرف بہتی ہے اور پھر کسی قدر مغرب کی طرف مڑ جاتی ہے، اس کا منبع ایک چشمہ ہے۔ یہ مدینۂ آمِد کے پاس دو پہاڑوں کے درمیان سے گزر کر، بانشور (؟) کے قریب سے ہوتی ہوئی مدینۂ بلد و مدینۂ المَوْصِل اور ان کے درمیان الحدیثہ تک جاتی ہے، یہاں اس سے ایک نہر آکر ملتی ہے جو شہر زُور سے آتی ہے اور جس کا نام الزّابی ہے۔ پھر وہ آگے بڑھ کر ان دو پہاڑوں کے درمیان سے گزرتی ہے جو بارِمّا و ساتیدما کے نام سے معروف ہیں۔ مدینۂ سُرّ مَن رای سے گزر کر تھوڑی ہی دور آگے بڑھنے کے بعد اس میں ایک نہر گرتی ہے جو الجَبَل سے آتی ہے اور الزیب کہلاتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور (۲۴۳)
نہر بھی الجَبَل ہی سے آکر گرتی ہے۔ پھر دجلہ مدینۂ بغداد کے درمیان سے گزرتا ہوا مدینۂ واسِط کے قریب سے نکلتا ہے، اور البطائح میں جا گرتا ہے، اس کی مقدار ۶۰ میل سے کچھ زائد ہے۔ یہاں سے

نکل کر اس کے دو دھارے بن جاتے ہیں: ایک دھارا البصرہ کی طرف جاتا ہے، اور دوسرا ناحیۃ المذار کی طرف، پھر یہ سب بحر فارس میں جاگرتے ہیں۔ دجلہ کی مسافت ابتدا سے انتہا تک ۸۰۰ میل سے کچھ زائد ہے۔

الفُرات

اقلیم سادس میں ۲۶ نہریں ہیں جن میں سے ایک الفُرات ہے۔ اس کی ابتدا (بلاد) الرُّوم کے ایک چشمہ سے ہوتی ہے جو جبل بُروجس سے نکلتا ہے۔ یہ مغرب کی جانب بلادِ الرُّوم سے چل کر مُشفینا پہاڑ سے ٹکراتی ہوئی ۴۵۰ میل تک جاتی ہے؛ پھر جنوب کی طرف مڑکر سعُرت و مَلَطیۃ و شِمشاط کے درمیان بلادِ اسلام میں داخل ہوتی ہے، اور مدینۂ ہَنزِیط سے گزرنے کے بعد پھر مغرب کی طرف مڑتی ہے، اور جسر منبج تک اسی رخ پر چلا جاتا ہے؛ اس کے بعد پھر جنوب کے رخ مڑکر بالِس و الرَّقّہ و قَرقِیسِیا اور الرَّحبہ سے گزرتا ہوا عانہ[1] کو لپیٹ کر اپنے بیچ میں لے لیتی ہے۔ پھر اسی طرح چلتی ہوئی ہِیت و الانبار سے گزرتی ہے اور آگے بڑھ کر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے؛ ایک حصہ تھوڑا سا مغرب کا رخ لیکر الکوفہ کی طرف جاتا ہے، اور اسکا نام العلقمی ہے؛ اور دوسرا حصہ، جو سُورا کہلاتا ہے، سیدھا چل کر مدینۂ سُورا سے گزرتا ہوا النیل کے قریب تک جاتا ہے، اور السَّواد کے بہت سے حصوں کو سیراب کرتا ہے۔ الانبار (۲۳۳) کے نیچے اس میں سے ایک نہر الدُّجَیل نامی نکلتی ہے اور

---

[1] م اصطخری، ۱۴؛ حوقل، ۱۷؛ مقدسی، ۲۴ - خرداذبہ، ۱۷۴؛ عانات۔

وہ نہر عیسیٰ سے مل کر بغداد کے پاس دجلہ میں جا ملتی ہے۔ باقی الفُرات کا جو پانی بچتا ہے وہ نہروں میں تقسیم ہو کر السواد کے اعمال کو سیراب کرنے کے بعد واسط کے نیچے دجلہ میں جا گرتا ہے۔ بلاد اسلام میں داخل ہونے کے مقام سے بغداد تک الفُرات کا طول ۶۲۴ میل ہے۔

....

چھٹا باب

مملکت اسلام اور اس کی عملداریاں اور انکے ارتفاع[1]

جب شرق یا غرب یا شمال یا جنوب بولا جاتا ہے تو یہ تمام اسماء کسی متعین شئے کی طرف مضاف ہوتے ہیں، مثلاً ہم نے مصر کو المغرب کے اعمال میں شمار کیا ہے، حال آں کہ وہ بلاد الاندلس کے مشرق میں ہے؛ اسی طرح خراسان ہمارے لئے مشرق ہے، لیکن اہل الصین (چین) کے لئے مغرب ہے۔ یہی حال اور تمام نواحی کا ہے، اس لئے ناگزیر ہے کہ ایک صدر مقام ہو جہاں سے اس کی نواحی کی طرف اشارہ کیا جائے؛ بنابراں ہم کہتے ہیں کہ مملکت اسلام کا صدر مقام بلد العراق ہے، اور یہ اس کی موجودہ حالت کے لحاظ سے ہے۔ اہل فارس اس کو "دِل ایرانشہر" سے موسوم کرتے تھے۔ اور عربوں نے جو اس کو العراق سے موسوم کیا تو یہ نام در اصل اس لفظ کی تعریب ہے جس سے اس کو موسوم کرتے ہوئے انھوں نے فارسیوں کو پایا — یعنی "ایران"۔ ایران نسبت ہے

---

[1] ارتفاع۔ زمین کا محاصل، مالگزاری، لگان

ایرہ کی طرف، اور وہ ایک قوم ــــ جس کو ایرَ بن افریدون بن ویونجهان[1] بن اُدشہنج بن فیرُوزان[1] بن سیامک بن نہسی[2] بن جیومرت[3] نے اختیار کیا تھا۔ جیومرت کے معنی جو مجھے ایک مُوبِذ نے بتائے ہیں، "حی ناطق المیّت" ہیں۔ اہلِ فارس کی ابتدا جیومرت سے ہوئی ہے، وہ اس کو آدم علیہ السلام کی جگہ دیتے ہیں۔

السَّواد

(دجلہ کا شرقی علاقہ)

کورۂ اُستان شاذ فیروز[4]

(٢٣٥) کورۂ حُلوان اور اسکے طساسیج۔ اس میں پانچ طساسیج ہیں:۔ طسّوج شاذ فیروز قباذ۔ طسّوج الجبل۔ طسّوج اربل۔ طسّوج تامَرّا۔ طسّوج خانقین۔

دِجلہ کی شرقی جانب کے کُوَر[5]

(کورۂ اُستان شاذ قُباذ[6])

اس میں سات طساسیج ہیں:۔ طسّوج بُزُرجابور۔ طسّوج نہر بُوق۔ طسّوج

---

[1] مسعودی، ج ۲، ۱۱۱: نُوبجہان۔ البیرونی، ۱۰۳: ویجہان۔

[2] مسعودی، ۱۱۰: فروال؛ طبری، ج ۲، ۲۰۲: فرواک۔

[3] مسعودی، ۱۱۰: یرنیق۔

[4] مسعودی، ۱۰۵: کیومرث اُمیم بن لاود بن ارم بن سام بن نُوح۔ بمعہ خرداذبہ۔

[5] ابن خرداذبہ (ص ۷) نے لکھا ہے: "ان کُوَر کو دجلہ و تامرّا سیراب کرتا ہے۔"

[6] خُرداذبہ، ۶: کورۂ اُستان شاذ ہُرمُوز۔

کلواذی - طسوج جازر[1] - طسوج المدینۃ العتیقہ - طسوج رازان الاعلیٰ -
طسوج رازان السفلیٰ[2]

(کورہ) استان خسرہ شاذ ہرمز[3]

اس میں آٹھ طساسیج ہیں :- طسوج روستقباذ - طسوج مہروذ - طسوج سلسل
طسوج جلولاء و جلبتا[4] - طسوج الذیبین - طسوج البندنیجین[5] - طسوج براز الروذ
طسوج دسکرہ[6] -

(کورہ) استان اربدین گرد[7]

اس میں پانچ طساسیج ہیں :- تین طساسیج النہروانات[8] - اور دو
طسوج بادرایا و باکسایا -

(وہ کورجن کو دجلہ و الفرات سیراب کرتا تھا)

(کورہ) استان خسرہ سابور[9]

اور وہ کورہ کسکر ہے، اس میں چار طساسیج ہیں :- طسوج الزندورد

---

[1] خرداذبہ، ۶: طسوج کلواذی و نہر بین -
[2] خرداذبہ، ۶ : راذان الاسفل -
[3] خرداذبہ، ۶ : کورہ استان شاذ قباذ -
[4] خرداذبہ، ۶ : جللتا -
[5] مقدسی، ۵۴ : بندنیجان - اور ایک جگہ البندنجین ہے، ص ۲۵۸ -
[6] خرداذبہ، ۶ : طسوج الدسکرہ والرستاقین -
[7] خرداذبہ، ۶ : کورہ استان بازیجان خسرو -
[8] خرداذبہ، ۶: طسوج النہروان الاعلیٰ، النہروان الاوسط، النہروان الاسفل و جرجرایا -
[9] خرداذبہ، ۷ : کورہ استان شاذ سابور -

طسّوج الزبون[1] ۔ طسّوج الاِستنان ۔ طسّوج الجَوازِر ۔

(کُورہ) اُستان خُسرہ شاذ بَہمن[2]

اور وہ کورۂ دِجلہ ہے ؛ اس میں چار طَسَاسِیج ہیں :۔ طسّوج بَہمن اَردشیر طسّوج مَیسان ۔ طسّوج دَستُمَیسان[3] ۔ طسّوج ابز قُباذ ۔ یہ شرقی دجلہ کے طسیج ہیں ۔

(دِجلہ کی غربی جانب کے کُور)

اور اس کی غربی جانب (کے طسَاسیج) جو الفرات[4] سے سیراب ہوتے ہیں ۔ ان میں سے :۔

(کُورہ) اُستان العالی

اور اس کے چار طسَاسیج ہیں :۔ طسّوج فَیرُوز سابور[5] ۔ طسّوج مَسکِن ۔ طسّوج قُطرُبُّل ۔ طسّوج الاَنبار[6] ۔ طسّوج بادُوریَا ۔

(کُورہ) اُستان اَردشیر بابکان

اس میں پانچ طسَاسیج ہیں :۔ طسّوج بَہرسیر ۔ طسّوج الرُّومقان (۲۳۶)

---

[1] خرداذبہ، ، : طسّوج الشرنُور ۔

[2] خرداذبہ، ، : کورۂ استان شاذ بَہمن ۔

[3] خُرداذبہ ، ، : اور وہ الاُبُلّہ ہے ۔

[4] ابن خرداذبہ (ص ،) نے لکھا ہے : " یہ کُور الفرات و دُجَیل سے سَیراب ہوتے ہیں " ۔

[5] خرداذبہ ، ، : اور وہ الانبار ہے ۔

[6] غالباً یہ کتابت کی غلطی ہے ۔ اگر الانبار کو فیرُوز سابور سے الگ سمجھا جائے تو پانچ طساسیج ہو جاتے ہیں ، حال آں کہ مصنف کہتا یہ ہے کہ اس میں چار طساسیج ہیں ۔

طسّوج کُوثیٰ۔ طسّوج دُرقیط[1]۔ طسّوج نہر جوبر۔

(کُورہ) استان بہ ذیو ماسُفان

اور وہ الزّوابی ہے، اس میں تین طساسیج ہیں:۔ الزّاب الاعلیٰ۔ الزّاب الاوسط۔ الزّاب الاسفل[2]۔

(کُورہ) استان البہقباذ الاعلیٰ

اس میں ٦ طساسیج ہیں:۔ طسّوج بابل۔ طسّوج خطرنیہ۔ طسّوج الفلوجۃ السُّفلیٰ طسّوج الفلوجۃ العُلیا۔ طسّوج النّہرین۔ طسّوج عین التمر۔

(کُورہ) استان البہقباذ الاوسط[3]

اس میں چار طساسیج ہیں:۔ طسّوج الجبّۃ والبداۃ۔ طسّوج سورا و بربیسما طسّوج باروسما۔ طسّوج نہر الملک[4]۔

(کُورہ) استان البہقباذ الاسفل

اس میں پانچ طساسیج ہیں:۔ طسّوج باذقلیٰ[5]۔ طسّوج السّیلحین۔ طسّوج نستر طسّوج روذمستان۔ طسّوج ہرمزجرد۔

السّواد کے طساسیج ختم ہوئے۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا، یہ کُل ٦٠ ہیں، ان میں سے ١٢ الگ کر دیئے گئے ہیں۔ پانچ کورۂ حلوان کے

---

[1] خُرداذبہ، ٧: طسّوج نہر دُرقیط — خرداذبہ، ٨۔ قدامہ: استان روبین ماسفیان،

[2] اصطخری، ٧٧؛ حوقل، ١٥٥: الزابان۔

[3] خرداذبہ، ٨: بہقباذ۔

[4] خُرداذبہ، ٨: "اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ دونوں (یعنی باروسما و نہر الملک) ایک طسوج ہیں، اور چوتھا طسّوج الجبین ہے"

[5] خُرداذبہ، ٨: طسّوج فرات باذقلیٰ۔

جو کورۂ الجبل سے متعلق ہیں ؛ چار کورۂ دِجلہ کے ، جو اعمال البصرہ سے متعلق ہیں ؛ اور ایک البطائح میں داخل ہوگیا اور اس پر پانی غالب ہوگیا ، اور وہ خاص جاگیروں میں شمار کرلئے گئے ، جو طریق خراسان کے اعمال سے ہیں ، اور کورۂ البہقباذ الأسفل سے نکال دیئے گئے ہیں ۔ پس اسوقت السّواد میں دس کورہ شمار کئے جاتے ہیں جن کے ۴۸ طسّوج ہیں ۔

مملکتِ اسلام کا ارتفاع

ارتفاع السّواد

اب ہم السّواد کا ارتفاع بیان کرتے ہیں جو آجکل حاصل ہوتا ہے ۔ اس کے لئے ہم ۲۰۴ ہجری کا حساب لیتے ہیں ؛ یہ پہلا سال ہے جس کے حالات دواوین شاہی میں پائے جاتے ہیں ، کیونکہ پہلے کے دواوین اس فتنہ میں جل گئے جو ۱۹۸ھ میں ، الامین المعروف بابن زُبیدہ کے زمانہ میں ہوا تھا ۔ ہم (۲۳۶) العراق کی غربی حد سے شروع کرکے بالتفصیل بیان کرتے ہیں :۔

نواحی	گیہوں	جَو	نقد
الأنبار و نہر المعروف	۱،۸۰۰ کُر عہ	۶،۴۰۰ کُر	۴۰۰،۰۰۰ درہم
طسّوج مسکِن	۳،۰۰۰ کُر	۱،۰۰۰ کُر	۱۵۰،۰۰۰ درہم
طسّوج قُطربُل	۲،۰۰۰ کُر	۱،۰۰۰ کُر	۳۰۰،۰۰۰ درہم
طسّوج بادُوریا	۳،۵۰۰ کُر	۱،۰۰۰ کُر	۱۰۰،۰۰۰ درہم
نہر بُسیر	۱،۷۰۰ کُر	۱،۷۰۰ کُر	۱۵۰،۰۰۰ درہم
الرّومقان	۳،۳۰۰ کُر	۳،۳۰۰ کُر	۲۵۰،۰۰۰ درہم

عہ کُر ایک پیمانہ ہے ، جو اہل العراق کی تول سے ۶۰ قفیز کا ، اور اہل مصر کی تول سے چالیس اِردب کا (اور ایک اِردب ۲۴ صاع = ۲۰۸ پونڈ کا) ہوتا ہے ۔

نقد	جَو	گیہوں	نواحی
۳,۵۰,۰۰۰ درہم	۲,۰۰۰ کُر	۳,۰۰۰ کُر	کُوثی
۲,۰۰,۰۰۰ درہم	۲,۰۰۰ کُر	۲,۰۰۰ کُر	نہرِ دُرْقیط
۱,۵۰,۰۰۰ درہم	۶,۰۰۰ کُر	۱,۵۰۰ کُر	نہرِ جوبر
۱,۲۲,۰۰۰ درہم	۴,۰۰۰ کُر	۳,۵۰۰ کُر	بارُوسَما و نہر الملک
۲,۵۰,۰۰۰ درہم	۷,۲۰۰ کُر	۱,۴۰۰ کُر	الزَّوابی الثَّلاثہ
۳,۵۰,۰۰۰ درہم	۵,۰۰۰ کُر	۳,۰۰۰ کُر	بابل وخُطَرنیہ
۷۰,۰۰۰ درہم	۵۰۰ کُر	۵۰۰ کُر	الفَلّوجۃ العلیا
۳,۴۰,۰۰۰ درہم	۳,۰۰۰ کُر	۲,۰۰۰ کُر	الفَلّوجۃ السّفلی
۴۵,۰۰۰ درہم	۴۰۰ کُر	۳۰۰ کُر	طسّوج النَّہرین
۴۵,۰۰۰ درہم	۴۰۰ کُر	۳۰۰ کُر	طسّوج عَین التَّمر
۱,۵۰,۰۰۰ درہم	۱,۶۰۰ کُر	۱,۵۰۰ کُر	طسّوج الجبّہ والبداۃ
۲,۵۰,۰۰۰ درہم	۴,۵۰۰ کُر	۱,۵۰۰ کُر	سُورا و بربیسَما
۱,۵۰,۰۰۰ درہم (۲۳۸)	۵,۵۰۰ کُر	۵۰۰ کُر	البرس الاعلی والاسفل
۶۲,۰۰۰ درہم	۲,۵۰۰ کُر	۲,۰۰۰ کُر	فُرات بادَقلی
۱,۴۰,۰۰۰ درہم	۱,۵۰۰ کُر	۱,۰۰۰ کُر	طسّوج السَّیلَحین
۲۰,۰۰۰ درہم	۵۰۰ کُر	۵۰۰ کُر	رُوذمِستان وہرمزجرد
۳,۰۰,۰۰۰ درہم	۲,۰۰۰ کُر	۲,۲۰۰ کُر	نِستَر
۲,۰۴,۸۰۰ درہم	۳,۰۰۰ کُر	۱۲۰ کُر	اِنْغار و یَقطین
۲,۷۰,۰۰۰ درہم	۲۰,۰۰۰ کُر	۳۰,۰۰۰ کُر	کُورکسکر (کہا جاتا ہے کہ اس کا ارتفاع پہلے ۹۰,۰۰۰ درہم تھا، آجکل یہ ہے:)

یہ تو السَّواد کے وہ اعمال تھے جو دِجلَہ کی غربی جانب واقع ہیں، رہتے رہے شرقی جانب کے اعمال، سو اب ہم ان کو اسی ترتیب سے بالائی دِجلہ

شروع کرتے ہیں۔

نواحی	گیہوں	جو	نقد
طسوج بزرجسابور	۲,۵۰۰ کُر	۲,۲۰۰ کُر	۳,۰۰,۰۰۰ درہم
طسوج الراذانین	۴,۸۰۰ کُر	۴,۸۰۰ کُر	۱,۲۰,۰۰۰ درہم
طسوج نہر بوق	۲۰۰ کُر	۱,۰۰۰ کُر	۱,۰۰,۰۰۰ درہم
کلواذی و نہر بین	۱,۶۰۰ کُر	۱,۵۰۰ کُر	۳,۳۰,۰۰۰ درہم
جازر و المدینۃ العتیقۃ	۱,۰۰۰ کُر	۱,۵۰۰ کُر	۲,۴۰,۰۰۰ درہم
رستقباذ	۱,۰۰۰ کُر	۱,۴۰۰ کُر	۲,۴۶,۰۰۰ درہم
سلیل و مہروذ	۲,۰۰۰ کُر	۱,۵۰۰ کُر	۱,۵۰,۰۰۰ درہم
جلولا و جلّلتا	۱,۰۰۰ کُر	۱,۰۰۰ کُر	۱,۰۰,۰۰۰ درہم
الذبیین	۱,۹۰۰ کُر	۱,۳۰۰ کُر	۴۰,۰۰۰ درہم
الدسکرہ	۱,۸۰۰ کُر	۱,۴۰۰ کُر	۶۰,۰۰۰ درہم
البندنیجین	۶۰۰ کُر	۵۰۰ کُر	۳۵,۰۰۰ درہم
طسوج براز الروز (۲۳۹)	۳,۰۰۰ کُر	۵,۱۰۰ کُر	۱,۲۰,۰۰۰ درہم
النہروان الاعلیٰ	۱,۷۰۰ کُر	۱,۸۰۰ کُر	۳,۵۰,۰۰۰ درہم
النہروان الاوسط	۱,۰۰۰ کُر	۵۰۰ کُر	۱,۰۰,۰۰۰ درہم
باذرایا و باکسایا	۴,۷۰۰ کُر	۵,۰۰۰ کُر	۳,۳۰,۰۰۰ درہم
کورہ دجلہ (۲۶۰ھ کے حساب سے)	۹۰۰ کُر	۴,۰۰۰ کُر	۴,۳۰,۰۰۰ درہم
نہر الصلہ (۲۳۰ھ کے حساب سے)	۱,۰۰۰ کُر	۳,۱۲۱ کُر	۵۹,۰۰۰ درہم
النہروان الاسفل	۱,۷۰۰ کُر	۱,۳۰۰ کُر	۵۳,۰۰۰ درہم

اسطرح صدقات البصرہ کو چھوڑ کر السواد کا مجموعی ارتفاع یہ ہے:۔

گیہوں	۱,۷۷,۲۰۰	کُر
جو	۹۹,۷۲۱	کُر
نقد	۸۰,۹۵,۸۰۰	درہم

موجودہ اوسط نرخ کے لحاظ سے گیہوں اور جو کے ایک کُر کی مجموعی قیمت ۶۰ دینار ہوتی ہے، اور ایک دینار ۱۵ درہم کا ہوتا ہے، اس لحاظ سے کل غلّات کی قیمت ۱۰،۰۳،۶۱،۸۵۰ درہم ہوتی ہے۔ اور مجموعی آمدنی نقد کے حساب سے ۱۰،۸۴،۵۷،۶۵۰ درہم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ البصرہ کے صَدَقات سے سالانہ ۶۰،۰۰،۰۰۰ درہم حاصل ہوتے ہیں پس مذکورہ بالا بنیاد پر، مُبَیَّنَہ تشخیص اثمان کے لحاظ سے، السَّواد کا مجموعی ارتفاع ۱۱،۹۰،۵۵،۶۵۰ (۲۴۰) درہم ہے۔

بَطائح پیدا ہونے کا سبب

ارض السَّواد میں بَطائح[ع] پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ دِجلَہ کا پانی مسافتِ مُستَقِیمَہ و مسالک محفوظ الجوانب کے ساتھ اس دِجلَہ کیطرف جاتا ہے جو (دِجلَہ) العوراء کے نام سے معروف ہے اور البصرہ کے نیچے بہتا ہے۔ جب قُباذ فَیرُوز کی حکومت کا زمانہ تھا تو کَسکَر کے نیچے دِجلہ کے ساحل میں ایک بہت بڑا بُثُوق (شگاف) ہو گیا اور اس کی طرف سے غفلت برتی گئی، حتے کہ اس کا پانی پھیل گیا، اور اس میں بہت سی آباد زمینیں، جو اس کے قریب تھیں، ڈوب گئیں۔ جب اس کا بیٹا اَنُوشِرْوان بادشاہ ہوا تو اس نے اس پانی کی (روک تھام کرنے کا) حکم دیا، اور پانی بند باندھ کر روک دیا گیا، جس سے ان زمینوں میں سے بعض از سرِ نو آباد ہو گئیں۔ پھر ۷ھ میں، جس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن حُذافۃ السَّہمی کو کِسریٰ اَبَرْوِیز کے پاس بھیجا تھا، الفُرات اور دِجلَہ میں اتنا پانی آ گیا کہ اتنا پانی کبھی نہ دیکھا گیا تھا، اور اُس نے بڑے بڑے بُثُوق پیدا کر دیئے۔ اَبَرْوِیز نے ان کے بند کرنے کی سعی کی، اور ایک دن میں چالیس بُثُوق بند کرا دیئے، اور اس پہ

ع بطائح، ع، بطیحہ = وسیع زمین پر پھیلا ہوا پانی، جس میں ریت ملی ہوئی ہو۔

بہت روپیہ خرچ کیا، لیکن وہ پانی روکنے پر کسی طرح قادر نہ ہوسکا۔ پھر مسلمان العراق پر بڑھے، اور اہل فارس جنگ میں مشغول ہو گئے؛ بثوق منفجر ہوتے رہے، ان کی طرف کوئی التفات نہ کی گئی، اور دہاقین ان کو بند کرنے سے عاجز ہو گئے؛ اس طرح پانی بڑھتا گیا اور بطیحہ وسیع ہوتا گیا۔ جب معاویہ بن ابی سفیان والی ہوئے، اور انھوں نے اپنے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن دراج کو العراق کا والی کیا، تو اس نے ارض البطائح میں سے اپنی زمین نکالی جس کی آمدنی پچاس لاکھ درہم تک پہنچتی تھی۔ پھر حسّان النبطی، جو بنی ضبّہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔ اور جس کا البصرہ میں حوض حسّان، اور البطائح میں نہر حسّان، اور واسط میں قریۂ حسّان ہے۔ الولید اور اس کے بعد ہشام بن عبدالملک کی جانب سے (العراق کے) خراج کا والی ہوا، اور اس نے ارض بطیحہ میں سے زمین کا بہت سا حصہ پانی سے نکالا۔ البطائح میں سے زمینیں نکالنے کا سلسلہ اب بھی جاری ہے؛ یہ زمینیں جو آمد کی طرف منسوب ہیں۔ (۲۹۱)

کسکر میں ایک نہر تھی جسے 'الجنب' کہا جاتا تھا؛ اور اس کے اس کنارے پر، جو قبلہ رخ تھا، میسان و دستمیسان و الاہواز کی طرف جانے والی برید کی سڑک تھی۔ جب البطائح منبثق ہوئے تو برید کی سڑک کی جانب جو حصہ صحرا بن گیا تھا، وہ البریدع کے نام سے موسوم ہوا۔ اور دوسری جانب جو حصہ تھا، وہ نبطی زبان میں 'اغمار بثی' کے نام سے موسوم ہوا، جس کے معنے عربی میں "آجام کبری" ہیں۔ یعنی بڑا جنگل۔ کہا جاتا ہے کہ البطائح میں سے جو زمینیں نکالی جاتی ہیں ان میں سے اب تک بسا اوقات نہری کنویں، نکلتے ہیں۔

نہر السیبین

السیبین کا فارسیوں کے زمانہ میں ذکر تک نہ تھا، اور نہ وہ انکے

ع بلاذری، ۲۹۳: آجام البرید۔

زمانہ میں موجود تھیں۔ ان کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ الحجاج کے زمانہ میں کچھ بثوق ہوئے اور وہ بہت بڑھ گئے؛ الحجاج نے الولید کو اس کی خبر کی، اور لکھا کہ ان کو بند کرنے کے لئے تیس لاکھ درہم مصارف کا اندازہ کیا گیا ہے، الولید نے یہ رقم زیادہ سمجھی، مَسْلَمہ بن عبد الملک نے اس سے کہا: "میں اپنے خرچ سے ان بثوق کو بند کرا دیتا ہوں بشرطیکہ تم ان مصارف کے عیوض، جو تمہارے ہی ثقہ آدمیوں کے ہاتھوں ہوں گے، مجھے اُن زمینوں کا خراج عطا کر دو جو پانی میں ڈوب گئی ہیں"۔ اس نے یہ بات منظور کر لی، اور اس طرح مَسْلَمہ کو بہت سی زمینیں اور مستوج حاصل ہو گئے۔ مَسْلَمہ نے ان میں دو نہریں کھدوائیں جو السّیبَین کہلاتی ہیں۔ اس نے مزدور و کاشت کار جمع کئے اور ان زمینوں کو آباد کیا۔ قرب وجوار کے لوگ کثرت سے اس کے علاقے میں آ بسے تا کہ اس کی پناہ میں آ کر محفوظ ہو جائیں۔ جب دولۃ العباسیہ قائم ہوئی، اور بنی امیہ کی جائدادیں ضبط کی گئیں، تو السّیبَین کا تمام علاقہ داؤد بن علی بن عبد اللہ بن العباس کی جاگیر میں دیدیا گیا؛ اور پھر اس کو ان کے ورثہ سے خرید کر ضیاع السلطان (صرف خاص) میں شامل کر دیا گیا۔

ایغارُ یَقطِین

ایغارُ یَقطین کی اصل یہ ہے کہ یَقطِین صاحب الدعوت کو متعدد طسّوج میں سے معافی کی زمینیں دی گئی تھیں، جو بعد میں سلطانی علاقہ میں شامل ہو گئیں اور ایغارِ یقطین سے منسوب ہوئیں۔ فارسیوں کے زمانہ میں اِن کا بھی کوئی ذکر نہ تھا، اور نہ ان کے زمانہ کی ارض السّواد میں یہ نام موجود تھا۔

نَہرُ الصِّلَہ

نَہرُ الصِّلَہ کی اصل یہ ہے کہ المہدی نے حکم دیا کہ اعمال واسط میں

(۴۲) ایک نہر کھودی جائے، وہ کھودی گئی، اور اس کی وجہ سے اس کے آس پاس کی زمینیں قابلِ کاشت ہو گئیں، اور ان کی آمدنی اہل الحرمین کے صِلات، اور وہاں کے نفقات کے لیئے مقرر کردی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ جو مزارعین وہاں آباد کیئے گئے تھے ان سے شرط کرلی گئی تھی کہ پچاس برس تک ان سے دو خُمس کا مقاسم ہوگا، اور جب یہ مدت ختم ہو جائے گی تو ان کے لئے یہ شرط باقی نہیں رہیگی۔

اِرتفاعِ کُورِ الأہواز

ہم السّواد اور اس کے اعمال کا حال بیان کرچکے، اب الأہُواز کا ذکر کرتے ہیں، کیونکہ وہ جہت مشرق میں السّواد سے متصل ہے۔ الأہُواز کے سات کُور ہیں: پہلا البصرہ کی حد سے کورۂ سوق الأہواز (دوسرا) المَذار سے متصل کورۂ نہر تیری۔ (تیسرا) کورۂ تُستَر۔ (چوتھا) کورۂ السّوس (پانچواں) کورۂ جُندیَسابُور۔ (چھٹا) کورۂ رَام ہُرمُز۔ (ساتواں) کورۂ سُوق العتیق[1]۔ ان تمام کُور کا ارتفاع تقریباً و اوسطاً ۰۰۰ ...۳۰۰۰۰۰ درہم ہے۔

اِرتفاعِ کُورِ فارس

الأہواز کے بعد فارس ہے، اس کے پانچ کور ہیں: پہلا الأہُواز کی سرحد پر کورۂ اَرّجان۔ (دوسرا) اَرْدَشِیر[2] (تیسرا) کورۂ دَرابُجِرد[3] (چوتھا) کورۂ اِصطخر (پانچواں) کورۂ سابور۔

اور سواحل فارس: مَہرُوبان، سِینیز، جُنّابا[4]، تَوّج، اور سیراف ہیں

---

[1] خُرداذبہ، ۴۲؛ سُرّق، اور یہی دَوْرَق ہے۔

[2] خُرداذبہ، ۴۷: اَرْدَشیر خُرّہ۔

[3] اصطخری، ۱۰۷؛ حوقل، ۱۷۹؛ مقدسی، ۴۴۲: دارابجرد۔

[4] اصطخری، ۳۲؛ حوقل، ۱۰۵؛ مقدسی، ۴۵۰: جنابۃ۔

فارس اور اس کی حدود کا ارتفاع نقدی کے حساب سے ۳۳,۰۰۰,۰۰۰ درہم ہے۔

اِرتفاع مُدن کرمان

فارس سے متصل کرمان ہے۔ اُس کے بڑے بڑے شہر السیر جان، جیرفت اور بم ہیں؛ اور اس کا بندرگاہ ہُرمُوز ہے[۴۳]۔ اس کے اعمال کا ارتفاع ۶۰ لاکھ درہم ہے۔

اِرتفاع مُدن مُکران

اس کے بعد مدن مکران ہیں جو اعمال السِّند میں سے ہیں مکران پر سالانہ دس لاکھ درہم مقرر تھے۔

اِرتفاع کُورۂ اِصبہان

جہت شمال میں فارس سے متصل اِصبہان ہے، اور یہ ایک جداگانہ کورہ ہے، اُس کا سالانہ ارتفاع ۱۰,۵۰۰,۰۰۰ درہم ہے۔

اِرتفاع سِجستان

جہت مشرق میں کرمان سے متصل سِجستان ہے، اُس کا قصبہ زَرَنج ہے، اور اُس کا ارتفاع بر بناءِ صلح دس لاکھ درہم ہے۔

اِرتفاع اعمال خُراسان

(۲۴۳) پھر اس سے متصل اعمال خُراسان ہیں۔ ان میں سے بُسْت، الرُّخَّج اور کابل (جو بوجہ قرب کبھی اُس کے اعمال میں شامل کر لیا جاتا تھا۔[۴۳]) سِجستان (سیستان) سے ملے ہوئے ہیں۔ کورۂ خراسان

---

[۴۳] م بستہ نج ۷، - خرداذبہ، ص ۶۲: اُرمُوز ۔

میں یہ (علاقہ) ہیں: بُست، الرُّخّج[1] کابل، زابلستان[2]، الطَّبس[3]، قُہستان[4] ہراة، الطَّالقان، حسبھا (؟)، باذغیس[5]، بُوشنج، طُخارِستان، الطَّارقان بَلخ، خُلم، مَروُ الرُّوذ، الصَّغانیان، واشجرد، بُخارا، طُوس، الفاریاب اَبرشہر، کار، سَمرقند، الشّاش، فرغانہ، اُشروسنہ[6]، الصُّغد[7]، خُجندہ اَسبیجاب، الترمِذ، نَسا، اَبیورد[8]، مَرو، کَش[9]، النوشجان، البُتّم، آخرُون، نَسَف[10]۔ خُراسان کا ارتفاع اس وقت جبکہ عبداللہ بن طاہر ۲۲۱ھ میں اس کو لیکر الگ ہوا ہے غلاموں، بکریوں، اور کپڑوں کی قیمت سمیت

۴۸،۰۰۰،۰۰۰ درہم تھا۔

---

[1]م خرداذبہ، ۳۵۔ اصطخری، ۲۴۲؛ حوقل، ۳۰۱: رُخّج۔ رستہ، ج، ۱۰۵: الرُّخّذ۔

[2]م خُرداذبہ، ۳۵۔ مقدسی، ۲۹۹: جابُلستان۔

[3] خُرداذبہ، ۵۲؛ اصطخری ۲۷۳؛ حوقل، ۲۸۹؛ رستہ، ۱۰۵؛ یعقوبی، ۲۷۸: الطَّبَسَین۔ مفازۂ خراسان کے ایک کنارہ پر قوہستان میں اس نام کے دو شہر ہیں۔ ایک کو الطبسین کہتے ہیں اور دوسرے کو الطَّبس (اصطخری، کتاب الاقالیم) خرداذبہ نے ان میں سے صرف ایک کا، جس کا نام الطَّبسین ہے، ذکر کیا ہے، اور یہ قریۂ آتش گہان و سکردان کے درمیان ہے۔ (اصطخری المسالک، ۲۳۱) قُدامہ کا بیان کردہ مقام یہی الطَّبسین ہے۔

[4] اصطخری، ۲۲۹: قوہستان۔

[5] خُرداذبہ، ۳۶: باذَغیس۔ رستہ، ۱۰۴: باذغیش۔

[6] خرداذبہ، ۲۹؛ رستہ، ج، ۱۰۵: اُسرُوشَنَہ۔

[7] خرداذبہ، ۱۵؛ اصطخری، ۲۸۶؛ حوقل، ۳۳۵: السُّغد۔

[8]م خرداذبہ، ۲۵۔ اصطخری، ۲۵۴؛ حوقل، ۳۰۹؛ مقدسی، ۲۵: بادرد۔

[9]م خرداذبہ، ۲۶۔ اصطخری، ۲۹۵؛ حوقل، ۱۰۹؛ مقدسی، ۲۵۰؛ یعقوبی، ۲۹۳؛ رستہ ج، ۱۰۵: کِشّ، اور یہی صحیح ہے۔ اس کو سجستان والے کیش کے ساتھ خلط نہیں کرنا چاہیے۔ اصطخری (۲۳۸) اور ابن حوقل (۲۹۷) نے اُس کو کَسّ لکھا ہے اور اُس کو کِشّ۔ لیکن مقدسی (۴۹، ۲۹۷) نے دونوں کو کِشّ لکھا ہے۔

[10]م خرداذبہ، ۲۶؛ اصطخری، ۲۹۵؛ حوقل، ۳۴۷؛ یعقوبی، ۲۹۳؛ اور یہی نَخشَب ہے۔ مقدسی، ۲۸۲: نَخشَب۔

شمال مشرقی اعمال

جب کہ ہم مشرق کی جانب خراسان تک کا حال بیان کر چکے، جس میں ترکی سرحدیں ہیں — اور یہاں اسلام کی حد ختم ہو جاتی ہے، تو اب ہم ان مشرقی اعمال کا ذکر کرتے ہیں جو شمال کی جانب منحرف ہیں۔ اس کی ابتدا ہم حُلوان سے کرتے ہیں :-

اِرتفاع کورۂ حُلوان

کورۂ حُلوان کے متعلق ہم تشریح کر چکے ہیں کہ وہ پہلے اعمال العراق میں شامل تھا، پھر اعمال الجبل میں شامل کر دیا گیا۔ اس کورہ میں ماہ الکوفہ ماہ البصرہ، آذربیجان، ہمذان، الایغارین، قُم، ماسبذان، اور مہرجانقذق شامل ہیں۔ یہ سب کُورہ، الجبل کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں اور کسی صوبہ سے ان کا تعلق نہیں ہے۔ ان کا ارتفاع علی التفصیل یہ ہے :-

ماہ الکوفہ کے دو قصبہ ہیں: بالائی رساتیق کا قصبہ الدّینور ہے،
(۲۴۴) اور زیریں رساتیق کا قصبہ قرماسین ہے۔ الکوفہ کی حدود مغرب میں اعمالِ حُلوان، جنوب میں اعمالِ ماسبذان، مشرق میں اعمالِ ہمذان، اور شمال میں اعمالِ آذربیجان ہیں؛ اور اس کا ارتفاع اوسط تشخیص کے مطابق پچاس لاکھ درہم ہے۔

ماہ البصرہ کے قصبہ: نہاوند و بروجرد ہیں؛ اس کا ارتفاع اوسط تشخیص کے مطابق ۴۰۰۰۰۰۰ درہم ہے۔

ہمذان کا ارتفاع اوسط تشخیص کے مطابق ۱۷ لاکھ درہم ہے۔

ماسبذان کا اوسط ارتفاع گیارہ لاکھ درہم ہے۔ اس کے شہر (مدن) التیبرذان و اریجان ہیں۔

مہرجانقذق کا قصبہ الصّیمرہ ہے، اور اس کا اوسط ارتفاع گیارہ لاکھ درہم ہے۔

الایغارین، جو متعدد کور کی جاگیریں ہیں، ان کے قصبہ: کرَج و برُج ہیں، اور ان کا اوسط ارتفاع ۳۱ لاکھ درہم ہے۔

قُم و قاشان[1] کا اوسط ارتفاع نقدی کے حساب سے ۳۰ لاکھ درہم ہے۔

آذربیجان کے کور اَرْدَبیل، مَرَند، جابَروان، اور ورثان ہیں؛ اس کا قصبہ مدینۂ بَرْذَعہ ہے؛ اور اس کا اوسط ارتفاع ۴۵ لاکھ درہم ہے۔

اِرتفاع کورۂ الرّے

کورۂ الرّے ایک علٰحدہ کورہ ہے، مشرق میں ہمذان کی سرحد سے ملتا ہے اور دُنباوَند[2] اس سے منضم ہے۔ اس کا ارتفاع ۲۲ لاکھ درہم ہے۔

اِرتفاع کورۂ قزوین

کورۂ قزوین کا اِرتفاع ۲۳۷ھ کی جمعبندی کے لحاظ سے ۱۶ لاکھ ۲۸ ہزار درہم ہے۔

اِرتفاع ناحیۂ قُومس

ناحیۂ قُومس، الرّے کے شمال میں ہے۔ اس کے شہر (مدن)، دامغان و سمنان ہیں؛ اور اس کا ارتفاع گیارہ لاکھ پچاس ہزار درہم ہے۔

اِرتفاع جُرجان

جُرجان، قُومس کے شمال مشرق میں ہے، اس کا قصبہ جُرجان ہے
(۲۴۵) اور اس کا ارتفاع ۴۰ لاکھ درہم ہے۔

---

[1] اصطخری، ۱۹۵؛ حوقل، ۲۵۵؛ مقدسی، ۳۸۴: قاشان۔

[2] اصطخری، ۲۰۲؛ حوقل، ۲۶۵ — ابن رستہ، ۱۶۸؛ خرداذبہ، ۱۱۸؛ مقدسی، ۳۸۴: دُنباوَند۔

ارتفاع طبرستان

طبرستان، شمال کا آخری ناحیہ ہے، اس کے شہر دُمَدن، آمُل وسارِیہ ہیں، اور اس کا ارتفاع ۲۰۳ھ کی جمعبندی کے لحاظ سے ۰۰ء۶۳۱ء۱۰ درہم ہے۔ اس سے متصل مشرق کی جانب صحراءِ ترک ہے، اور شمال کی جانب البَبَر و الطَیلَسان۔

اعمالِ مغرب

اعمالِ مشرق کے ارتفاعات ہم بیان کر چکے، اب اعمالِ مغرب کے ارتفاعات کی طرف رجوع کرتے ہیں؛ ان میں الفُرات کی حد سے تکریت الطِیرہان، السِّن، اور البَوازیج ہیں، اور ان کا ارتفاع اوسط تشخیص کے لحاظ سے ۷۰ کروڑ[1] درہم ہے۔

ارتفاع المَوْصِل

پھر اس کے قریب المَوْصِل[2] اور اس کے اعمال ہیں۔ پہلے شہرِ زُوْر و الصَّامَغان و دَرَاباذ، المَوْصِل کے اعمال میں تھے، بعد میں الگ کر دیئے گئے۔ اعمال المَوْصِل میں سے شہر زُوْر، الصَّامَغان اور دَرَاباذ کا وظیفہ ۰۰ء۷۵ء۲ درہم ہے۔ رہا وہ علاقہ جس پہ اب اعمالِ المَوْصِل کا استقرار ہوا ہے — اور جو غربی جانب کورۂ الجزیرہ، کورۂ نِینَوی، کورۂ المَرْج، اقلیم بعذری[3]؛ اور شرقی جانب الحَدِیثہ، حَزّہ، بَہُندارا[4]، المَعْلَہ

---

[1] یہ تعداد بداہتہً غلط معلوم ہوتی ہے۔

[2] خُرداذبہ، ۹۴؛ ابن رستہ، ۱۰۶؛ داراباذ۔

[3] ابن خرداذبہ ۹۴؛ باعذرَی۔

[4] ابن خرداذبہ، ۹۴؛ باعذرَی۔ حوقل ۱۴۵؛ بَہُندارا۔

جبنتون[1]، الحنایہ، الثّلہ[2]، الدّینور، اور داسن[3] پر مشتمل ہے، اس کا اوسط ارتفاع ۶۳ لاکھ درہم ہے۔

اِرتفاع قردیٰ و بازبدیٰ

اعمال الموصل سے متصل جہتِ شمال میں قردی و بزبدیٰ[4] ہیں؛ اور انہی میں جبل الجودی ہے جس پر نوح (علیہ السلام) کی کشتی ٹھری تھی۔ ان کے قصبہ دو ہیں: ایک کا نام جزیرۂ بنی عمر[5] ہے اور دوسرے کا بائورین — جہاں سے نمک طیار کرکے کشتیوں میں العراق لایا جاتا ہے۔ اس کا ارتفاع اوسط تشخیص کے لحاظ سے ۳۲ لاکھ درہم ہے۔

اِرتفاع دِیارِ ربیعہ

پھر اس سے متصل دیار ربیعہ ہیں جن کے کُور یہ ہیں: بَلَد، بَعَرْبایا، نَصِیبِین، دارا، ماردِین، کفر تُوثا، تَلِّ بِسْجار، رأس العین، الخابور؛ اور ان تمام کور کا ارتفاع ۴۶۳۵۰۰۰ درہم ہے۔ (۲۴۶)

اِرتفاع کورِ ارزن و میافارقین

پھر جہت شمال میں دیار ربیعہ سے متصل ارزن و میّافارقین کے کُور ہیں، اور ان کا ارتفاع اوسط تشخیص کے لحاظ سے ۱۴ لاکھ درہم ہے۔

---

[1] ابن خرداذبہ، ۹۴: جبتون۔

[2] غالباً سابور، جیسا کہ ابن خرداذبہ (۹۴) نے لکھا ہے۔

[3] حوقل، ۲۱۲؛ بلد الداسن۔

[4] ابن خرداذبہ، ۹۵ و بازبدیٰ۔

[5] اصطخری، ۷۲؛ حوقل، ۱۳۸؛ مقدسی، ۱۳۶: جزیرہ ابن عمر۔

اِرتفاع طرؤن

اس سے متصل طرؤن کا علاقہ ہے، جو آرمینیہ کے اعمال سے ہے؛ اس کے حاکم پر سالانہ ایک لاکھ درہم مقرر ہیں۔

اِرتفاع بلادِ آرمینیہ

اس سے آگے جہت شمال میں بلادِ اِرمینیہ ہیں، جن کے کُوَر جُرزان، دَبیل، بَرزَند، سراج طیر، باجنیس، ارجیش، خلاط، السیسجان، اَرّان، کورۂ قالیقلا، اور البسفرجان ہیں؛ اس کا قصبہ نشوی ہے؛ اور اس کا اوسط اِرتفاع نقدی کے حساب سے چالیس لاکھ درہم ہے۔

اِرتفاع دیارِ مُضر

پھر مغرب میں اعمالِ دیارِ مضر ہیں: الرّہا، حَرّان، سَرُوج، المُدَیبر، البلیخ، تل موزن، رابیۂ بنی تمیم[1]، قریات الفرات، شاطی الفرات، مارح عمر[2] اور الفرات کی جانب غربی الہنی و المری۔ اور اس کا ارتفاع اوسط تشخیص کی رو سے ۶۰ لاکھ درہم ہے۔

اعمال طریق الفرات

اگر شمالی جہت کا لحاظ کئے بغیر، مغربی سمت کے لحاظ سے اعمالِ مغرب کی ترتیب قائم کی جائے، تو وہ ہیت سے عانہ و الرّحبہ اور قرقیسیا وغیرہ ہوتے ہوئے دیارِ مُضر سے جا ملتے ہیں، اور یہ اعمالِ طریق الفرات کہلاتے ہیں، ان کا ارتفاع ۲۹ لاکھ درہم ہے۔

---

[1] خُرداذبہ، ۳۰۷: الرّوابی۔

[2] " ، ۳۰۷: المازحین۔

ارتفاع جُندِ قِنَّسْرِین والعَواصِم

دیارِ مُضر کے بعد جانب غرب، الشام میں، جُندِ قِنَّسْرِین و العواصم کے اعمال ہیں، جن کے بڑے بڑے شہر (مدن) حَلَب، انطاکیہ اور مَنبج ہیں؛ ان کا ارتفاع سونے کے سکہ سے ۳۶۰,۰۰۰ دینار ہے۔

ارتفاع جُندِ حِمص

پھر اس سے متصل الشّام میں اعمال حِمص ہیں، جن کا ارتفاع (۲۴۷) ۱۸۰,۰۰۰ دینار ہے۔

ارتفاع جُندِ دِمَشق

پھر اس سے متصل الشّام میں اعمال جُندِ دِمَشق ہیں، جنکا ارتفاع ۱۱۰,۰۰۰ دینار ہے۔

ارتفاع جُندِ الاُرْدُن

پھر الشّام میں اعمال جند الاُرْدُن ہیں، جن کا ارتفاع ۹۰,۰۰۰ دینار ہے۔

ارتفاع جُندِ فِلَسْطِین

پھر الشّام میں اعمال جُندِ فلسطین اور مدینۃ الرَّملہ و بیت المقدس ہیں، جن کا ارتفاع سونے کے سکہ سے ۱۹۵,۰۰۰ دینار ہے۔

ارتفاع اعمال مصر و الاِسکندریہ

پھر مصر و الاسکندریہ کے اعمال ہیں۔ ان میں سے کچھ کور ارضِ الصّعید سے متعلق ہیں اور وہ یہ ہیں: الفَیُّوم، مَنَف، وَسیم، الشَّرقیہ، دِلاص

بوصیر کوریدس[1] یہاں خلیفہ ابوالعباس کے چچا محمد بن علی نے مروان
بن محمد کو قتل کیا تھا۔ البہنسی[2] القیس، طحا، الاشمونین، جیز شنودہ[3]، الصنا
سیوط[4]، شطب، قہقوہ[5]، اخمیم، الدیر، اثبابہ، فاو، ہوا، قنی[6]، دندرہ، قفط
الاقصر، ارمنت، اسنی[7]، ادفوشہ[8] اسوان۔ اور کچھ کور زیریں علاقہ
(اسفل الارض) سے متعلق ہیں، اور وہ یہ ہیں: صان، ابلیل، تمتو
اطرابیہ[10]، الطور، ایلہ، فاران، رابیۃ، الحجاز، الفرما، تونسا، دمیاط
تنیس، منوف، طوہ، سنجا، نتیدہ، الافراخون، (حصن) نقیزہ
العریش، دیصا، القس، صا، شباس، البدقون، قرطسا، خربتا
ترنوط، مصیل، الملیدس، دقہلہ، اخفو[11]، رشید، بشروط[12]۔ ان اعمال (۲۴۸)
کا ارتفاع سونے کے سکہ سے ۲۵ لاکھ دینار ہے۔

برقہ کے پیچھے القیروان ہے۔

مدینۃ السلام کی جنوبی سمت

نواحی میں سے جن کا ذکر ہم نے نہیں کیا سمت جنوبی کی نواحی

۱م یعقوبی، ۳۳۱؛ حوقل، ۱۰۵: بوصیر قوریدس۔

۲ حوقل، ۱۰۵؛ مقدسی، ۲۰۲: البہنسہ۔ یعقوبی، کتاب البلدان، ۳۳۱؛ مقریزی، ج ۱، ص ۲۳۳: البہنسا۔

۳ یعقوبی، ۳۳۲: دیر بوشنودہ۔

۴م خرداذبہ، ۸۱۔ حوقل، ۹۵؛ یعقوبی، ۳۳۱: اسیوط۔

۵م مقریزی، ج ۱، ۲۴۷۔ ابن خرداذبہ، ۸۱: قہقی۔ یعقوبی، ۳۳۱: قہقادہ۔

۶م خرداذبہ، ۸۱۔ مقدسی، ۲۴۳: قنی غیاث۔

۷ یعقوبی، ۳۳۴؛ مقریزی، ج ۱، ص ۲۳۶: اسنا۔

۸ یعقوبی، ۳۳۴: اتفو۔

۹ ابن خرداذبہ، ۸۴: تونہ۔

۱۰ یعقوبی، ۳۳۰: طرابیہ۔

۱۱ ابن خرداذبہ، ۸۲؛ حوقل، ۹۰: اخنا۔ ۱۲ ابن خرداذبہ، ۸۲: البشرود۔

ہیں ؛ اب ہم ان کی طرف راجع ہوتے ہیں :- اکناف جنوب میں سے العراق، نجد، الحجاز، مکہ، المدینہ، اور اعمال الیمن ہیں - پھر مشرق کی جانب مزکر عمان والیمامہ و البحرین کے اعمال ہیں۔

ارتفاع نجد

نجد کی ابتدا العراق کی جنوبی حد سے ہوتی ہے، اور وہ جیساکہ ہم بیان کرچکے ہیں، العذیب ہے۔ (نجد کا علاقہ) یہاں سے سیدھا الغور[1] تک، اور مغرب میں السماوہ کی ابتدائی حدود تک جاتا ہے۔ یہ الیمامہ کے اوپر واقع ہے۔ اس کے اکثر اعمال میں، ایک قلیل حصہ کے سوا، آبادی نہیں ہے۔ نجد میں طیّ نام کے دو معروف پہاڑ ہیں اور ان کے پانی مشہور ہیں۔ اس سے متصل الغور ہے، اور وہ حدِ نجد سے آخر حدود تہامہ تک ہے۔ اس کے اعمال مخالیف و اعراض کی طرف منسوب ہیں، جن میں سے : لِینَة، العُمق، نجران، قرن المنازل عُکاظ، الطائف، بیشہ[2]، جُرَش، تبالہ، کُتنہ، السّراة والمدینہ کے اعراض و اعمال ہیں۔ اس کی بڑی بڑی بستیاں (عمارات) طیبہ، یثرب، تیما، دومۃ الجندل، الفرُع، ذی المروہ[3]، وادی القری، مدین، خیبر، فدک، قریٰ عربیہ، سایہ، رہاط، السیالہ، الرّحبہ، غُراب، اور الاکحل ہیں۔ یہ پورا علاقہ الحرمین کہلاتا ہے، اس کا

---

[1] اس اسم کے تین معنی ہیں : ایک کورۂ دمشق میں اس نام کا پہاڑ ہے، اور وہ الغُور ہے۔ دوسرا ہراة و غزنہ کے درمیان ایک شہر ہے، اور وہ الغُور ہے۔ تیسرا جزیرۃ العرب میں ہے، اور یہ الغَور ہے۔

[2] بیشہ دو ہیں، ایک بیشہ ابن جاوان، اور ایک بیشہ بُعطان ؛ اور یہ دونوں ایک ہی رستہ پر ہیں جو شوالان ذی خشیم سے مکہ جاتا ہے۔ یہاں ان میں سے جس بیشہ کا ذکر ہے وہ آخر الذکر ہے۔

[3] ابن خرداذبہ، ۱۲۹: ذوالمروہ۔

ارتفاع ایک لاکھ دینار ہے۔

اِرتِفاع مَخالیف الیمن

اس کے جنوب میں الیمن کے اعمال و مخالیف ہیں۔ اس میں مخلاف صنعاد، مِخلاف صَعْدہ، مِخلاف شاکر، ہَمدان، صُدئی، جُعْفی، عَدَن، مارب حضرموت، خَولان، المہجرہ، السّلف، المعافر، یَحْصِب، زَبید، عکّ مہارع[1]، الالموک، رَیحان، مِخلاف بنی عامر[2]، جَوف مُراد، جَوف ہَمدان (۲۴۹) اور الشِحر ہیں۔ الیمن کا ارتفاع سونے کے سکہ سے ۶ لاکھ دینار ہے۔

اِرتِفاع البحرین

البحرین ہیں الرّمیلہ، جُواثا، الخطّ، الخطیف، السابُون، شوم المُشقّر، الدّارین، اور الغابہ ہیں۔ الیمامہ و البحرین کا ارتفاع اُس بندوبست (=نظم) کے لحاظ سے، جو ۲۳۷ھ میں ابن المدبر نے کیا تھا، سونے کے سکہ میں ۵۱۰،۰۰۰ دینار ہے۔

اِرتِفاع عُمان

عُمان کی مقررہ مالگذاری (=مقاطعہ) سونے کے سکہ میں ۳ لاکھ دینار ہے۔

یہ مملکت اسلام کے اعمال ہیں۔ ہم نے ارتفاعات کی جو مقادیر بیان کی ہیں وہ توسط کی بنا پر ہیں۔ بعض نواحی میں آج کل جو کمی بیشی ہوتی ہے اس کی طرف ہم توجہ نہیں کرتے، کیونکہ یہ کمی قلّتِ ضبط اور بےاحتیاطی کے باعث ہے۔ اور جن نواحی کی آمدنی بند ہو گئی ہے اس کا بھی یہی سبب ہے۔

---

[1] خرداذبہ، ۱۴۲؛ مقدسی، ۹۱: (مخلاف) مہارع۔

[2] خرداذبہ، ۱۴۰۔ مقدسی، ۸۹: مخلاف ابن عامر۔

قائمۂ ارتفاعات

یہاں ہم ان سب کے ذکر کا پھر اعادہ کرتے ہیں تاکہ غور کرنیوالا ان کو دیکھے۔ مجموعاً سونے کے سکہ کی رقمیں ۴۹،۲۰،۰۰۰ دینار ہوتی ہیں۔ اور اگر سونے کے سکہ کو پندرہ درہم فی دینار کے حساب سے چاندی کے سکہ میں منتقل کیا جائے تو ۷،۳۸،۰۰،۰۰۰ درہم ہوتے ہیں۔

سونے اور چاندی کے سکوں میں اسکی تفصیل

السّواد	۱۳،۰۲،۰۰،۰۰۰	درہم	
الاہواز	۲،۳۰،۰۰،۰۰۰	درہم	
فارس	۲،۴۰،۰۰،۰۰۰	درہم	
کرمان	۶۰،۰۰،۰۰۰	درہم	(۲۵۰)
مکران	۱۰،۰۰،۰۰۰	درہم	
اصبہان	۱،۰۵،۰۰،۰۰۰	درہم	
سجستان	۱۰،۰۰،۰۰۰	درہم	
خراسان	۳،۷۰،۰۰،۰۰۰	درہم	
حلوان	۹۰،۰۰،۰۰،۰۰۰	درہم ؏	
ماہ الکوفہ	۵۰،۰۰،۰۰۰	درہم	
ماہ البصرہ	۴۸،۰۰،۰۰۰	درہم	
ہمذان	۱۷،۰۰،۰۰۰	درہم	

؏ مصنف نے صفحہ ۴۳ پر حلوان کا ارتفاع بیان نہیں کیا ہے، اور یہ لکھا ہے کہ "یہ کورہ اعمال الجبل میں شامل ہے اور اس کے اعمال ماہ الکوفہ، ماہ البصرہ، اذربیجان، ہمذان الایغارین، قم، ماسبذان و مہرجان قذق ہیں؛ اور ان سب کے ارتفاعات الگ الگ بیان کیے ہیں"

ماسبذان	۱۲،۰۰،۰۰۰	درہم
مہرجانقذق	۱۱،۰۰،۰۰۰	درہم
الایغارین	۳۸،۰۰،۰۰۰	درہم
قم و قاسان	۳۰،۰۰،۰۰۰	درہم
آذربیجان	۴۵،۰۰،۰۰۰	درہم
الرے و دماوند	۲۰۰،۸۰،۰۰۰	درہم
قزوین زنجان ابہر	۱۸۲۸،۰۰۰	درہم
قومس	۱۱،۵۰،۰۰۰	درہم
جرجان	۴،۰۰،۰۰۰	درہم
طبرستان	۴۲،۸۰،۷۰۰	درہم
تکریت و الطیرہان و السن و البوازیج	۹،۰۰،۰۰۰	درہم
شہرزور و الصامغان	۲۷،۵۰،۰۰۰	درہم
کورہ الموصل	۶۳،۰۰،۰۰۰	درہم
قردی و بازبدی	۳۲،۰۰،۰۰۰	درہم
دیار ربیعہ	۹۶،۳۵،۰۰۰	درہم
ارزن و میافارقین	۴۲،۰۰،۰۰۰	درہم
مقاطعہ طرون	۱،۰۰،۰۰۰	درہم
آرمینیہ	۴۰،۰۰،۰۰۰	درہم
آمد	۲۰،۰۰،۰۰۰	درہم
دیار مضر	۶۰،۰۰،۰۰۰	درہم
اعمال طریق الفرات	۲۹،۰۰،۰۰۰	درہم

قنسرین والعواصم	۳,۶۰,۰۰۰	دینار
جند حمص	۲,۱۸,۰۰۰	دینار
جند دمشق	۱,۱۰,۰۰۰	دینار
جند الاردن	۱,۰۹,۰۰۰	دینار
جند فلسطین	۲,۵۹,۰۰۰	دینار
مصر والاسکندریہ	۲۵,۰۰,۰۰۰	دینار
الحرمین	۱,۰۰,۰۰۰	
الیمن	۶,۰۰,۰۰۰	
الیمامۃ والبحرین	۵,۱۰,۰۰۰	
عُمان	۳,۰۰,۰۰۰ عہ	

العراق کے ارتفاع میں مدینۃ السلام کے اہل الذمۃ کا جزیہ ۲ لاکھ درہم داخل ہے۔

عہ اِس تا اور اُس تفصیل میں، جو صفحات گذشتہ میں بیان ہوئی ہے، بعض جگہ اختلاف ہے اور وہ حسب ذیل ہے:-

ص ۲۳۹	السواد	۱۱,۴۴,۵۷,۶۵۰	درہم
ص ۲۴۲	الاہواز	۲,۳۰,۰۰,۰۰۰	درہم
ص ۲۴۳	خراسان	۳,۷۰,۰۰,۰۰۰	درہم
ص ۲۵۰	ماسبذان	۱۱,۰۰,۰۰۰	درہم
ص ۲۵۰	الایغارین	۳۱,۰۰,۰۰۰	درہم
ص ۲۵۰	قزوین	۱۶,۲۸,۰۰۰	درہم
ص ۲۵۰	طبرستان	۱۱,۶۳,۰۷۰	درہم
ص ۲۵۰	تکریت	۷۰,۰۰,۰۰,۰۰۰	درہم
ص ۲۵۱	دیار ربیعہ	۴۶,۳۵	درہم
ص ۲۵۱	آرزن ومیافارقین	۴۱,۰۰۰	درہم
ص ۲۵۱	حمص	۱,۱۸,۰۰۰	دینار
ص ۲۵۱	فلسطین	۱,۹۵,۰۰۰	دینار

مملکت اَبَرویز کی جبایۃ

(۲۵۲) کہا جاتا ہے کہ کسریٰ اَبَرویز (خسرو پرویز) نے اپنی حکومت کے اٹھارویں سال اپنی مملکت کی جبایۃ کا شمار کرایا۔ اس کے قبضہ میں اعمال مغرب کے اس جانب، جس کی سرحد ہیت تھی، — اور یہ وہ علاقہ ہے جس کو ہم مغربی علاقہ سے موسوم کرتے ہیں، اور جس پر رومیوں کا قبضہ تھا — السّواد اور وہ تمام نواحی شامل تھے جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔ اَبَرویز کی مملکت کی کل جبایۃ سونے کی شکل میں سات لاکھ بائیس ہزار مثقال تھی، جو چاندی کے سکہ میں ۶۰ کرور درہم ہوتے ہیں۔

قدامہ کہتا ہے کہ یہ نواحی میرے نزدیک وہی ہیں جو اس زمانہ میں تھیں۔ نہ ان کی زمینیں معدوم ہوئی ہیں، اور نہ ان کے بسنے والے فنا ہوئے ہیں۔ البتہ ضرورت اس کی ہے کہ ان کا انتظام کرنیوالے میں اول خوف خدا ہو اور اس کے بعد درایت اور عدل و عفت، تاکہ معاملات درست ہوں، اور تدبیر ایک نظام کے تحت آجائے۔ پھر اتنا مال آئے گا کہ تعجب کرنے والا تعجب کرے گا۔

ساتواں باب

ثغور الاسلام، اور ان کے گرد رہنے والی اقوام و امم کا ذکر

ثغور

اسلام کی مخالف اقوام و امم تمام اطراف سے اس کو گھیرے ہوئے ہیں، اور اس کی عملداری کی آخری حدوں پر آباد ہیں۔ ان میں سے بعض اس کے دارالمملکت سے قریب ہیں اور بعض دور۔ ملوک طوائف، جن کا بادشاہ ذُوالقرنَین تھا، پانسو گیارہ برس مُلکُ الرُّوم کے باجگزار رہے؛ حتیٰ کہ اَرْدشیر بن بابک نے طویل سعی و مشقت سے مملکت کو جمع کیا، اور اُس وقت سے اُس ادائے خراج کا سلسلہ بند ہو گیا جو فارس روم کو بمشقت دیتا تھا۔ پس لازم ہے کہ مسلمان اپنے اعداء کی جماعتوں کا خوف رومیوں سے زیادہ نہ کریں۔ اس باب میں آیات بھی وارد ہوئی ہیں جن سے اس بات کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے جو ہم نے کہی ہے۔ اور اللہ ہی اپنی قدرت سے مصلحت کیلئے توفیق عطا کرنے والا ہے۔

رومیوں کی اس حیثیت کو دیکھتے ہوئے، جو ہم نے بیان کی ہے

دوسری سرحدوں سے قبل ان سرحدوں کا ذکر کرتے ہیں جو ان کے (۲۵۳)
ملک کے مقابل واقع ہیں۔ ان میں سے بعض بری ہیں جو خشکی کیجانب
دشمن کے ملک سے متصل ہیں؛ اور بعض بحری ہیں، جو سمندر کی جانب
دشمن کے ملک سے قریب اور اس کے مقابل ہیں؛ اور بعض میں یہ
دونوں وصف جمع ہیں، اور ان کے باشندوں سے بر و بحر دونوں
میں مغازی ہوتے ہیں۔ ثغور البحریہ علی الاطلاق الشام و مصر کے
پورے سواحل ہیں۔ اور جن میں بر و بحر دونوں مجتمع ہیں وہ ثغور
الشامیہ ہیں؛ اور انھی سے ہم اس بیان کی ابتدا کرتے ہیں۔

ثغور الشامیہ

یہ ثغور طرسوس، اذنہ، المصیصہ، عین زربہ، الکنیسہ، الھارونیہ
بیاس اور نقابلس ہیں عہ اور ان کا ارتفاع تقریباً ایک لاکھ دینار ہے،
جو ان کی مصالح اور ہر قسم کی ضروریات پر صرف کردیا جاتا ہے۔ اور
وہ ضروریات چوکی پہرہ، جاسوسی، خبررسانی؛ اور دروں، تنگناؤں اور
قلعوں کے مامورین، اور ایسے ہی دوسرے امور ہیں۔ اس کے علاوہ
ان سرحدوں کی حفاظت پر جو باقاعدہ و بے قاعدہ فوج رہتی ہے،
اور مغازی صوائف وشواتی کے مصارف کی مقدار سالانہ دو لاکھ سے
تین لاکھ دینار تک ہوتی ہے۔ ان سرحدوں سے متصل، دشمن
کے ممالک میں سے خشکی کی جانب القباذق ہے، جو الناطلیق عہ کے
قریب واقع ہے؛ اور تری کی جانب سلوقیۃ ہے۔ ان سرحدوں کے
عواصم، اور ان کے آگے کی زمینیں ہماری جانب اسلامی علاقہ میں ہیں۔
ان میں سے ہر مقام عاصم کہلاتا ہے، اس لئے کہ وہ سرحد کی حفاظت
کرتا ہے، اور نفیر کے موقع پر ان کو مدد دیتا ہے۔ پھر اہل انطاکیہ

عہ خردادبہ، ۱۰۷، الناطلوس۔

والجُومَہ والقوُرس ان کی مدد کو پہنچتے ہیں۔

ثُغُورِ الجَزَرِیَّۃ

ان ثغور کی دائیں جانب شمال میں وہ سرحدیں ہیں جو ثُغُورِ الجزَرِیَّۃ کے نام سے معروف ہیں۔ ان میں ثغورِ شامیہ سے متصل پہلا سرحدی مقام مَرعَش ہے، اور اس سے ملا ہوا الحَدَث ہے۔ پہلے اس سے متصل زِبَطرہ تھا، جو المُعتَصِم کے زمانہ میں برباد ہوگیا۔ المُعتَصِم کے بلادِ عدو پر حملہ کرنے اور فتح عَمُّورِیَّۃ کا واقعہ مشہور ہے۔ اس مہم میں جب وہ زِبطَرہ پہنچا تو یہاں اور اس کے قریب اس نے متعدد قلعہ بنوائے تاکہ وہ اس کے قائم مقام ہوں۔ یہ قلعے حصن طبارجی، حِصن الحیبنیہ[1]، حصن بنی المومن، اور حصن ابن رَحوَان کے نام سے معروف ہیں۔ ان قلعوں سے متصل ثُغر کَیسُوم ہے، اس کے بعد حصن منصور، (۲۵۴) پھر شِمشاط، اور پھر مَلَطِیَۃ — اور ان تمام سرحدی مقامات میں یہی ایک مقام ہے جو دشمن کے ملک میں نکلا ہوا ہے؛ دوسرے سرحدی قلعوں کو کسی نہ کسی دَرب یا عَقَبَہ نے دشمن کے ملک سے جدا کر رکھا ہے، لیکن ثغر مَلَطِیَۃ دشمن کے ملک کے ساتھ ایک ہی بُقعہ اور ایک ہی زمین پر واقع ہے۔ ان ثغور کے مقابل بلدالرّوم میں خَرشنہ[2] و عمل الخالدیَّۃ ہیں۔ اس علاقہ میں ایک قوم رہتی تھی جس کو البَنیاقلہ کہتے تھے۔ یہ لوگ رومیوں میں سے تھے، لیکن ان سے اکثر مذہبی مسائل میں اختلاف رکھتے تھے، اس لئے وہ مسلمانوں سے ملے ہوئے تھے، غزواۃ میں ان کی اعانت کرتے تھے، اور ان سے مسلمانوں کو بہت کچھ مدد حاصل ہوتی تھی۔ بعد میں

---

[1] مقدسی، ۵۴: الحسنیہ۔

[2] حوقل، ص ۱۲۹: خرشنہ۔

یہ لوگ اہل ثغور کے بُرے برتاؤ، اور مدیرین کی قلتِ شفقت کے باعث دفعتہً اس مقام کو چھوڑ کر مختلف ممالک میں چلے گئے، اور ان کی جگہ وہ آرمن آباد ہو گئے جو ملیح الارمنی کی قوم سے ہیں؛ اور انھوں نے مضبوط قلعہ بنا لئے، کثیر ساز و سامان جمع کیا، اپنی جنگی طاقت بڑھائی اور لوگوں کے لئے اک مصیبت بن گئے۔ ان ثغور کا ارتفاع ملطیہ سمیت ۷۰ ہزار دینار ہے، اس میں سے ۴۰ ہزار دینار ان کی مصالح پر صرف کئے جاتے ہیں۔ اور ۳۰ ہزار بچتے ہیں جس میں اولیاء و صعالیک[1] کے نفقات کے لئے کم از کم ۱۲۰۰۰۰ دینار، اور زیادہ سے زیادہ ۲۰۰۰۰۰ دینار کی مزید احتیاج ہوتی ہے، جس سے پورا خرچ دو لاکھ دینار تک پہنچ جاتا ہے۔ جنگوں کے اخراجات اس سے الگ ہیں۔ یہی ثغور ان کا واسطہ ہوتی ہیں، انہی سے نکل کر غنیم کے ملک پر حملہ کئے جاتے ہیں، اور جیسی جنگ ہوتی ہے ویسا ہی خرچ ہوتا ہے۔ ان ثغور کے عواصم دُلوک و رَعبان و مَنبج ہیں۔

ثُغُورِ البکریۃ

ان ثغور سے متصل دائیں جانب شمال میں وہ ثغور ہیں جو البکریۃ کہلاتی ہیں۔ یہ سُمیساط، حانی و ملکیین ہیں؛ اور اس کے قلعہ جَمح، حَوران اور الکلس وغیرہ ہیں۔ اس کے شمال میں ثغر قالیقلا ہے، جو اسی سرحد کا ایک حصہ ہے۔ لیکن یہ اس سے کچھ الگ سی ہو گئی ہے اس لئے کہ اس کے اور ان کے درمیان بعید مسافت ہے۔ اس کے مقابل اعمال الرّوم میں سے الارمنیاق کی (پوری) عملداری، اور الخالدیۃ کی عملداری کا ایک حصہ ہے پھر اسکے قریب افلاغونیۃ[2] کی عملداری ہے، جو بلاد الخزر سے متصل ہے

---

[1] مراد باقاعدہ و بے قاعدہ فوج ہے۔

[2] مقدسی، ۱۵۰، الافلاغونیہ۔ ابن خرداذبہ، ص ۱۰۵: اَفلاجُونیہ۔

ان ثغور کا ارتفاع سالانہ ۱۳ لاکھ درہم ہے۔ ان کی مصالح، اور ان کے قلعوں، اور ان کی محافظ فوج کے نفقات و اَرزاق کے لئے اس رقم کے علاوہ مزید ۱۷ لاکھ درہم کی احتیاج ہوتی ہے، اس طرح ان کا کل خرج ۳۰ لاکھ درہم ہے۔

ثغور البحریۃ

ثغور البحریہ یہ ہیں: سواحل جُند حمص — اَنطرطوس، بُلُنیاس، اللاذقیہ، جبلہ، الہریاذہ۔ سواحل جُند دمشق — عِرقہ، طرابلس[1]، جُبَیل، بیروت، صیدا، حصن القرفند، عَذقون[2]۔ سواحل جُند الاُردن — صُور و عکّا، — صور میں مراکب (= جہازوں) کی صناعت ہوتی ہے۔ سواحل جند فلسطین — قیساریہ، اَرسُوف، یافا، عسقلان، غزہ۔ سواحل مصر — رفح، الفرما، العریش۔

اُسطُول

ثغورالشامیہ کی بحری جنگوں میں الشام و مصر کے جو جنگی جہاز جمع ہوتے ہیں ان کی تعداد ۵۰ سے ۱۰۰ تک ہے۔ غُزاۃ جب سمندر کی طرف روانہ ہونے لگتے ہیں تو مصر و الشام کے لوگ الگ الگ لئے جاتے ہیں، اور ان کے لئے تمام ضروری سامان قبرس میں جمع رہتا ہے۔ مراکب کے مجموعہ کو اُسطول کہتے ہیں، جس طرح خشکی میں لشکروں کے مجموعہ کو مُعَسکر کہا جاتا ہے۔ شامی و مصری مراکب کے تمام امور کا مدیر صاحب ثغورالشامیۃ ہے۔ جب مصر و الشام کے اُسطول جنگ پر جاتے ہیں تو ان کا خرج ایک لاکھ دینار ہوتا ہے۔

---

[1] اصطخری، ۶۶: طرابلس الشام۔
[2] یاقوت، ج ۶، ص ۱۳۱، عذقون۔

رومیوں کے متعلق چند مفید باتیں

رومی جیوش کی ترتیب

جب کہ ہم نے ثغور الرومیہ، اور ان کے اسباب کا ذکر کیا ہے، تو اس میں کچھ ہرج نہیں معلوم ہوتا کہ رومیوں کے متعلق کچھ مفید معلومات بیان کردی جائیں۔ پہلی قابلِ ذکر چیز ان کے جیوش کی ترتیب ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بطریق دس ہزار فوج کا رئیس ہوتا ہے۔ اور ہر بطریق کے ساتھ دو طُوَرمَرخ[1] ہوتے ہیں، جن میں سے ہر طُوَرمَرخ کے ماتحت پانچ ہزار فوج ہوتی ہے۔ اور ہر طُوَرمَرخ کے ساتھ پانچ طُرن جار ہوتے ہیں، جن میں سے ہر ایک کے تحت ایک ایک ہزار فوج ہوتی ہے۔ (۲۵۶) پھر ہر طُرنجار کے ساتھ پانچ قُومس ہوتے ہیں جو دو دو سو سپاہ کے رئیس ہوتے ہیں۔ اور ان کے تحت پانچ قمطُرخ[2] ہوتے ہیں جو چالیس چالیس سپاہ کے رئیس ہوتے ہیں۔ اور ان کے تحت چار دَاقرخ ہوتے ہیں، اور وہ دس دس سپاہ کے رئیس ہوتے ہیں۔

ان کی فوج کی تعداد یہ ہے:۔ قُسطنطینیہ میں، جو بادشاہ کا دارالسلطنت ہے، ۲۴ ہزار سوار اور ۸ ہزار پیادہ۔ سواروں کی چار قسمیں ہیں: ایک الاسکلاریۃ، جن کی تعداد چار ہزار ہے، یہ خاص دُمُستق کبیر کے تحت رہتے ہیں، جو فوج کا بخشی اور پوری جماعت کا رئیس ہوتا ہے۔ دوسرے الخُفّ، اس میں بھی چار ہزار سوار ہوتے ہیں۔ تیسرے اروس (؟ ارثموس) اس میں بھی چار ہزار سوار ہوتے ہیں،

---

[1] خُردادبہ، ۱۱۱؛ حوقل، ۱۳۰: طرماخ؛ الخوارزمی، ۶۴: الطَّرخان

[2] خُردادبہ، ۱۱۱: قنطرخ۔ [3] الخوارزمی، ۶۴: دُمُشتق

ان کا کام نگہبانی ہے ؛ ان کا افسر طرُون جار ہوتا ہے۔ چوتھے فداطن (؟)، یہ خاص بادشاہ کے ساتھ نکلتے ہیں جب کبھی وہ سفر کو نکلے ؛ ان کی تعداد بھی چار ہزار ہے۔

پیدل فوج دو قسموں پر منقسم ہے، ایک اہلما (؟) دوسری مومرہ (؟ نُومِرَہ) اور دونوں قسموں میں چار چار ہزار فوج ہوتی ہے۔

اَعمالِ سلطنت

(۲۵۷) رہے اُن کے اعمال، تو وہ کل چودہ ہیں ؛ جن میں سے تین اعمال اُس خلیج کی دوسری جانب ہیں، جو بلادالرُّوم کو قطع کرتی ہوئی الشام کی جانب گرتی ہے، اور اس کا ذکر اس سے قبل ہوچکا ہے، اور وہ یہ ہیں :-

طابلا[1] اسی میں قُسطَنطِی نیہ ہے۔ اس کی حدود یہ ہیں ؛ مشرق میں مقدم الذکر خلیج، جنوب میں بحرالشام، شمال میں بحرالخزر، اور مغرب میں ایک دیوار، جو بحرالشام سے بحرالخزر تک گئی ہے ؛ اس کا طول چار یوم کی مسافت ہے، اور یہ قسطنطی نیہ سے دو منزل پر ہے۔ اس سے متصل دوسرا عمل ترَاقیہ ہے۔ اس کی حد جہت مشرق میں مقدم الذکر دیوار ہے، اور جنوب میں مَقدُونیہ کی عملداری، مغرب میں بلاد بُرجان، اور شمال میں بحرالخزر، اس کا طول گیارہ دن کی مسافت ہے، اور عرض بحرالخزر سے عمل مَقدُونیہ تک تین دن کی مسافت ہے۔ اس کا والی اُصطرطیقوُس کہلاتا ہے، اور اس میں پانچ ہزار فوج رہتی ہے[2] اور خلیج کی اِس جانب گیارہ عمل ہیں :-

ایک اَفلاَغونیہ اس کے لشکر میں دس ہزار سپاہ ہیں۔

---

[1] م ابن الفقیہ، طلایا - خُرداذبہ، ۱۰۵ : طافلا

[2] مصنف نے مقدونیہ کا ذکر نہیں کیا۔

اس سے متصل غربی جانب الابطیاط[1] ہے۔ لغت عربی میں اس کے معنے ہیں، کان اور آنکھ۔ یہ عملداری بلاد الرّوم کی ناف ہے، اس کے باشندہ صاحب حرب نہیں ہیں۔ اس لئے کہ ان تک مسلمانوں اور دوسری قوموں کے مغازی کی پہنچ نہیں ہے۔ اس کی غربی جانب خلیج ہے شمال میں بحرالخزر، مشرق میں عمل الاَفلاَغونیہ، اور جنوب میں عمل الاُبسیق۔ اس کے لشکر میں چودہ ہزار سپاہ ہیں۔

الابطیاط سے متصل الاُبسیق کی عملداری ہے۔ اس کی غربی حد خلیج، شمالی حد الابطیاط، جنوبی حد النّاطلیق، اور مشرقی حد عمل الطرقسیس[2] ہے، اس کے لشکر میں ۶ ہزار سپاہ ہیں۔

الاُبسیق سے متصل عمل الطرقسیس ہے۔ غربی جانب سے اس کی حد خلیج، شمال میں الاُبسیق، مشرق میں النّاطلیق، اور جنوب میں بحرالشام ہے۔ اس کے لشکر میں ۶ ہزار سپاہ ہیں۔

اس سے متصل النّاطلیق کی عملداری ہے، اس کے معنے ہیں: "مشرقی"۔ یہ اعمال الروم میں سب سے بڑی عملداری ہے۔ غرب میں الاُبسیق تک، جنوب میں بحرالشام کے قریب سلوقیہ تک، مشرق میں القبادُوق تک، اور شمال میں البُقلّار تک وسیع ہے۔ اس کے لشکر میں پندرہ ہزار سپاہ ہیں۔ مدینۂ عمُوریّہ، جسے المعتصم نے فتح کیا تھا، اسی میں واقع ہے۔

اس سے متصل سلوقیہ کی عملداری ہے جو ناحیۂ بحرالشام میں ہے۔ اس کی حدود میں پہلی حد مغرب میں النّاطلیق، جنوب میں سمندر، شمال میں الطرقسیس، اور مشرق میں ناحیۂ قَلَمیۃ اللامس کی طرف دَربِ طرسوس ہے۔ اس کے لشکر میں پانچ ہزار سپاہ ہیں۔

---

[1] ابن خُردازبہ: الاُفطی ماطی۔
[2] " " ۱۰۶، ترقیس۔

اس سے متصل القبادق کی عملداری ہے۔ اس کی حد جہت جنوب میں جبل طرسوس و اذنہ و المصیصہ، جہت مغرب میں اعمال سلوقیہ، شمال میں الناطلیق، اور مشرق میں اعمال خرشنہ ہیں۔ اس کے لشکر میں چار ہزار سپاہ ہیں۔

اس سے متصل خرشنہ کی عملداری ہے۔ اس کی جنوبی حد القبادق، مشرقی حد دروب ملطیہ، شمالی حد عمل الارمنیاق، اور مغربی حد عمل البقلار سے متصل ہے۔ اس کے لشکر میں چار ہزار سپاہ ہیں۔

اس سے متصل البقلار کی عملداری ہے۔ اس کی ایک حد الناطلیق والبطیاط ہے، دوسری القبادق، تیسری خرشنہ، چوتھی الارمنیاق۔ اس کے لشکر میں ۸ ہزار سپاہ ہیں۔

پھر الارمنیاق کی عملداری ہے۔ اس کی ایک حد افلاغونیہ سے، دوسری عمل البقلار سے، تیسری عمل خرشنہ سے، اور چوتھی عمل الخالدیہ و بحرالخزر سے ملتی ہے۔ اس کے لشکر میں چار ہزار سپاہ ہیں۔

پھر الخالدیہ کی عملداری ہے۔ اس کی ایک حد بلاد ارمینیہ سے دوسری بحرالخزر سے، اور تیسری اور چوتھی عمل الارمنیاق سے ملتی ہے۔ اس کے لشکر میں چار ہزار سپاہ ہیں۔

اس طرح ان گیارہ اعمال کی کل فوج، سوار و پیادہ سمیت ۷۰ ہزار ہے۔ یہی اعمال ہمارے (ممالک کے) مقابل ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ جو اعمال ہیں ان کے لشکروں پر اعتماد نہیں ہے، مگر ان کو فوجی خدمت کے لئے طلب کیا جا سکتا ہے۔ (۲۵۹)

صوائف و شواتی

اب ہم ایام جنگ کا ذکر کرتے ہیں، تاکہ لوگوں کو اس کا علم ہو

عہ گرمائی اور سرمائی مہمیں۔

اور یاد رہے - اہل الثغور میں سے جو باخبر لوگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ سخت جنگ وہ ہے جو الرَّبیعیّہ کہلاتی ہے۔ اس کا زمانہ آیار (مئی) کی دس سے شروع ہوتا ہے، جب کہ لوگ اپنے جانوروں کو خوب کھلا پلا لیتے ہیں، اور ان کے گھوڑوں کی حالت اچھی ہوتی ہے؛ اسی حالت پر وہ ۳۰ دن، یعنے آیار کے بقیہ ایام اور حَزِیران (جون) کے دس دن گزارتے ہیں، کیوں کہ اس زمانہ میں ان کو بلاد الرُّوم میں چارہ ملتا ہے، اور اس طرح ان کے جانور دوبارہ ربیع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ پھر وہ واپس ہوکر ۲۵ دن، یعنے حَزِیران کے باقی دن؛ اور تَمُّوز (جولائی) کے پانچ دن قیام کرتے ہیں، حتیٰ کہ جانور قوی و توانا ہوجاتے، اور لوگ الصائفہ کے لئے جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ تَمُّوز کی دس کو جنگ کے لئے نکلتے ہیں، اور واپسی کے وقت تک، یعنے ۶۰ دن ٹھہرتے ہیں۔

الشَّواتی کی نسبت میں نے تمام تجربہ کار اہل سرحد کو کہتے سنا ہے کہ اگر وہ ناگزیر ہو تو وہ ایسی ہونی چاہیئے جس میں دور تک جانا نہ ہو؛ زیادہ سے زیادہ بیس دن کی مسافت پر جانا چاہیئے، تاکہ آدمی اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر جو کچھ لے جاسکے وہ اس کے لئے مکتفی ہو۔ حرب سُباط (فروری) کے آخر میں کرنی چاہیئے، اور حملہ کرنے والے آذار (مارچ) کے ایام گزرنے تک وہاں قیام کریں، اس وقت وہ غنیم اور اس کے گھوڑوں کو ضعیف ترین حالت میں پائیں گے، اور ان کے مواشی بکثرت ہاتھ آئیں گے۔ پھر وہ واپس آجائیں، اور اپنے جانوروں کو ربیع کا چارہ کھلائیں۔

شمال مغربی سرحدیں

اب ہم ان سرحدوں کا ذکر کرتے ہیں جو شمال کیجانب رومی

سرحدوں سے متصل ہیں۔ ان کی ابتدا ہم دائیں جانب سے کرکے مملکت اسلام کے اطراف سرحد پار پھرتے ہوئے روم تک پہنچ جائیں گے۔
اَرْمِینِیَّہ سے خُوارِزم تک، جو خراسان کی عملداری میں ہے، اَلخزر کی سرحد ہے۔ جب اَنُوشِروان بن قُباذ حکمراں ہوا تو اس نے اَرْمِینِیَّہ میں مدینۃ الشَّابران و مدینۃ مَسْقَط و مدینۃ الباب والابواب (دَربَند) — اس کا نام ابواب اس لئے تھا کہ یہ پہاڑی رستوں پر بنایا گیا تھا — تعمیر کئے، اور ان میں اپنے لشکر کا ایک گروہ آباد کیا جن کو السیاسیجیین کہا جاتا تھا۔ جب اسے اَلخزر کی دست درازی کا خوف (۲۶۰)
ہوا تو اس نے ان کے بادشاہ کو صلح و موادعت کے لئے لکھا اور یہ خواہش کی کہ دونوں کا معاملہ واحد ہو جائے۔ اسی کے ساتھ اس نے اُلخزری کو اپنے سے مانوس کرنے کے لئے اس کی لڑکی سے اپنا پیام دیا، اور اس کو اپنی مُصاہرَت (= دامادی) میں لینے کی رغبت ظاہر کی۔ چنانچہ اس نے ایک لڑکی کو، جو اس کے قصر میں تھی اور اسکی کسی بیوی نے اسے بیٹی بنا لیا تھا، اُلخزریٰ کے پاس بھیج دیا، اور ظاہر کیا کہ یہ اس کی بیٹی ہے۔ اس کے جواب میں اُلخزری نے بھی اپنی لڑکی پیش کی۔ اس کے بعد اَنوشِروان اس سے ملنے گیا، اَبَرشَلِیَّہ پر دونوں کی ملاقات ہوئی، کئی دن خوب صحبتیں رہیں، دونوں باہم گھل مل گئے، اور دونوں نے ایک دوسرے کو اپنی صداقت و اکرام کا ثبوت دیا۔ پھر ایک دن اَنوشِروان نے اپنے ثقہ اور خاص آدمیوں کو بھیجا کہ وہ جاکر اُلخزریٰ کے لشکر میں آگ لگادیں۔ جب صبح ہوئی تو اس نے اَنوشِروان سے اس کی شکایت کی، اَنوشِروان نے صاف انکار کر دیا، اور کہا مجھے اس کی مطلق خبر نہیں۔ کچھ دن گزرنے کے بعد اَنوشِروان نے اپنے آدمیوں کو پھر یہی حکم دیا، اور جب

ع اصطخری، ۱۸۴؛ ابن حوقل، ص ۱۶۹۔

وہ دو بارہ لشکر میں آگ لگا چکے تو وہ بہت بگڑا، مگر انُوشِروان نے رفق و معذرت سے اس کو منالیا، اور وہ راضی ہو گیا۔ پھر انُوشِروان نے خود اپنے لشکر کی ایک جانب آگ پھینکنے کا حکم دیا، جس سے لکڑی اور پھونس کے چھپر جل گئے، اور صبح کو الخزری سے سخت شکایت کی اور کہا، قریب تھا کہ تمہارے آدمی میرے لشکر کو تباہ و برباد کر دیتے، تم نے محض گمان پر مجھ سے بدلہ لیا ہے۔ الخزری نے بحلف کہا کہ جو کچھ ہوا مجھے اس کا مطلق علم نہیں۔ اس پر انُوشِروان نے کہا، بھائی! (معلوم ہوتا ہے کہ) میرے اور تمہارے لشکر کو یہ صلح ناگوار ہوئی ہے؛ کیونکہ ہمارے درمیان جو غارت گریاں ہوتی تھیں اور ان سے لوگوں کو جو منافع حاصل ہوتے تھے، ان کا سلسلہ اِس صلح سے منقطع ہو گیا ہے! مجھے خوف ہے کہ یہ لوگ ایسے جھگڑے پیدا کریں گے جس سے ہمارے قلوب صاف اور خالص ہونے کے بعد پھر مکدر ہو جائیں گے، اور ہم رشتہ داری و مودّت قائم ہونے کے بعد پھر عداوت کی طرف واپس ہو جائیں گے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ تم مجھے ایک دیوار بنانے کی اجازت دو، جو میرے اور تمہارے درمیان حائل ہو؛ اس میں ہم ایک دروازہ بنا دیں گے، جس سے یہ ہو گا کہ تمہاری طرف سے ہماری طرف، سوا اس کے جسے ہم چاہیں، کوئی نہ آسکیگا۔ الخزری نے یہ بات مان لی، وہ واپس ہو گیا، انُوشِروان دیوار بنوانے کے لئے وہیں ٹھیر گیا، اس نے دیوار بنوائی، سمندر کی طرف اس کی نیو میں پتھر اور سیسہ دیا، اور اس کی بلندی تین سو ذراع رکھی، اور اسے پہاڑوں سے ملا دیا۔ پھر اس نے حکم دیا کہ پتھر کشتیوں میں (۲۶۱) بھر بھر کے لائے جائیں اور سمندر میں غرق کئے جائیں؛ جب پتھر پانی کی سطح تک پہنچ گئے تو ان پر اس نے دیوار بنوائی جو پانی میں تین میل تک گئی۔ دیوار کی تعمیر سے فارغ ہو کر اس نے مدخل پر لوہے کے دروازہ لگوائے، اور اس پر سو سوار مقرر کئے کہ وہ اسکی حفاظت

کریں۔ اس سے قبل اس سرحد کی حفاظت کے لئے پچاس ہزار سپاہ کی ضرورت ہوتی تھی۔ مدخل پر اس نے ایک دبابہ بھی نصب کیا۔ اس کے بعد الخزری سے کہا گیا کہ اس نے تجھ سے مکر کیا ہے، اور تیرے ساتھ اپنی بیٹی کی جگہ کوئی اور لڑکی بیاہ دی ہے اور اب وہ تجھ سے محفوظ ہو گیا ہے؛ لیکن وہ اس کے خلاف کچھ نہ کر سکا۔ اس وقت سے الخزر کی غارت گریاں اطرافِ ارمینیۃ تک محدود رہ گئیں، حال آں کہ انھوں نے اس سے قبل ارمینیۃ کو برباد کر دیا تھا۔

اس مقام سے متصل دائیں جانب الدّیلم، جیلان، الببر اور الطیلسان کی سرحدیں ہیں۔ فارسی میں حصن قزوین کا نام کشوین تھا، جس کے معنے ہیں: وہ حد جس کی نگہداشت کی گئی ہو؛ اس کے اور الدّیلم کے درمیان ایک پہاڑ ہے، یہاں ہمیشہ فارسیوں کے اَسْوار مقیم رہتے تھے، اور دیلمیوں سے ان کی صلح نہ ہونے کی صورت میں ان کو روکتے، اور ان کے لیٹروں سے اس کی حفاظت کرتے تھے۔ دَشتَبیٰ[۱] الرّے اور ہمذان کے درمیان منقسم تھا، اس کے ایک حصہ کو الرّازی کہتے تھے، اور دوسرے کو الہمذانی۔ ابتداء اسلام میں مسلمانوں کے مغازی دَشتَبیٰ و اَبہر پر ہوتے تھے۔ اَبہر ایک قلعہ ہے جس کے متعلق لوگوں کا خیال ہے کہ اس کو اکاسِرہ میں سے کسی نے چشموں پر بنایا تھا۔ الدّیالمہ کے احوال ہمیشہ مذبذب رہے؛ ان کی کوئی شریعت ہے اور نہ انھیں کسی کی اطاعت پر قرار۔ فتح ہونے کے بعد انھوں نے بارہا نقضِ و غدر کیا ہے، اور ان میں اب تک امورِ مُستفظعہ: مثلِ قتلِ اطفال و فجور فی المساجد اور ترکِ صلاۃ و فرائض کا رواج ہے۔

---

[۱] یاقوت، ج ۴، ص ۵۸۰؛ اصطخری، ۲۱۴؛ حوقل، ۲۷۴: دستبیٰ۔

شمال مشرقی سرحد

بڑی سرحدوں میں سے ایک ترکوں کی سرحد ہے۔ یہ اپنے صحرائی علاقہ سے، جو بلاد جُوجان سے متصل ہے، نکل کر چھاپے مارتے ہیں۔ اہل جرجان نے اس پر اینٹوں کی ایک دیوار بنائی تھی تاکہ (١٦٢)
ان کی غارت گریوں سے پناہ میں رہیں، لیکن بعد میں ترک ان پر غالب آ گئے۔ ارض جرجان پر ان کا ایک بادشاہ، جس کو صُول[ع] کہتے تھے، قابض ہو گیا، اور پھر مسلمانوں نے (٥٥)
اسے فتح کر لیا۔

ترکوں کا بڑا گروہ خُراسان کی اُس سرحد پر ہے جو التُّوشُجان کہلاتی ہے، اور یہ مشرق میں الشّاش و فَرغانہ کی طرف سَمَرقند سے ٦٠ فرسخ پر ہے۔ یہاں سے النُخْلُخِیَّہ کی مسالح (چوکیاں) شروع ہو کر کیماک تک جاتی ہیں۔ اس سرحد سے مدینۂ تغزغز ۴۵ دن کی مسافت پر ہے، بیس دن کا رستہ جنگلوں میں سے، جن میں چشمہ ہیں اور دانہ چارہ ہے؛ اور ٢٥ دن کا رستہ بڑی بڑی بستیوں میں سے گزرتا ہے، جن کے اکثر باشندہ مجوس ہیں اور انہی میں زَنَادِقَہ بھی ہیں۔ مدینۂ تغزغز ایک بحیرہ کے کنارہ ہے، اس کے گرد دیہات اور عمارات ہیں، بارہ آہنی دروازہ ہیں، تمام ترک اس کی حفاظت کرتے ہیں، اور اُن پر زَنْدَقَہ غالب ہے۔

التُّوشُجانِ اعلیٰ و مدینۃ الشّاش کے درمیان قافلوں کے لئے چالیس مراحل ہیں، لیکن تیز رفتار آدمی تیس دن میں یہ مسافت طے کر سکتا ہے۔ التُّوشُجان اعلیٰ میں چار بڑے اور پانچ چھوٹے مدائن ہیں۔ التُّوشُجان کی فوج ایک ہی مدینہ میں رہتی ہے جو

ع صُول، ملوکِ جُرجان کا لقب ہے جس طرح ملوکِ فارس کا لقب کِسرٰی اور ملوک الروم کا لقب قیصر ہے۔

بحیرہ کے کنارہ واقع ہے، اور وہ بیس ہزار سپاہ پر مشتمل ہے۔ ترکوں میں ان سے زیادہ سخت کوئی (قوم) نہیں ہے۔ یہ سو خرلخیوں کے مقابلہ میں اپنے دس آدمیوں کا حساب لگاتے ہیں۔

وہ بحیرہ جس پر مدینۂ تُغزغُز واقع ہے، اسے دور دور سے پہاڑ گھیرے ہوئے ہیں۔

بلاد کیماک

رہے بلاد کیماک، تو وہ الفوشجان الاسفل کے قصبۂ طراز سے، جس کے متعلق ہم کہہ چکے ہیں کہ وہ سمرقند کی دوسری جانب ۶۵ فرسخ پر واقع ہے، بائیں ہاتھ کو جہت شمال میں واقع ہے۔ اس کے اور طراز کے درمیان ۸۰ دن کا رستہ ہے، جو وسیع صحراؤں اور جنگلوں میں سے گزرتا ہے؛ اس راہ میں چارہ اور چشمے ہیں۔ اگرچہ مسلمان ترکوں پر حملہ کرنے والے نہیں ہیں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "ترکوں کو چھوڑے رہو جب تک وہ تمھیں چھوڑے رہیں" تاہم ہم نے ان کے ملک اور ان کے احوال کا ذکر کردیا ہے۔ کیونکہ ہم ابتدا ہی میں یہ شرط کرچکے تھے کہ بلاد اسلام کے گرد رہنے والی قوموں، اور مسلمانوں کی مخالف قوموں کا ذکر کریں گے۔ (۲۶۳)

التبت، جنوب کی طرف بلاد تُغزغُز کی دائیں جانب ہے۔ ذوالقرنین نے جب (ارض) الھند کے راجہ فور[a] پر فتح پائی تو اس کو قتل کیا اور الھند (ہندوستان) میں سات مہینے قیام کیا۔ پھر التبت و الصین کی طرف فوجیں بھیجیں۔ اس کے فرستادوں میں سے بعض نے آکر

---

[a] پورس روایات سے ثابت یہ ہے کہ اسکندر نے پورس کو مغلوب کرنے کے بعد قتل نہیں کیا بلکہ اس کی شجاعت و بسالت کی وجہ سے اس کی بادشاہت برقرار رکھی۔ پانیکار، تاریخ ہند قدیم، حصہ اول، باب ششم۔

اطلاع دی کہ تمام ملوک مشرق نے دارا و فور شاہان فارس والھند پر اسکی فتوح اور اس کے عدل وحسن سیرت کی خبریں سُن کر قبولِ طاعت وادائے خراج پر اجماع کر لیا ہے۔ چنانچہ وہ ارض الھند میں اپنے معتمد علیہ آدمیوں میں سے ایک کو تیس ہزار سپاہ کے ساتھ چھوڑ کر بلاد الصین آیا، یہاں کا بادشاہ تسلیم واطاعت کے لئے اس کی جانب بڑھا، اور اس سے کہا: اے بادشاہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ تو اپنے دشمنوں پر فتح پا کر عدل و ایفاءِ عہد سے پیش آتا ہے! میں نے جان لیا ہے کہ تیرے کل امور اللہ کی طرف سے ہیں، اس لئے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اپنا ہاتھ تیرے ہاتھ میں دیدوں، تو جو کچھ چاہتا ہے میں اس میں تیری مخالفت کرنے اور تجھ سے جنگ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ تجھ سے جو بھی جنگ کرنے اور تجھ پر غالب ہونے کی کوشش کرے گا، وہ امر الٰہی سے مقابلہ کرنے والا ہے؛ اور جو امر الٰہی پر غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے وہ مغلوب ہوتا ہے۔ میں، اور میری قوم، اور وہ ملک جو میرے ہاتھ میں ہے، تیرا ہے؛ تو اس میں جو چاہے حکم فرما۔" اسکندر نے اس کا اچھا جواب دیا، اور کہا: "جو اللہ کا حق پہچانے ہم پر واجب ہو جاتا ہے کہ اُس کا حق پہچانیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ تم ہمارے پاس وہ عدل و وفا پاؤ گے جس سے تم راضی ہوگے" اسکندر نے صحرائی ترکوں کی طرف جانے کے لئے اس سے رہنمائی چاہی، کیونکہ شہری ترک اس کی اطاعت میں داخل ہو چکے تھے، اس نے اس کی رہنمائی کی، اور اس کے سامنے ہدایا پیش کئے؛ اس نے لینے سے انکار کیا، مگر وہ اصرار کرتا رہا حتیٰ کہ اس نے وہ ہدایا قبول کر لئے۔ یہ ہدایا چار ہزار خروار (اونٹ بار حمار) سونے، اور اتنی ہی مسک پر مشتمل تھے۔ اسکندر نے مسک کا دسواں حصہ اپنی بیوی رہ شنک۔ دختر دارا شاہ ایران کو دیا، اور

باقی اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا ؛ اور سونا اپنے بیت المال میں داخل کیا۔ ملک التبت نے اس سے درخواست کی کہ وہ الصین جانے والی فوج میں اس کو بھیجدے (اسکندر نے اس کی درخواست منظور کی) اور اس کو حکم دیا کہ وہ اپنے بیٹے کو اپنی مملکت پر اپنا جانشین کر جائے؛ چنانچہ اس نے اپنے بیٹے مدابیک کو اپنے ملک میں اپنا جانشین کیا، اور اسکندر نے اس کو اپنے ایک آدمی کے ساتھ اپنی فوج کے مقدمہ میں، جو دس ہزار تھی، الصین بھیجدیا، اور خود لشکر کے بڑے حصہ (۲۶۴) کے ساتھ اس کے پیچھے روانہ ہوا۔ صاحب الصین بھی اس کی جانب نکلا، اس کے ساتھ دس لشکر تھے اور ہر لشکر میں ایک لاکھ فوج تھی؛ اس نے اسکندر کو کہلا بھیجا (اور اس میں ان خبروں کا ذکر کیا جو اس کی وفا، وکرم کے متعلق اس تک پہنچی تھیں، الخ) کہ ان حالات میں میں تم سے جنگ نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر تم جنگ کا ارادہ ہی رکھتے ہو تو میں اس سے عاجز بھی نہیں ہوں۔" پھر اس نے اسکندر سے دریافت کیا کہ "تم جو کچھ چاہتے ہو مجھے بتاؤ تاکہ میں امتثال کروں" اسکندر نے اس کا جواب دیا، اور اسے حکم دیا، کہ اپنی زمین کا عشر میرے پاس بھیجو، جیسا کہ دوسرے ملکوں نے کیا ہے؛ اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو میں اللہ سے تمہارے خلاف مدد چاہوں گا۔ مجھے لشکر کی کثرت تعداد سے کوئی خوف نہیں ہے، کیونکہ اللہ کثیر کے مقابلہ میں قلیل کی نصرت پر قادر ہے۔" اسکندر نے اس جواب کے ساتھ اہل فارس و اہل الھند میں سے ایک جماعت اسکے پاس بھیجی، اور اسے حکم دیا کہ وہ ملک الصین کو اس عدل اور سلوک جمیل وحسن صنیعہ سے آگاہ کریں جو میں نے ان کے ملکوں میں کیا ہے۔ ملک الصین نے اس کا جواب اطاعت سے دیا، اور درخواست کی کہ وہ صلح میں عشر کے بدلے ریشم و فرند وغیرہ جو کچھ بھیجتا ہے، قبول کر لے؛ اسکندر اس پر راضی ہو گیا اور یہ چیزیں اس نے

قبول کرلیں - چنانچہ دس لاکھ فرند، دس لاکھ منقرقہ ریشم، پانچ لاکھ کمخواب، دس ہزار کاٹھیاں (مع رکابوں اور لگاموں اور پوستینوں اور اس کے ساتھ کے دوسرے سامان کے، مصر) اور دس لاکھ من چاندی پر فیصلہ ہوا! اور یہ مال اس نے ادا کردیا۔ اسکندر اس کے ملک میں ٹھیرا رہا، حتیٰ کہ ایک مدینہ بنوایا جس کا نام برج الحجارہ (برج سنگ) رکھا، اور اس میں پانچ ہزار ایرانی مرابط کئے، جن کا سردار اس کا ایک ساتھی بنوکلیدس تھا۔ اس کے بعد وہ الصین سے جہت شمال میں روانہ ہوا، ملک الصین اس کے ساتھ تھا، یہانتک کہ ارض شول پہنچا، اس کو فتح کیا، اور یہاں دو مدینہ بنوائے، جن میں سے ایک کا نام شول اور دوسرے کا خمدان تھا۔ اور صاحب الصین کو حکم دیا کہ وہ خمدان کو اپنی فوجوں سے آباد کرے، اور شول میں اس نے اپنے ساتھیوں کو مرابط کیا۔ اس کے بعد وہ صحرائی ترکوں کی طرف گیا، انھیں فتح کیا، اور خوب روندا۔ اسے ان ترکوں میں سے ایک ایسی قوم کی خبر پہنچی جو بڑی جمعیت رکھتی تھی، اور شمال کی جانب مشرقی ناحیہ میں رہتی تھی! اور اس کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ وہ لوگ زمین پر فساد پھیلانے والے ہیں۔ اس نے صاحب الصین سے ان کے معاملہ میں مشورہ کیا، اس نے کہا، ان سے مواشی اور لوہے کے سوا کچھ مال غنیمت نہیں ملے گا۔ ناحیۂ شمال میں بحرالاخضر انھیں محیط ہے، اور اسے کوئی عبور نہیں کر سکتا! (۲۶۵)
اور مغرب و جنوب میں آسمان سے باتیں کرنے والے پہاڑ ہیں، جن سے کوئی گزر نہیں سکتا۔ ان تک پہنچنے کا صرف ایک رستہ ہے اور وہ ایک درہ ہے جو نہایت تنگ ہے، ایسا جیسے شراک[عہ]! یہ لوگ زمین کے ایک گوشہ میں ہیں، اگر ان پہ اِس رستے کو بند کردیا جائے تو وہ اسی میں رہیں گے۔ لوگ ان کے شر سے

عہ جوتی کا تسمہ۔

محفوظ ہو جائیں گے، اور زمین سے ان کا فساد زائل ہو جائے گا۔ صاحب البیّنین کی اس رائے میں جو وجہ صواب تھی اسکندر اسے سمجھ گیا، اور اس نے اس وادی کو بند کر دیا۔ یہ وہی سُدّ (= بند) ہے جس کا ذکر اللہ نے قرآن میں کیا ہے، اور اس کا قصہ بیان کیا ہے۔

پھر اسکندر، شہری اور بت پرست ترکوں کی طرف واپس ہوا اور ارض السُّغد جا پہنچا، جہاں اس نے سمرقند والدّبُوسیہ اور الاسکندریۃ القصوی (یعنی الاسکندریۂ بعیدہ) تعمیر کرائے۔ پھر ارض بُخارا کی طرف گیا اور وہاں بُخارا کی بنیاد ڈالی۔ پھر ارض مَرو پہنچا، اور ایک مدینہ تعمیر کیا۔ اور مدائن ہَراۃ و زَرَنج بسائے۔ اور جُرجان کی طرف نکل کر الرَّے، اصبہان، اور ہَمَذان کی تعمیر کا حکم دیا۔ اس کے بعد ارض بابل کی طرف واپس ہو گیا اور وہاں کئی برس مقیم رہا۔

جنوبی سرحد

جب کہ ہم ثُغورِ مشرق کا ذکر کر چکے تو اب جنوب کی سمت رُخ کرتے ہیں۔ ادھر البُجَہ والنُّوبَہ کی سرحد ہے جن سے ایک ضَرِیبہ (= ٹیکس)، جس کو البقط کہتے ہیں، صلح ہے۔ ان سے اور مسلمانوں سے کوئی جنگ نہیں ہے۔ ان کے معاملۂ صلح کا استقصاء ساتویں منزل میں ہوگا، جو اس باب سے متصل ہے۔ انشاء اللہ۔

مغربی سرحدیں

اب اس کے بعد ہم مغربی سرحدوں کا ذکر کرتے ہیں۔ اسکا پہلا علاقہ افریقیَہ ہے، جو القیروان کے نام سے موسوم ہے۔ یہ علاقہ بنی مروان کے حکمراں ہونے کے بعد جب سے فتح ہوا تھا، ملک العراق کے زیر حکومت رہا۔ لیکن اب صاحب مغرب نے اس پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ اس پر دست درازی کر کے بَرقَہ تک کے علاقہ پر متولی ہو گیا ہے۔

اِفرِیقیّہ کے ماوراء بلاد تاہَرت ہیں، جو اِفرِیقِیّہ سے تیس دن کی مسافت پر واقع ہیں، اور ان پر الاِباضیّہ کے سردار کی حکومت ہے، یہ لوگ خوارج میں سے ہیں۔ تاہَرت کے پیچھے ۲۴ دن کی مسافت پر بلد المُعتَزِلہ ہے، اور اس پر ایک رئیس عادل فرماں فرما ہے۔ ان کا عدل جا نُفض اور ان کی سیرت نیک ہے، ان کا علاقہ طَنجہ اور اس کی نواحی پر مشتمل ہے؛ اور آجکل اس پر محمدؐ بن ادریس بن عبداللہ بن حسن بن حسین علیہ السلام کی اولاد حکمراں ہے۔ محمدؐ وَلِیلَہ میں رہتے تھے، جو مدائن طَنجہ میں آخری مدینہ ہے؛ جب ان کا انتقال ہو گیا تو ان کی اولاد فاس کی طرف منتقل ہو گئی، جہاں یہ لوگ اب تک آباد ہیں۔ اس کے پیچھے بلاد الاَندلس ہیں، جن پر الاُمَوی مسلط ہیں، اور وہاں ان کا مسکن قُرطُبَہ ہے۔ الاَندلس مغرب کی انتہا میں ہے، اور وہاں دو سمندروں کے ملنے کی جگہ ہے جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔ (۲۶۶)

کتاب الخراج وصنعۃ الکتاب کی چھٹی منزل ختم ہوئی

والحمد للہ

اشاریہ

اسماء رجال و قبائل

(یہاں جن صفحات کا حوالہ دیا گیا ہے وہ پیشانی کے صفحات ہیں نہ حاشیے کے صفحات ہیں)

اشاریہ

اسماء اماکن و امم

(یہاں جن صفحات کا حوالہ دیا گیا ہے وہ پیشانی کے صفحات نہیں حاشیہ کے صفحات ہیں)

الف

ب

ث

ج

ح

خ

د

ش

ص

غ

ل